UNIVERSAL LIBRARY
OU_226127
UNIVERSAL LIBRARY

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی جعل الصیام جنة من النیران ووعد للصائمین باب الریان ینالہ من عظیم الفضل وعمیم الاحسان والصلوة والسلام علی نبیہ النبی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ ما تتابع الملوان

جب علم الفقہ کی دوسری جلد بعنایت ایزدی تمام ہو چکی جسمین اسلام کے رکن اعظم یعنی نماز کا بیان ہے ارادہ ہوا کہ اب زکوة کا بیان شروع کرون جو اسلام کا دوسرا رکن ہے اور اکثر علمای اسلام نے اپنی تصانیف مین اسی ترتیب کو اختیار کیا ہے مگر ہمنے بوجوہ ذیل اس ترتیب کے خلاف روزے کا بیان شروع کر دیا بعض علمانے ہماری اس ترتیب کو اختیار بھی کیا ہے جیسے امام محمد نے جامع صغیر مین

(۱) جن لوگون پر روزہ فرض ہے وہ بہت زیادہ ہین انسے جن پر زکوة فرض ہے اسلیے کہ زکوة صرف امرا پر ہے اور روزے مین سب شریک ہین خصوصاً آجکل کہ اسلام مین غربت وافلاس زیادہ ہے زکوة کے مخاطب اور بھی کم ہین اسلیے زیادہ لوگون کو ضرورت روزے کے مسائل کی ہے۔

(۲) روزہ زکوة سے افضل ہے[ع] جیسا کہ عنقریب واضح ہوگا۔

(۳) وہ زمانہ جسمین ہم یہ تیسری جلد لکھ رہے ہین ماہ مبارک سے قریب ہے اور عنقریب اُسکے مسائل کی سخت ضرورت ہونے والی ہے۔

ع سید طحطاوی نے درمختار کی شرح مین زکوة کا افضل ہونا نقل کیا ہے مگر یہ قول شاذ معلوم ہوتا ہے احادیث صحیحہ صریحہ سے صوم کی افضلیت ذکر ہے واللہ اعلم

(۴) زکوۃ صرف اُنھین لوگون پر فرض ہو جو معصوم نہین ہین انبیا علیہم السلام پر فرض نہین ہو اور روزہ اُن پر بھی فرض ہو یہ امر بھی روزے کی جلالت شان کیلئے کافی ہو

(۵) شارع نے بھی روزے کے احکام زکوۃ سے پہلے بیان فرمائے ہین اسلیے کہ زکوۃ کی فرضیت علی سبیل التفصیل[ع۵] روزے کی فرضیت کے بعد[ع۶] اُتری ہو۔

رمضان کے روزے ہجرت کے اٹھارویں مہینے شعبان مین فرض کیے گئے اس سے پہلے بقول بعض کوئی روزہ فرض نہ تھا اور بقول بعض عاشوراء (محرم کی دسوین تاریخ) کا روزہ فرض تھا ابتداے فرضیت رمضان مین بہت کچھ سختی تھی غروب آفتاب کے بعد سونے سے پہلے کھانے پینے کی اجازت تھی بعد سونیکے اگرچہ بے کھائے پیے سو گیا ہو کھانا پینا جائز نہ تھا اور جماع کو کسی حالت مین درست نہ تھا جب یہ احکام لوگون پر شاق ہوئے اور کئی واقعات پیش آئے تب منسوخ ہوگئے اب بحمدللہ کسی قسم کی سختی نہین (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکوۃ المصابیح) اگلی امتون پر بھی روزہ فرض تھا مگر معلوم نہین کہ کس دن اور کتنے۔

روزے کی فضیلت اور تاکید اور رمضان کی بزرگی

روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہو اسکی بیش از بیش تاکید سے ماہرین شریعت خوب واقف ہین منکر اسکا

ع۵ علی سبیل التفصیل کی لفظ اسلیے بڑھائی گئی کہ حسب تحقیق ملا علی قاری صاحب مرقاۃ شرح مشکوۃ اجمالی فرضیت زکوۃ کی مکے ہی مین اُتر چکی تھی مگر مسائل اسکے ہجرت کے بعد بیان کیے گئے ۱۲ ع۶ اگرچہ اکثر علما کے نزدیک زکوۃ کی فرضیت رمضان سے پہلے ہوئی ہو صاحب مختار وغیرہ نے اسی قول کو اختیار کیا ہو مگر شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شرح سفر السعادت مین ایک نہایت صحیح حدیث سے ثابت کر دیا ہو کہ زکوۃ کی فرضیت رمضان کے بعد ہوئی لہذا ہمنے اُنھین کا قول اختیار کیا وہ فرماتے ہین تحقیق یہ ہو کہ زکوۃ کی فرضیت رمضان کے بعد ہوئی بدلیل اس حدیث کے جسکو امام احمد اور ابن ماجہ اور نسائی اور ابن خزیمہ و حاکم نے بسند صحیح قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت کیا کہ اُنھون نے کہا ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر کا زکوۃ سے پہلے حکم دیا تھا اسکے بعد زکوۃ کی فرضیت ہوئی پھر نہ ہمکو صدقہ فطر کا حکم دیا اور نہ منع کیا اور ہم اوسکو ادا کرتے ہین یہ حدیث صحیح دلالت کرتی ہو فرضیت رمضان کے مقدم ہونے پر

کا فر تارک اسکا فاسق ہی اسکی فضیلت کیلئے صرف اسی قدر کافی ہی کہ بعض علمانے اسکے بے انتہا فضائل کو دیکھکر اسکو نماز جیسی عظیم الشان عبادت پر ترجیح و تفضیل دی ہی اور اپنے قول کی تائید مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث پیش کی ہی جسکو امام نسائی نے ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہی وہ کہتے ہین کہ مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ مجھکو کوئی ایسی چیز بتلائیے جسکو مین آپ سے یاد رکھون آپنے فرمایا کہ روزے کو اپنے اوپر لازم کر لو اسلیے کہ کوئی عمل اسکے مثل نہین اگرچہ اکثر علما کا مذہب تفضیل نماز ہی اور وہی حق ہی۔ (شرح سفر السعادۃ)

پس جب اسمین اختلاف ہو رہا ہی کہ نماز افضل ہی یا روزہ تو اب کسی دوسری عبادت کا کیا رتبہ ہی جو اوسکی ہمسری کر سکے زکوۃ ہو یا حج۔ واللہ تعالی اعلم

قرآن مجید کو اگر دیکھیے تو کہین روزے کی فرضیت بیان ہو رہی ہی یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ اَیَّامًا مَّعْدُوْدَاتٍ اے ایمان والو فرض کیا گیا تمپر روزہ چند دنون جیسے فرض کیا گیا تھا تمسے اگلون پر تا کہ تم پرہیزگار ہو جاؤ اور کہین روزے کی فضیلت بیان ہو رہی ہی کہ اَنْ تَصُوْمُوْا خَیْرٌ لَّکُمْ روزہ رکھنا تمھارا تمھارے لیے بہتر اور مفید ہی کہین ماہ صیام کی بزرگی ظاہر فرمائی جاتی ہی کہ شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ ھُدًی لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْھُدٰی وَالْفُرْقَانِ رمضان کا مہینہ جسمین قرآن اوتارا گیا جو لوگون کو ہدایت کرتا ہی اور نشانیان مین ہدایت کی اور حق کو باطل سے جدا کرنیکی حتی کہ ایک پوری سورت اسکی ایک رات کی فضیلت مین نازل ہوئی اِنَّا اَنْزَلْنٰہُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا اَدْرٰکَ مَا لَیْلَةُ الْقَدْرِ لَیْلَةُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ بیشک ہمنے اوتارا ہی اس قرآن کو

حاشیہ اس آیت سے معلوم ہو رہا ہی کہ روزے کی خاصیت ہی کہ آدمی کو پرہیزگار بنا دیتا ہی اسی واسطے حضرات صوفیہ کے یہان معمول ہی کہ ابتدا مین روزے کی کثرت کرائی جاتی ہی چالیس چالیس روزے پے درپے رکھتے ہین ۱۲

لیلۃ القدر مین اور تم جانتے ہو کہ کیا مرتبہ ہو لیلۃ القدر کا لیلۃ القدر بہتر ہو ہزار مہینون سے
نماز جو بالاتفاق تمام عبادات مین اعلیٰ و اعظم ہو اسکے مسائل بھی کتاب ہذا مین استقدر نہین
ہین جتنے روزے کے کہین رویت ہلال کے احکام بیان ہوتے ہین کہ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ
فَلْيَصُمْهُ جو شخص تم مین سے پائے اس مہینے کو تو چاہیئے کہ روزہ رکھے اُسکا کہین روزے
کی ابتدا انتہا اور افطار کے احکام ارشاد ہوتے ہین کہ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ پھر پورا
کرو روزے کو رات تک اور کہین سحور کھانیکی اجازت اور اسکا وقت بیان فرمایا جاتا ہو کہ كُلُوا
وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ کھاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو
تمکو سفید لکیر (صبح صادق) سیاہ لکیر (رات) سے فجر کیوقت کہین شب کے وقت جماع وغیرہ کی
اجازت عطا ہوتی ہو کہ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ
لِبَاسٌ لَهُنَّ جائز کیا گیا تمھارے لیے روزے کی رات مین لذت حاصل کرنا اپنی عورتون سے
وہ تمھاری چھپانے والی ہون اور تم انکے چھپانے والے کہین اعتکاف کا ذکر ہو رہا ہو کہ
وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ اور نہ ملو (جماع کرو) عورتون سے جس حالت
مین کہ تم معتکف ہو مسجدونمین کہین اسکی قضا کے احکام ارشاد ہوتے ہین کہ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا
أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ اور جو کوئی تم مین سے بیمار ہو یا سفر پر ہو تو اسکو شمار
کرنا چاہیے دوسرے دنونسے کہین معذورین کے حق مین خطاب ہوتا ہو کہ وَعَلَى الَّذِينَ يُطِيقُونَهُ

عه ہزار مہینون سے بہتر ہونیکا مطلب علمانے یہ لکھا ہو کہ اس ایک رات کی عبادت مین جسقدر ثواب ملتا ہو ہزار مہینونکی عبادت
مین بھی اسقدر نہین ملتا ۱۲ عه کنایہ ہو حالت جماع سے کہ اسوقت ایک دوسرے کو چھپا لیتا ہو ۱۲ سه اس لفظ کا ترجمہ اکثر
مفسرین نے کیا ہو کہ طاقت رکھتے ہین اس سبب سے انکو سخت دقت پیش آتی ہے بعضونے تو یہان لا مقدر کیا جسکے ملانسے یہ معنی ہوے کہ طاقت
نہین رکھتے ہین بعضنے اس آیت کو منسوخ الحکم قرار دیا مگر جبکہ کتب صرفیہ مین باب افعال کا خاصہ سلب ماخذ لکھا ہوا ہو اور کلام عرب مین ایسے [illegible] شائع
بھی ہوتے ہین تو ان تکلفات کی کیا ضرورت بغیر لا کے مقدر کیے ہوئے اسکے معنی یہی ہین جو ہمنے لکھے اس صورت مین منسوخ الحکم کہنا بھی [illegible]

فِدْیَۃٌ طَعَامُ مِسْکِیْنٍ اور ان لوگون پر جو نہین طاقت رکھتے ہین اُس (روزے) کی واجب
ہو صدقہ ایک محتاج کا کھانا۔

غرضکہ اسی طرح بکثرت کتاب اللہ مین اسکا ذکر ہو کہین صراحۃً کہین اشارۃً صبر کی لفظ سے قرآن مجید مین اکثر یہی مراد ہو قولہ تعالیٰ وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ مدد چاہو روزے اور نماز سے صبر سے مراد یہان روزہ ہو۔ (تفسیر جلالین)

اب احادیث کو دیکھئے۔

(۱) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہان رمضان کی پہلی رات ہوئی شیاطین اور سرکش جن جکڑ دیے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کردیے جاتے ہین کوئی دروازہ اُسکا کھلا نہین رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہین کوئی دروازہ اُسکا بند نہین رہتا اور ایک منادی پکارتا ہو کہ اے طالب خیر سامنے آ اور اے طالب شر رک جا اور اللہ آزاد کرتا ہو لوگون کو دوزخ سے اور یہ ندا اور آزادی ہر روز ہوتی ہو (ترمذی)

اگر کسی کو شبہہ ہو کہ جب شیاطین مقید ہو جاتے ہین تو چاہیئے کہ کوئی شخص اس ماہ مبارک مین گناہ اور نافرمانی نکرے حالانکہ مشاہدہ اسکے خلاف ہو۔ جواب اُسکا یہ ہو کہ گناہونکی کمی تو ضرور ہو جاتی ہو بہت بے نمازی نماز پڑھنے لگتے ہین رمضان کے نمازی مشہور ہین ہان بالکل نہونیکی وجہ یہ ہو کہ نفس انسانی جو گیارہ مہینے تک شیطان کے اغوا سے اُسکے ہمرنگ ہو رہا ہو اسمین خود گناہ کرنے کی استعداد آگئی ہو بقول کسے ؎ اول ابلیسی مرا اُستاد بود ٭ بعد ازان ابلیس پیشم باد بود ٭

(۲) ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن فرمایا کہ آگیا رمضان

؎ ترجمہ پہلے ایک شیطان میرا استاد تھا۔ بعد اسکے شیطان بھی میرے سامنے ہوا تھا ٭ یعنی میری شرارت سے وہ بھی بھاگا کرتا تھا

مبارک مہینا اللہ نے تمپر اُسکے روزے فرض کئے ہین اس مہینے مین آسمان کے دروازے
کھول دیئے جاتے ہین اور دوزخ کے دروازے بند کر لیے جاتے ہین اور قید کر دیے
جاتے ہین اسمین سرکش جن اسمین ایک رات اللہ کی ہے جو بہتر ہے ہزار مہینون سے جو کوئی
اسکے فائدے سے محروم رہا وہ بیشک بے نصیب ہے (نسائی مسند امام احمد)

(۴۲) سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایک دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان
کے آخری دن مین ہم لوگون سے خطاب کرکے فرمایا کہ اے لوگون تمپر سایہ فگن ہوا ہے ایک
بزرگ مہینا ایک مبارک مہینا ایسا مہینا جسمین ایک رات ہے جو بہتر ہے ہزار مہینون سے
اللہ نے اُسکے روزے تمپر فرض کئے ہین اور اُسکی راتون کو عبادت کرنا سنت قرار دیا ہے
جو شخص اس مہینے مین اللہ کا تقرب چاہے کوئی نفل عبادت کرکے وہ مثل اُس شخص کے
ہوگا جو اور دنون مین فرض ادا کرے اور جو اس مہینے مین ایک فرض ادا کرے وہ
مثل اُس شخص کے ہوگا جو اور دنون مین ستر فرض ادا کرے یہ مہینا ہے صبر کا اور صبر کا بدلا جنت
ہے یہ مہینا ہے یکجا ہو کر عبادت کرنے اور مل جل کر کھانے پینے کا یہ مہینا ہے جسمین مومن کا رزق
بڑھایا جاتا ہے جو شخص اس مہینے مین کسی روزہ دار کی روزہ کشائی کرے اُسکے سب گناہ بخشدیے
جائینگے اور دوزخ سے آزاد کر دیا جائیگا اور اُسکو اُسی قدر ثواب ملیگا جتنا اُس روزہ دار
کو بے اِسکے کہ اُس روزہ دار کے ثواب مین کچھ کمی کیجائے سلمان کہتے ہین کہ ہم لوگون نے
عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم مین سے ہر شخص اسقدر نہین پاتا ہے جس سے روزہ دار کی روزہ
کشائی کرے ارشاد ہوا کہ اللہ یہی ثواب اُس شخص کو بھی دیگا جو کسی روزہ دار کی روزہ کشائی
ایک گھونٹ پانی یا ایک چھوہارے سے کرائے اور جو سیر ہو کر کھلائے اسکو اللہ میرے حوض سے
ایسا شربت پلائیگا کہ پھر پیاسا نہوگا آخر جنت مین داخل ہوگا یہ ایسا مہینا ہے جسکا شروع

(پہلا عشرہ) رحمت ہے اور درمیان مغفرت ہے اور اوسکا آخر آزادی ہے دوزخ سے جو کوئی اس مہینے مین اپنے غلام سے کم کام لے اللہ اسکو بخش دے گا اور دوزخ سے آزاد کر دے گا۔ (مشکوۃ)

(۴) ایک حدیث مین آیا ہے کہ رمضان سب مہینون کا سردار ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح)

(۵) انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ ایکدن ہم سب لوگ مسجد مین بیٹھے ہوئے تھے کہ اتنے مین ایک شخص اونٹ پر سوار[عہ] آیا اور مسجد مین اُس اونٹ کو بٹھلا کر وہین باندھ دیا پھر ہم لوگون سے پوچھا کہ تم مین محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کون ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگون کے درمیان مین تکیہ لگائے ہوئے بیٹھے تھے ہم لوگون نے کہا کہ یہ ہین تب اُسنے آپسے عرض کیا کہ اے ابن عبد المطلب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو جواب دیا اُسنے کہا مین آپسے کچھ پوچھنے والا ہون اور پوچھنے مین سختی کرونگا آپ اپنے دلمین رنجیدہ نہون آپنے فرمایا کہ جو کچھ تیرے دلمین آئے پوچھ تب اُسنے کہا کہ مین آپسے پوچھتا ہون آپ کو قسم دیکر آپکے پروردگار اور اگلون کے پروردگار کی کہ کیا اللہ نے آپکو تمام لوگون کی طرف رسول بنا کر بھیجا ہے آپنے فرمایا بارخدایا[سہ] ہان پھر اُسنے کہا کہ مین آپ کو اللہ کی قسم دیکر پوچھتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم کیا ہے دن رات مین ان پانچ نمازونکے پڑھنے کا آپنے فرمایا بارخدایا ہان پھر اُسنے کہا کہ مین آپکو قسم دیتا ہون کہ کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے سال بھر مین اس مہینے کے روزے رکھنے کا آپنے فرمایا بارخدایا ہان پھر اُسنے کہا کہ مین آپکو قسم دیتا ہون کہ کیا اللہ نے آپکو حکم دیا ہے کہ ہمارے مالدارونسے صدقہ لیکر

عہ یعنی اسکے شروع مین رحمت کی کثرت ہوتی ہے اور درمیان مین مغفرت کی اور آخر مین آزادی کی ۱۲

عہ یہ واقعہ ۹ سنہ ہجری کا ہے فتح الباری سہ بارخدایا ایک لفظ ہے محاورے کی کہ تبرکاً یا کلام کی تصدیق کیلیے استعمال ہوتا ہے

ہمارے فقیروں کو دیجیئے آپنے فرمایا کہ بارخدایا ہان تب اُسنے کہا کہ مینے یقین کیا آپ کی باتوں پر مین قاصد ہون اپنی قوم کا میرا نام ضمام بن ثعلبہ ہو ایک روایت مین ہو کہ اسکے بعد آپنے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہتا ہو تو بیشک ضرور جنت مین داخل ہوگا (بخاری)

(۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ لوگ قبیلۂ عبدالقیس کے آئے اور عرض کیا کہ ہم آپکے پاس ایک دور جگہ سے آئے ہین اور ہمارے آپکے درمیان مین کفار مضر رہتے ہین انکے سبب سے ہم سوا ان حرام مہینون کے اور کبھی نہین آسکتے لہذا آپ ہمکو کوئی ایسی بات بتلا دیجے کہ ہم اپنے قبیلے والون سے جاکر کہدین اور اسکے سبب سے ہم سب جنت مین داخل ہون آپنے انکو چار چیزون کا حکم دیا اور چار چیزون سے منع کیا حکم دیا صرف اللہ پر ایمان لانیکا پھر پوچھا کہ جانتے ہو صرف اللہ پر ایمان لانیکا کیا مطلب ہو انھون نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسول کو زیادہ علم ہو آپنے فرمایا یہ ہو کہ گواہی دو اسکی کہ سوا اللہ کے کوئی خدا نہین اور محمد اللہ کے پیغمبر ہین اور حکم دیا نماز پڑہنے کا اور زکوۃ دینے کا اور روزہ رکھنے کا ان سب کے بعد فرمایا کہ اسکی خبر اپنے قبیلے والونکو بھی کردو۔ (صحیح بخاری)

(۷) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان کے روزے رکھے اور اسکی رات مین عبادت کرے ایماندار ہوکر ثواب سمجھکر اُسکے اگلے گناہ سب بخشدیے جاتے ہین اور جو لیلۃ القدر مین عبادت کرے ایماندار ہوکر ثواب سمجھکر اُسکے بھی اگلے گناہ بخشدیے جاتے ہین۔ (بخاری۔ ترمذی)

ع۵ قبیلہ عرب مین ویسا ہی ہو جیسے ہمارے یہان محلہ فرق اسقدر ہو کہ محلے مین مختلف لوگ رہتے ہین اور قبیلے مین صرف ایکشخص کی اولاد اور اوسکے نام سے وہ قبیلہ مشہور ہوتا ہو ۱۲ ع۵ اس مضمونکی احادیث مین اس جگہ قام اور احیی کے الفاظ ہین جنکے معنی پوری شب کا جاگنا ہو اگر احادیث مین وارد ہوا ہو کہ اگر شب کا اکثر حصہ عبادت مین گذرے تو پوری شب کا شمار عبادت مین ہوتا ہو ہان اگر پوری شب عبادت کرے اور کسی قسم کی ماندگی نہ آئے تو اور بھی بہتر ہو۔ ۱۲

(۴) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمھارا پروردگار فرماتا ہے کہ ہر نیکی کے عوض مین دس ثواب ملتے ہین سات سو تک مگر روزہ کہ وہ میرے ہی لیے ہے مین ہی اوسکی جزا دونگا - اور روزہ آگ کیلئے سپر ہے اور بیشک روزہ دار کے منھ کی خوشبو اللہ کو زیادہ پسند ہے مشک کی خوشبو سے اور اگر کوئی جاہل کسی روزہ دار سے جھگڑا کرے تو اوسکو چاہیے کہ کہدے اِنِّیْ صَائِمٌ عـہ یعنی روزہ دار ہون (بخاری - ترمذی)

یہ حدیث نہایت غور سے دیکھنے کے قابل ہے روزے کی نسبت پروردگار عالم کا ارشاد ہوتا ہے کہ یہ اُن تمام عبادتون سے مستثنیٰ ہے جنکا اجر دس گنے سے سات سو تک ملتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے کہ اسکی جزا مین خود دونگا فرشتون کا بھی واسطہ نہوگا - اس سے زیادہ روزہ دارون کو اور کیا خوشی ہوسکتی ہے کہ وہ اپنی اس عبادت کا بدلہ اپنے مالک کے ہاتھون سے پائینگے کسی غیر کو دخل تک نہوگا پھر وہ بھی خدا جانے کیا اور کس قدر - درحقیقت جو لوگ روزے کو نماز پر فضیلت دیتے ہین فی الجملہ ایک حد تک معذور ہین سب سے بڑی بات یہ ہے کہ روزے کو فرمایا کہ یہ ہمارے لیے ہے - علما نے اسکے کئی مطالب بیان فرمائے ہین (۱) روزہ ایسی عبادت ہے کہ کبھی کسی زمانے مین غیر خدا کے لیے نہین کیگئی اسلیے ارشاد ہوا کہ یہ ہمارے لیے ہے (۲) روزے مین ریا کا احتمال نہین اگر صرف لوگون کے خیال سے کوئی شخص روزہ رکھنا چاہے ممکن ہے کہ وہ پوشیدہ طور پر کھاپی لے کسی کو علم نہین ہوسکتا کہ یہ شخص روزہ دار نہین پس جو شخص فی الواقع

عـہ مطلب یہ ہے کہ حالت صوم مین کسی سے جھگڑا نہ کرے اگر کوئی کرے جب بھی تو نہ لڑے اور اس سے کہدے کہ مین روزہ دار ہون جھگڑا نکرونگا بعض علما نے لکھا ہے کہ صرف دلمین سمجھ لینا کافی ہے کہنے کی ضرورت نہین مگر بہتر یہی ہے کہ بغرض اتباع کہدے ۱۲ شرح سفر السعادت عـہ اسی حدیث کیطرف اشارہ کرکے مولنا جامی فرماتے ہین ؎ پنجہ ما ساغر بشارت روزہ دار است * از ہمہ جز انا اجزی بہ است

روزہ رکھتا ہو وہ خدا ہی کیلئے رکھتا ہو۔(۳) روزہ اللہ کی صفت ہو نہ کھانا اور نہ پینا اور جماع سے باز رہنا اسی کا وصف ہوا اسیلیے فرمایا گیا کہ روزہ ہمارے لیے ہو۔(شرح سفر السعادۃ) غرض جو کچھ بھی ہو روزے کے فخر کے لئے کافی ہو کہ اس کو مالک عرش نے اپنا فرمایا

؎ ازان دم کہ یارم کس خویش خواند ✤ دگر باکسی آشنائی نماند ✤

(۹) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت مین ایک دروازہ ہو جس کا نام ریان ہے روزہ دار اُسی سے بلائے جائینگے جو روزہ دار ہوگا اُسی دروازے سے داخل ہوگا اور جو اُس دروازے سے داخل ہوگا کبھی پیاسا نہوگا۔ (ترمذی)

(۱۰) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن فرمایا کہ جو شخص دو چیزین ایک قسم کی اللہ کی راہ مین خرچ کرے وہ جنت کے دروازون سے بلایا جائیگا جو شخص اہل نماز سے ہوگا وہ نماز کے دروازے سے اور جو شخص اہل صیام سے ہوگا وہ ریان کے دروازے سے اور جو شخص اہل صدقہ سے ہوگا وہ صدقے کے دروازے سے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ جو شخص ان سب دروازون سے بلایا جائے اُسکو تو پھر کوئی ضرورت نہین کیا کوئی ان سب دروازون سے بلایا جائیگا آپنے فرمایا کہ ہان مین امید کرتا ہون کہ تم انھین مین ہوگے۔ (بخاری)

(۱۱) ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی اللہ کے واسطے ایک دن روزہ رکھے حق تعالی اسکو دوزخ سے بقدر مسافت ستر برس کے دور رکھے گا۔ (بخاری)

؏ اہل نماز سے وہ شخص مراد ہو جو نماز بہت پڑھا کرتا ہو اسی طرح اہل صیام وغیرہ سے ورنہ اگر ایک فرض بھی نہ ادا کرے گو دوسرے کو ادا کرتا ہو ہرگز اس جزا کا مستحق نہین ۱۲

(۱۲) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ دار کو دو دفعہ فرحت حاصل ہوتی ہے ایک افطار کیوقت دوسرے اُسوقت جب اپنے پروردگار کو دیکھیگا۔ (بخاری۔ترمذی)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ روزے کی بدولت پروردگار بزرگ کے دیدار کی نعمت عظمی بھی حاصل ہوگی۔

(۱۳) نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے کو عید کا مہینہ فرماتے تھے (بخاری)

(۱۴) عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما راوی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ اور قرآن؏ دونون شفاعت کرینگے بندے کی روزہ کہیگا کہ اے پروردگار مینے اس کو کھانے سے روکا اور تمام خواہشات سے دن بھر باز رکھا پس میری سفارش اسکے حق مین قبول فرما اور قرآن کہیگا کہ مینے سونے سے رات مین روکا پس میری سفارش اسکے لیے قبول فرما بس دونون کی سفارش قبول ہو جاسے گی۔ (مشکوۃ)

(۱۵) ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کی راتون مین عبادت کرنیکی ترغیب دیا کرتے تھے بغیر اسکے کہ کوئی قطعی حکم دیوین فرماتے تھے کہ جو شخص رمضان کی رات مین عبادت کرے اسکے اگلے گناہ بخشدیے جائین گے پس وفات فرمائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حال یہی رہا پھر یہی حال رہا خلافت مین ابوبکر صدیق کی اور شروع خلافت مین عمر بن خطاب کے رضی اللہ عنہما۔ بخاری۔ترمذی)

(۱۶) نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص رمضان مین بے عذر شرعی ایک دن بھی روزہ نہ رکھے تو اس روزے کے بدلے مین اگر تمام عمر روزے رکھے تو کافی نہوگا۔ (ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ وہ گناہ معاف نہوگا اور وہ ثواب نہ ملیگا ورنہ قضا تو صحیح ہو جائیگی اور اگر

؏ یہان قرآن سے مراد نماز تراویح ہے جیسا کہ کتاب اللہ مین قرآن الفجر سے نماز فجر مقصود ہے (مرقاۃ المفاتیح)

صدق دل سے توبہ کرے تو امید معافی کی بھی ہو۔

یہانتک تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس اقوال تھے اگر آپ کے اعمال و عبادات پر جو اس ماہ مبارک مین ہوتے تھے نظر کیجائے تو فی الواقع سوا اسکے کہ قوت نبوت تھی ورنہ کوئی بشر انکا تحمل نہین کرسکتا ایک دنی بات یہ تھی کہ کبھی دو دو تین تین اور کبھی اس سے بھی زیادہ پے در پے روزے رکھتے تھے اور رات کو بھی افطار نفرماتے تھے نہ کچھ کھاتے تھے نہ کچھ پیتے تھے۔ یون تو آپ پورے مہینے مین عبادت کی کثرت فرماتے تھے مگر خاص کر اخیر عشرے مین زیادہ اہتمام ہوتا تھا احادیث صحیحہ مین ہو کہ جب اخیر عشرہ آتا تو آپ اپنے ازار کو سخت[ع] باندھتے تھے اور اپنے گھر والون کو بھی شب بیداری کا حکم دیتے تھے۔ جود و سخا آپ کا یونھی عام تھا مگر خاصکر اس مہینے مین اور ہی کیفیت ہوتی تھی اللہ پاک کے جود و کرم کا ایک سچا نمونہ صفحہ ہستی پر کھچ جاتا تھا ایک صحیح حدیث کے الفاظ یہ ہین کہ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَجْوَدَ النَّاسِ وَاَجْوَدُ مَا یَکُوْنُ فِیْ رَمَضَانَ حِیْنَ یَلْقَاهُ جِبْرَئِیْلُ وَکَانَ جِبْرَئِیْلُ یَلْقَاهُ کُلَّ لَیْلَةٍ فِیْ رَمَضَانَ حَتّٰی یَنْسَلِخَ فَاِذَا لَقِیَهٗ جِبْرَئِیْلُ کَانَ اَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَیْرِ مِنَ الرِّیْحِ الْمُرْسَلَةِ لَا یُسْأَلُ شَیْئًا اِلَّا اَعْطَاهُ۔[ع]

پھر یہ حال تو ایک اولو العزم پیغمبر کا تھا صحابہ کا حال ایک اجمالی نظر سے دیکھیے کہ انکے دلون مین کسقدر عظمت اور محبت اس مہینے کی تھی اور روزے پر کس قدر دلدادہ اور حریص تھے عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے صحیح روایت مین منقول ہو کہ انھون نے پندرھون تک رات کو

ع کنایہ ہو ترک جماع سے ع نبی صلی اللہ علیہ وسلم یون ہی تمام لوگون سے زیادہ بخشش کرنیوالے تھے مگر تمام دنون سے زیادہ رمضان مین آپ کا جود ہوتا تھا جب آپ سے جبریل ملاقات کرتے تھے اور وہ رمضان بھر ہر رات مین آتے تھے بس اوسی زمانے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم جود و بخشش مین ہوا سے بھی تیز ہوتے تھے کسی چیز کا آپ سے سوال نکیا جاتا تھا مگر آپ دیدیتے تھے ۱۲

بھی افطار نہین کیا اور دوسرے بزرگون سے بھی اس قسم کی روایتین منقول ہین (شرح سفرالسعادۃ) انس بن مالک کہتے ہین کہ ابوطلحہ[ع] رضی اللہ عنہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مین جہاد کے خیال سے نوافل کے روزے بہت کم رکھتے تھے بعد آپکے مینے ایام ممنوعہ[ع] کے سوا کبھی انکو افطار کرتے نہین دیکھا۔ (صحیح بخاری)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے اس قول کی خبر پہونچی کہ مینے قسم کھائی ہے کہ جبتک زندہ رہونگا ہمیشہ روزہ رکھونگا آپنے مجھسے پوچھا کہ تم ایسا کہتے ہو مینے اقرار کیا آپنے فرمایا کہ یہ نبھ نہ سکے گا کبھی روزہ رکھو کبھی نہ رکھو مہینے مین تین دن روزہ رکھ لیا کرو سال بھر کے روزونکا ثواب ملے گا مینے عرض کیا کہ مجھکو اس سے زیادہ طاقت ہے ارشاد ہوا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو دو دن افطار کرو مینے عرض کیا کہ مجھکو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے ارشاد ہوا کہ اچھا ایک دن روزہ رکھو ایک دن افطار کرو اور یہ حضرت داؤد علیہ السلام کا طریقہ تھا اور یہ افضل ہے مینے عرض کیا کہ مجھکو اس سے بھی زیادہ طاقت ہے تب آپ نے فرمایا کہ اس سے زیادہ کچھ بھی نہین۔ (صحیح بخاری)

ذرا اس حرص کو دیکھیے صحابہ نے تو یہانتک کیا کہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچون کو روزہ رکھاتے تھے جنکو بھوک کی برداشت نہوتی تھی اور رونے لگتے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے حضور مین ایکدن ایک آدمی لایا گیا جسنے رمضان مین نشہ پیا تھا تو آپنے فرمایا کہ تیری خرابی ہمارے بچے تک تو روزہ دار ہین اور اس شخص پر حد جاری کی۔ (صحیح بخاری)

ع یہ ابوطلحہ انس بن مالک کی والدہ کے شوہر ہین رضی اللہ عنہم ۱۲ ع حدیث مین فطر اور اضحی کے لفظ ہین مگر چونکہ اضحی سے تمام ایام تشریق مراد ہین اسلیئے ہمنے بجائے اسکے ایام ممنوعہ کا لفظ استعمال کیا ۱۲

رُبیع رضی اللہ عنہا معوذ بن عفرا کی بیٹی فرماتی ہین کہ ہم خود روزہ رکھتے تھے اور اپنے بچونکو روزہ رکھاتے تھے اور روئی کی گڑیان بنا رکھتے تھے جب کھانے کے لیے وہ روتے تو وہی گڑیا انکو دیتے تھے اسی طرح شام تک انکو بہلا رکھتے تھے - (صحیح بخاری)

رویت ہلال کے احکام

(۱) شعبان کی انتیسوین تاریخ کو لوگون پر واجب کفایہ ہے کہ رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرین اگر چاند دیکھ لیا جائے تو اسی کی صبح سے روزہ رکھنا شروع کر دین اور اگر نہ دیکھا جائے تو اسکی صبح کو روزہ نرکھین بلکہ یہ خیال کر لین کہ شعبان کا مہینہ تیس دن کا تھا (۲) رجب کی انتیسوین تاریخ کو شعبان کا چاند دیکھنے کی کوشش کرنا مستحب ہے اسلیے کہ ممکن ہے انتیسوین رجب کو چاند نکل آئے اور ان لوگون کو خبر نہو اور یکم شعبان کو تیس رجب سمجھین اور یہ اختلاف آخر تاریخ تک پہونچے جس سے تیس شعبان کو انتیس سمجھین اور اس روز کسی سبب سے چاند نہ دکھلائی دے تو اسکی صبح کو تیس شعبان سمجھین حالانکہ وہ یقیناً یکم رمضان کی ہوگی اس صورت مین ان لوگونکا ایک روزہ مفت مین جاتا رہیگا - (۳) جو شخص رمضان کا چاند دیکھے اسپر واجب ہے کہ اسی رات مین اُس مقام کے لوگونکو خبر کردے یہانتک کہ غلام بے اجازت اپنے آقا کے اور منکوحہ پردہ نشین عورت بے رضامندی شوہر کے اپنے گھر سے نکل کر اس خبر کو بیان کرے - یہ حکم اسوقت کیلئے ہے جبکہ ایک ہی شخص نے چاند دیکھا ہو اور وہ شخص فاسق نہو - اگر کئی شخصون نے چاند دیکھا ہو تو پھر کسی پر واجب نہین اسی طرح اگر وہ دیکھنے والا فاسق ہو تب بھی واجب نہین اس خیال سے کہ فاسق کی شہادت اکثر مقبول نہین ہوتی مگر بہتر اس صورت مین بھی یہی ہے کہ وہ اپنے دیکھنے کی خبر بیان کردے (در مختار)

ردالمحتار۔ فتاوے ہندیہ
عورت کے لیے یہ حکم نہایت ضرورت کیوقت ہو جب یہ بات معلوم ہو کہ بے اسکی شہادت کے رویت کا ثبوت کسی طرح نہوگا۔ (ردالمحتار)

(۴) رمضان کے چاندمین صرف ایک آدمی کی خبر مقبول ہوجاتی ہو تین شرطون سے (۱) خبر دینے والا مسلمان عاقل بالغ ہو اور فاسق نہو یا اسکا فسق وعدم فسق دونون غیر معلوم ہون (۲) اپنے دیکھنے کی خبر دے (۳) چاند کے نکلنے کی جگہ غبار یا ابر وغیرہ کی وجہ سے صاف نہو کہ ہر شخص اسکو آسانی سے دیکھ لے۔ پہلی شرط اگر نپائی جائے مثلاً کوئی کافر یا مجنون مست یا نابالغ بچہ خبر دے یا کوئی ایسا شخص خبر دے جسکا فاسق ہونا وہان کے لوگون پر ظاہر ہو تو پھر اسکا قول اعتبار کے قابل نہوگا۔ اور اگر دوسری شرط نپائی جائے مثلاً کوئی شخص دوسرے لوگون کا دیکھنا بیان کرے تو قابل اعتبار نہین ہان اگر اسی شہر کے قاضی کا دیکھنا بیان کرے اور یہ کہ قاضی نے اسکو اس خبر دینے کا حکم کیا ہو تو ایسی صورت مین اسکا قول معتبر ہوگا۔ اور اگر تیسری شرط نپائی جائے یعنی مطلع صاف ہو تب بھی ایک شخص کا بیان کرنا کافی نہین ہو ہان اگر وہ شخص کسی اور شہر کا رہنے والا ہو یا وہ اپنا چاند دیکھنا جنگل مین بیان کرے یا اسی شہر مین رہتا ہو مگر کسی اونچے مقام سے اپنا دیکھنا بیان کرے تو ایسی حالت مین اسکا قول کافی ہوگا (ردالمحتار۔ عالمگیری)

(۵) عیدالفطر کا چاند بغیر اسکے کہ دو متقی پرہیزگار مرد یا ایک مرد اور ایک عورت قاضی کے پاس گواہی دین ثابت نہوگا۔ بھی اُسوقت جبکہ مطلع صاف نہو۔

(۶) اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور فطر دونون مین دو ایک آدمیونکا کہنا کفایت نکرے گا

بلکہ اسقدر آدمی ہون جنکے خبر دینے سے یقین یا گمان غالب ہوجائے۔

(۷) جن مقامات مین شریعت کی طرف سے کوئی قاضی یا حاکم ہو وہان چاند دیکھنے کی خبر حاکم یا قاضی کے سامنے بیان کرنا چاہیے اُسکو اختیار ہی کہ جو اسوقت رو داد حال سے اُس کو حق معلوم ہو حکم دے۔

(۸) جن مقامات مین کوئی قاضی یا حاکم شریعت کیجانب نہو جیسے ہندوستان مین تو وہان لوگ خود ان قواعد کے موافق عمل کرین۔ (ردالمحتار۔ عالمگیری)

(۹) جس شخص نے رمضان یا فطر کا چاند دیکھا ہو اور اسکی خبر کسی سبب سے قابل اعتبار نہ قرار پائے تو اسکو دونون دنون مین روزہ رکھنا واجب ہی فرض نہین۔

(۱۰) اگر حاکم یا قاضی رمضان کا چاند خود دیکھے تو اُسکو اختیار ہی کہ کسی کو اپنا نائب مقرر کرکے عام لوگون کو خبر کردے یا خود لوگونکو حکم دے بخلاف عید کے اسلیے کہ اسمین ایک آدمی کی شہادت کسی حالت مین کافی نہین۔

(۱۱) چاند کا ثبوت نجوم کے قواعد سے جیسا جنتری وغیرہ مین لکھا جاتا ہی کسیطرح نہین ہوسکتا اگرچہ چند لوگ ثقہ اور پرہیز گار اس علم کے ماہر اسکی خبر دین اور صحیح یہ ہی کہ ان لوگونکو خود بھی اپنے حساب پر عمل کرنا جائز نہین۔ (ردالمحتار وغیرہ)

(۱۲) چاند کی رویت کسی کے تجربہ سے بھی ثابت نہین ہوتی گو وہ تجربہ کیسا ہی معتبر کیون نہو۔ مثلاً امام جعفر صادقؓ سے منقول ہی کہ رجب کی پانچوین تاریخ جسدن ہوتی ہی اسی دن رمضان کی پہلی تاریخ ہوتی ہی یہ تجربہ اگرچہ اکثر علما کے امتحان مین آچکا ہی حتیٰ کہ مولٰنا شیخ محمد عبدالحی فرنگی محلی نے فلک الدوار مین لکھا ہی کہ مین بھی اسکو بارہ برس سے آزما رہا ہون ہر مرتبہ صحیح نکلتا ہی مگر پھر بھی اس تجربے کے اعتماد پر چاہیے کہ رویت ہلال کا ثبوت ہوجائے ہرگز نہین ہوسکتا

(۱۲) چاند کی خبر تار یا خط کے ذریعہ سے قبول نہ کی جائیگی ہان اگر قاضی کا خط قاضی کے پاس آئے تو وہ قابل اعتبار ہے۔

(۱۳) اگر کسی شہر کے کچھ لوگ آکر یہ شہادت دین کہ وہان چاند دیکھا گیا اور قاضی نے اُنکی خبر قبول کرلی تو یہ شہادت اُنکی معتبر ہوگی۔ بخلاف اسکے اگر صرف وہان کے لوگون کا دیکھنا یا صرف قاضی کا لوگون کو حکم دینا نقل کرین تو یہ نقل قابل قبول نہوگی (در المختار رد المحتار وغیرہ)

(۱۴) ایک شہر والون کا چاند دیکھنا دوسرے شہر والون پر بھی حجت ہے۔ دونون شہرون مین کتنا ہی فصل کیون نہو حتی کہ اگر ابتداے مغرب مین چاند دیکھا جائے اور اسکی خبر معتبر طریقے سے انتہاے مشرق کے رہنے والون کو پہونچ جائے تو اُنپر اُسدن کا

۵۰ یہ لوگ کم سے کم دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین ہون ۱۱ ۵۱ ظاہر روایت مین امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ سے یہی قول منقول ہے اور جمہور حنفیہ کا اسی پر اعتماد ہے امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک ایک شہر والون کا دیکھنا دوسرے شہر والون کیلیے کافی نہین بعض حنفیہ نے مثل صاحب تبیین الحقائق وغیرہ کے اسی قول کو ترجیح دی ہے مگر یہ قول خلاف مذہب ہیگی علاوہ جو کچھ دلیل بھی ہے اور قابل ہر کے ہے حنفیہ کہتے ہین کہ اس حدیث مین صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ خطاب عام ہے تمام دنیا کے مسلمانو سے لہذا اگر ایک بھی دیکھ لیگا تو سب پر روزہ رکھنا ضروری ہوجائیگا امام شافعی وغیرہ کے عقلی اور قیاسی دلائل کے جوابات تو شامی وغیرہ مین موجود ہین باقی رہی ایک حدیث جسکو امام ترمذی نے روایت کیا ہے کہ ابن عباس نے کریب سے جب وہ سفر شام سے واپس آئے پوچھا کہ وہان چاند کب دیکھا گیا انھون نے کہا کہ شب جمعہ کو ابن عباس نے پوچھا کہ تمنے دیکھا انھون نے کہا اور لوگون نے دیکھا اور روزہ رکھا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی روزہ رکھا ابن عباس نے کہا کہ ہمنے تو شب شنبہ کو دیکھا ہے اسی حساب سے روزہ رکھینگے کریب نے کہا کہ کیا آپکے نزدیک حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا روزہ رکھنا اور دیکھنا کافی نہین ہے انھون نے کہا کہ ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی حکم دیا ہے امام ترمذی کے نزدیک ابن عباس کے نہ ماننے کا سبب اختلاف شہر ہے حالانکہ سبب یہ بھی ہوسکتا ہے کہ شہادت باقاعدہ نہ تھی کریب نے اپنا دیکھنا بیان نہین کیا بلکہ دوسرونکا دیکھنا اور ایسی حالتین کم سے کم دو آدمی ثقہ کے گواہ ہونا چاہیے کہ وہان لوگون نے چاند دیکھا اور حضرت معاویہ نے انکے قول کو قبول کرلیا صرف کریب کا کہنا کافی نہین ہوسکتا جیسا کہ نمبر ۱۳ مین بیان ہوچکا یہی مطلب اس حدیث کی عبارت سے ظاہر بھی ہے ورنہ ابن عباس کا انکی رویت کو پوچھنا بالکل بیکار ہو جائیگا اگر انکا انکار اختلاف شہر کے سبب سے ہوتا تو پہلے ہی کہدیتے کہ ہم اس رویت کا اعتبار نکرینگے اس پوچھنے کی کیا ضرورت تھی کہ تمنے خود دیکھا یا نہین حنفیہ کو بھی اس امر کا انکار نہین ہے کہ دو شہرون مین اختلاف مطلوع ممکن نہین بلکہ جن دو شہرون مین ایک مہینے کی مسافت ہوگی وہان اختلاف طلوع ضرور ہوگا بحث اسمین ہے کہ اس اختلاف کا شریعت مین اعتبار ہے یا نہین حنفیہ امر ثانی کے قائل ہین

روزہ ضروری ہوگا۔ (درمختار - رد المحتار وغیرہ)

(۱۵) اگر دو ثقہ آدمیون کی شہادت سے رویت ہلال ثابت ہوجائے اور اسی حساب سے لوگ روزہ رکھین بعد تیس روزے پورے ہوجانیکے عید الفطر کا چاند نہ دیکھا جائے خواہ مطلع صاف ہو یا نہین تو اکتیسوین دن افطار کرلیا جائے اور وہ دن شوال کی پہلی تاریخ سمجھی جائے (رد المحتار وغیرہ)

(۱۶) اگر صرف ایک آدمی کے کہنے سے لوگون نے روزہ رکھا ہو اور تیسوین دن عید کا چاند نہ دیکھا جائے تو اگر مطلع صاف نہو تو اکتسوین دن افطار کرلیا جائے اور اگر مطلع صاف ہو تو پھر افطار جائز نہین اور حاکم وقت پر اُسکو اُس جھوٹی خبر کی سزا دینا لازم ہے (رد المحتار وغیرہ) (۱۷) اگر تیسؑ تاریخ کو دن کیوقت چاند دکھلائی دے تو وہ شب آیندہ کا سمجھا جائیگا شب گذشتہ کا نہ سمجھا جائیگا اور وہ دن آیندہ مہینے کی تاریخ نہ قرار دیا جائیگا خواہ یہ رویت زوال سے پہلے ہو یا زوال کے بعد (رد المحتار وغیرہ)

(۱۸) چاند دیکھنے کے وقت اُنگلیون سے اشارہ کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (رد المحتار)

(۱۹) جو شخص رمضان یا عید کا چاند دیکھے اور کسی سبب سے اُسکی شہادت شرعًا قابل اعتبار نہ قرار پائے اُسپر اُن دونون دنون کا روزہ رکھنا واجب ہے (رد المحتار)

روزے کے واجب ہونیکی شرطین

(۱) مسلمان ہونا کافر پر روزہ واجب[لع] نہین۔

عہ تیس تاریخ کی قید اسلیے لگائی گئی ہے کہ اونتیس تاریخ کو اگر ایسا واقعہ ہوتا تو بالاتفاق شب آیندہ کا سمجھا جائیگا ورنہ لازم آئیگا کہ مہینہ اٹھائیس دن کا ہو جائے اور یہ ممکن نہین ۱۲ عہ یہ مذہب امام ابو حنیفہ اور امام محمد کا ہے اور فقہائے حنفیہ اسی کے قایل ہین عہ قاضی ابی یوسف کے نزدیک اگر قبل زوال دیکھا جائے تو شب گذشتہ کا سمجھا جائیگا ۱۲ عہ یہ مذہب حنفیہ کا ہے کہ کفار پر عبادات فرض نہین امام شافعی اسکے خلاف ہین نتیجہ اس خلاف کا یہ ہوگا کہ انکے نزدیک کفار پر عبادات کے نہ ادا کرنے کا بھی عذاب ہوگا ہمارے نزدیک نہین للعہ بعض فقہا نے مثل صاحب بدایع کے اندونون روزون کو مستحب کہا ہے مگر اکثر فقہا کی تصریحات کے خلاف ہے ۱۲

(۲) بالغ ہونا نابالغ پر روزہ واجب نہین۔
(۳) رمضان کی فرضیت سے واقف ہونا یا دارالاسلام مین رہنا۔ جو شخص دارالحرب مین رہتا ہو اور رمضان کی فرضیت سے ناواقف ہو اوسپر روزہ واجب نہین۔ (رد المحتار وغیرہ)

(۴) اُن عذرون سے خالی ہونا جنکی حالت مین روزہ نرکھنا مباح ہے وہ عذر دس ہین جنکی تفصیل حسب ذیل ہے (۱) سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز (۲) حمل بشرطیکہ روزہ رکھنے مین اپنے یا بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو (۳) دودھ پلانا بشرطیکہ بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو خواہ وہ دودھ پلانیوالی بچے کی مان ہو یا دائی اور خواہ اُسنے دائی سے رمضان سے پہلے نوکری کی ہو یا عین رمضان مین۔ گمان غالب کی یہ چند صورتین ہین اپنے یا کسی کے تجربے سے مضرت ثابت ہو چکی ہو۔ یا کسی طبیب حاذق مسلمان کی راے مضرت کیجانب ہو بشرطیکہ وہ طبیب متقی پرہیزگار ہو یا اوسکا تقوی اور عدم تقوی کچھ نہ معلوم ہو۔ (۴) کسی مرض کے پیدا ہو جانے یا بڑہ جانے یا مرجانے کا خوف ہو مثال کسی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہو اور اگر وہ روزہ رکھے اور دوا کا استعمال نکرے تو مرجائے یا بیمار ہو جانیکا خوف ہو درد چشم اور درد سر وغیرہ بھی اُن امراض مین ہین جنکے پیدا ہو جانے یا بڑہ جانیکے خوف سے روزہ نہ رکھنا جائز ہے۔
جو شخص کسی بیمار کی خدمت کرتا ہو اور اوسکے روزہ رکھنے سے اُس بیمار کی تکلیف کا خیال ہو

عـہ امام شافعی کے نزدیک ناجائز سفر مین روزہ نرکہنا مباح نہین ۱۲ عـہ بعض فقہا نے مثل صاحب ذخیرہ کے صرف دائی کو روزہ نرکھنے کی اجازت کیساتھ خاص کیا ہے ماں کو نہین اسلیے کہ باپ کسی اور کو دودہ پلانے کیلئے نوکر رکھ سکتا ہے مگر یہ قول اکثر فقہا کے خلاف ہے (بحرالرائق)

وہ بھی اسی حکم مین داخل ہے (۵) کمزوری ایسی کہ روزہ نرکھہ سکتا ہو خواہ یہ کمزوری بڑہاپے کے سبب سے ہو یا بیماری کی اور خواہ پھر قوت آنیکی امید ہو یا نہین (۶) جان یا بدن کا خوف مثلاً کوئی دشمن کہے کہ اگر تو روزہ رکھیگا تو ہم تجھکو مار ڈالینگے یا تیرا کوئی عضو کاٹ لینگے (۷) جہاد یعنی کسی دشمن سے محض خدا کیلئے لڑنا بشرطیکہ روزہ رکھنے سے کمزوری کا خیال ہو کہ جس سے لڑائی مین نقصان آئے (۸) بھوک ایسی کہ روزے کا تحمل نہو سکے (۹) پیاس اسقدر کہ روزہ نرکھہ سکے (۱۰) بیعقل ہونا جنون اور مستی اور بیہوشی کی حالت مین روزہ واجب نہین۔ (درمختار۔ رد المحتار وغیرہ)

یہ عذر جو ہمنے بیان کئے انمین سے بعض ایسے ہین جنکے رفع ہوجانیکے بعد جسقدر روزے فوت ہوے ہین اُنکی قضا یا عوض کچھ لازم نہین ہوتا اور بعض ایسے ہین کہ جن مین روزے کا عوض واجب ہوتا ہے بعض ایسے ہین جنکے رفع ہوجانیکے بعد روزے کی قضا لازم ہوتی ہے ان سب عذرون کے تفصیلی حالات عنقریب انشاء اللہ تعالی بیان ہونگے۔

روزے کے صحیح ہونے کی شرطین

(۱) مسلمان ہونا کافر کا روزہ صحیح نہین۔

(۲) حیض نفاس سے خالی ہونا حیض نفاس والی عورتون کا روزہ صحیح نہین ہان بعد اسکے کہ حیض نفاس بند ہوچکا ہو گو غسل نہ کیا گیا ہو روزہ صحیح ہے اسلئے کہ روزے کے صحیح ہونے مین طہارت شرط نہین۔

(۳) نیت[ع] یعنی دل سے روزے کا قصد کرنا اگر کوئی شخص بے قصد و بے ارادہ کچھ نہ کھائے

ع امام زفر رحمہ اللہ کے نزدیک نیت شرط نہین ہے یہ ہمارے امام صاحب کے شاگرد ہین ۱۲

نہ پیے اور تمام اُن چیزون سے جنسے روزہ فاسد ہوجاتا ہو بچے تو اسکا روزہ صحیح نہین۔

نیت کے مسائل (۱) رمضان کے ہر روزہ مین نیت کرنا ضروری ہو ایکروز نیت کرلینا تمام روزون کیلئے کافی نہین (۲) نیت کا زبان سے ظاہر کرنا کچھ ضروری نہین صرف دلی قصد کافی ہو حتی کہ سحور کھانا خود قائم مقام نیت کے ہو اسلیے کہ سحور روزہ رکھنے کی غرض سے کھائی جاتی ہو۔ (بحرالرائق)

ہان اگر کسیکی عادت اُسوقت کھانیکی ہو یا کوئی بدبخت سحور کھاتا ہو روزہ نہ رکھتا ہو اُسکے لیے سحور کھانا قائم مقام نیت کے نہین (۳) رمضان کے ادائی روزونمین اور اُس نذر کے روزونمین جسمین دن تاریخ کی تخصیص کردی گئی ہو اور نوافل کے روزونمین غروب آفتاب کے بعد سے نصف نہار[ع] شرعی سے کچھ پہلے تک نیت کرلینا کافی ہو اگر کوئی شخص رات کو نیت کرنا بھول جائے صبح کو یاد آئے یا دن چڑھے تو اُسوقت بھی نیت کرسکتا ہو (۴) رمضان کے قضائی روزون مین اور نذر غیر معین اور کفارات کے روزون مین اور اُس نفل کی قضا مین جو شروع کرکے فاسد کردی گئی ہو غروب آفتاب کے بعد سے صبح صادق کے طلوع تک نیت کرلینا ضروری ہو بعد صبح صادق کے اگر نیت کیجائے تو کافی نہوگی (۵) کسی روزہ کی نیت غروب آفتاب سے پہلے صحیح نہین (۶) رمضان کے ادائی روزون مین صرف روزے کی نیت کرلینا کافی ہو فرض کے تخصیص کی کچھ

ع نصف نہار یعنی آدھا دن شرعی کی قید اسلیے کہ عرفی نصف نہار تک نیت کی اجازت نہین شرعی نہار صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہوتا ہو اور عرفی طلوع آفتاب سے غروب آفتاب تک لہذا شرعی نہار کا نصف پہلے ہوگا اور عرفی کا اسکے بعد مثلاً عرفی نصف نہار کا نصف پہلے ہوگا اور عرفی کا اسکے بعد مثلاً عرفی نصف نہار بارہ بجے ہو تو شرعی گیارہ بجے ہوجائیگا کچھ کم وبیش ۱۲

ضرورت نہین بلکہ اگر کیسکو معلوم نہ ہو کہ یہ مہینہ رمضان کا ہے اور وہ کسی نفل یا کسی واجب روزے کی نیت کرلے تب بھی کافی ہے ہان مریض کے لیے چونکہ اُسپر رمضان کا روزہ فرض نہین اسلیے فرض کی تخصیص ضروری ہے اور مسافر کسی نفل یا صرف روزے کی نیت کریگا تو پھر رمضان کا روزہ نہوگا بلکہ اُسی واجب کا لہذا مریض پر رمضان کے روزے کیلئے فرض کی تخصیص ضروری ہے اور مسافر کو یہ ضروری ہے کہ کسی دوسری واجب روزے کی نیت نکرے خواہ رمضان کی نیت کرے یا نفل کی یا صرف روزے کی (۷) رمضان کے قضائی روزونمین اور نذر مطلق اور کفارات اور نوافل کی قضا کے روزونمین انکی تخصیص ضروری ہے بے تخصیص کے انکی نیت درست نہوگی (۸) نیت مین تبرکاً انشاءاللہ کہہ لینا کچھ مضر نہین (۹) روزے کی حالت مین افطار کی نیت کرلینے سے روزے کی نیت باطل نہین ہوتی۔

روزے کے اقسام

روزے کی آٹھ قسمین ہین۔ فرض معین۔ فرض غیر معین۔ واجب معین واجب غیر معین مسنون مستحب۔ مکروہ تحریمی۔ مکروہ تنزیہی۔

فرض معین۔ رمضان کے ادائی روزے۔

فرض غیر معین۔ رمضان کے قضائی روزے۔

واجب معین۔(۱) نذر معین یعنی جسمین دن تاریخ کی تخصیص ہو مثلاً کوئی شخص منت مانے کہ مین فلان تاریخ فلان دن یا فلان مہینے مین روزہ رکھونگا تو اُسکو اُسی دن اُسی تاریخ یا اُسی مہینے مین روزہ رکھنا واجب ہوگا (۲) جس شخص نے رمضان

ع معین سے مقصود یہ ہے کہ اُسکا وقت مقرر ہو اور غیر معین جس کا وقت مقرر نہو۔۱۲

یا عید کا چاند خود دیکھا ہو اور شرعاً اُسکی شہادت قبول نہوئی اُسپر اُن دونون دنونکا روزہ

واجب غیر معین (۱) کفارے کے روزے (۲) نذر غیر معین جنمین دن تاریخ کی تخصیص نہو مثلاً کوئی شخص منت کرے کہ مین چار روزے رکھونگا اور دن تاریخ کا کچھ ذکر نکرے (۳) اُن نفل روزون کی قضا جو شروع کرنیکے بعد فاسد ہو گئے ہون

مسنون (۱) عرفے کا روزہ (۲) عاشورا (محرم کی دسوین تاریخ) کا روزہ ایک دن ملا کر خواہ اُس کے بعد کا یا اُسکے قبل کا (۱۳) ہر مہینے کی تیرھوین یا چودھوین پندرھوین کا روزہ۔

مستحب (۱) شوال کے مہینے مین عید کے بعد چھ دن روزہ رکھنا۔ بہتر یہ ہے کہ یہ روزے درمیان مین فصل دے دیکر رکھے جائین (۲) دوشنبے اور پنجشنبے کا روزہ (۳) ذی الحجہ کے پہلے عشرے کے آٹھ دن کا روزہ (۴) صوم داؤد علیہ السلام یعنی ایک دن بیچ مین ناغہ دیکر سوائے ایام ممنوعہ کے ہمیشہ روزہ رکھنا (۵) خواص کو یوم شک کا روزہ

مکروہ تحریمی۔ (۱) عید الفطر کے دن روزہ رکھنا (۲) ایام تشریق مین روزہ رکھنا (۳) خاصکر صرف عاشورا کا روزہ رکھنا (۴) بالتخصیص سنیچر یا اتوار کو روزہ رکھنا۔

ف کفارے کے روزون کو اکثر فقہا نے فرائض مین شمار کیا ہے مگر حقیقت یہ فرض نہین اسلیے کہ انکے منکر کو کوئی کافر نہین کہتا ہان واجب کی اعلی قسم مین ہین اسیوجہ سے محقق کمال الدین بن ہمام نے انکو واجبات مین لکھا ہے اور علامہ شامی لکھتے ہین کہ یہی مناسب ہے ف عرفے اور عاشورے کے روزے کو بعض نے مستحب لکھا ہے اور بعض نے صوم عرفہ کو مستحب لکھا ہے در حقیقت یہ دونون سنت ہین اندونون روزون کے فضائل حدیث مین بہت وارد ہوئے ہین صوم عرفہ کی نسبت وارد ہوا ہے کہ وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آیندہ گناہون کا کفارہ ہے اور صوم عاشورا ایک سال گذشتہ کا ف اسکو بھی بعض فقہانے مستحب لکھا ہے مگر صحیح نہین ان تاریخون کے روزون کو صیام ایام بیض کہتے ہین فضائل انکے بہت ہین آنحضرت کی اپنر مواظبت تھی

(۵) بالتخصیص صرف جمعہ کا روزہ (۶) نوروز کا روزہ (۷) مہرجان کا روزہ (۸) عوام کو یوم شک کا روزہ رکھنا (۹) عورت اور غلام اور مزدور کو نفل کا روزہ بے رضامندی اپنے شوہر اور مالک اور آقا کے (۱۰) رمضان سے پہلے ایک دو دن بغرض تعظیم رمضان کے روزہ رکھنا۔

مکروہ تنزیہی (۱) بغیر کسی دن کے بیچ مین ناغہ کیے ہوے ہمیشہ روزہ رکھنا (۲) دو روزون مین وصال کرنا یعنی شب کو بھی افطار نکرنا اسکی کراہت اُس شخص کے حق مین ہی جو اپنی طبیعت پر جبر کر کے ایسا کرے یا اُسکو اس سے کچھ تکلیف ہو۔ اگر کوئی آدمی ایسا ہو جسکو ذرا بھی گران نہ گذرے نہ کسی قسم کی تکلیف ہو تو اُسکو مکروہ نہین سلف صالح خاصکر ہمارے امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ سے بطرق صحیحہ منقول ہی (۳) سکوت کا روزہ رکھنا

روزے کے فرائض

چونکہ روزے سے حق جل شانہ کا اصل مقصود یہ ہی کہ بندہ مین ایک قوت صبر کی پیدا ہو جائے جو ایک اعلی درجے کا انسانی کمال ہی اور انسان اپنے نفس کی خواہشون کے خلاف کرنے پر جو تمام خرابیون اور حکم الٰہی کی نافرمانیون کا منبع ہے قادر ہو جائے

؎ نوروز اور مہرجان دونون عجمیون کے عید کے دن ہین مہرجان بڑے دن کو کہتے ہین اور نوروز شمسی سال کے ابتدائی دن کو کہتے ہین ؎ یوم شک یعنی شعبان کی ۳۰ تاریخ جبکہ ۲۹ کو بہ سبب ابر یا غبار کے رویت ہلال نہوتی ہو عوام اس دن احتیاطاً روزہ رکھتے ہین نیت یہ کرتے ہین کہ اگر رویت ہوگئی ہو تو یہ روزہ رمضان کا ہی ورنہ نفل اور یہ تردد نیت مین مکروہ ہی اسی سے عوام کو اس روزے کی ممانعت کیجاتی ہی۔ اگر قطعی طور پر نفل کی نیت کی جائے تو پھر کچھ کراہت نہین بلکہ مستحب ہی جو شخص قطعی نیت کرنے پر قادر ہو جائے وہ عوام مین نہ سمجھا جائیگا اور اگر رویت ہو گئی ہوگی تو وہ رمضان کا ہو جائیگا یہ نیت کرنے کی کچھ ضرورت نہین (درمختار وغیرہ)

چنانچہ اسی طرف قران شریف کا یہ لفظ اشارہ کر رہا ہو لعلکم تتقون پس دراصل اپنے نفس کی خواہشون کے خلاف کرنا ہی روزے کی حقیقت ہو مگر شریعت نے تمام خواہشون سے ترک کو فرض نہین فرمایا بلکہ صرف بڑی بڑی تین خواہشون کے ترک کو فرض فرمایا ہے جب انسان انکے ترک پر قادر ہو جائیگا تو اور باقی خواہشین کوئی چیز نہین ہین۔ وہ تین فرض یہ ہین۔

(۱) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ نہ کھانا۔ جن صورتون مین کہ درحقیقت کوئی چیز کھائی نہین جاتی مگر کھانے کی مشابہت انمین پائی جاتی ہو انکا بھی ترک کردینا فرض ہو مثال کوئی شخص کان ناک وغیرہ مین تیل ڈالے اور وہ جوف مین پہونچ جائے پس اس صورت مین اگرچہ کوئی چیز کھائی نہین گئی مگر کھانے کی مشابہت ضرور ہو کھانے مین بھی ایک چیز جوف مین پہونچائی جاتی ہو اور اسمین بھی ایسا ہی ہوا تفصیل ان سب صورتون کی مفسدات صوم مین انشاء اللہ تعالیٰ ہوگی

(۲) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک کچھ نہ پینا۔

(۳) صبح صادق کے طلوع سے غروب آفتاب تک جماع نکرنا۔ لواطت بھی جماع کے حکم مین ہو اور جس فعل سے عادۃً خروج ہوجاتا ہو اُسکے ذریعے سے منی کا خارج کرنا بھی فرض ہو مثال کسی جانور کے جماع سے یا بذریعۂ جلق کے منی کا خارج کرنا بخلاف کسی عورت کے دیکھنے یا بوسہ لینے یا لپٹانے کے اسلیے کہ انسے عادۃً خروج منی نہین ہوتا۔ پس ان افعال سے اگر منی خارج ہوجائیگی تو اُسکا کچھ اعتبار نہوگا۔

صبح صادق کے طلوع سے ابتدائے طلوع مراد ہے اور غروب آفتاب سے جرم آفتاب کا نظر سے غائب ہوجانا کہ اُسکی شعاع وغیرہ بالکل باقی نرہے جبوقت مغرب کا وقت آجاتا ہے

روزے کے سنن اور مستحبات

روزے مین تمام اُن چیزون سے بچنا مسنون ہی جنکے کرنے مین گناہ ہی مثلاً غیبت کرنا جھوٹ بولنا چغلی کھانا کسی کا مال ناحق لے لینا کسی کو ظلماً مارنا یا کچھ سخت کہنا۔

اور بہ نسبت اور دنون کے اس زمانہ مین عبادت کی کثرت کرنا خصوصاً رمضان کے اخیر عشرے مین شب بیداری کرنا اور مسجد مین اعتکاف کرنا بھی مسنون ہی رات کو پچھلے وقت صبح صادق سے پہلے کچھ کھا لینا مسنون ہی جسکو سحور؎ کہتے ہین۔

روزے کے افطار مین جلدی کرنا یعنی وقت آجانیکے بعد تاخیر نہ کرنا مستحب ہی اور اسی طرح سحور مین دیر کرنا یعنی صبح صادق سے تھوڑی دیر پہلے کھانا مستحب ہی بہت پہلے کھا لینے مین سحور کا ثواب نہین۔ روزے مین تمام اُن چیزون سے بچنا جنسے اور ائمہ کے نزدیک روزہ فاسد ہو جاتا ہی اگرچہ حنفیہ کے نزدیک ان سے فساد نہین آتا۔ ان چیزون کی تفصیل انشاء اللہ مفسدات صوم سے معلوم ہوگی۔

روزہ جن چیزون سے فاسد ہو جاتا ہی

یہ بات ہم اوپر بیان کر چکے ہین کہ روزے مین اکل شرب اور جماع کا ترک کرنا فرض ہی پس جب کوئی امر اس فرض کے خلاف کیا جائیگا تو روزہ فاسد ہو جائیگا یعنی جاتا رہیگا فرق صرف اسقدر ہی کہ اگر کوئی ایسی چیز جوف مین پہونچائی جائیگی جسکے نافع ہونیکا خیال ہی خواہ غذا ہو یا دوا تو ایسی حالت مین روزے کی قضا رکھنا پڑیگی اور اُس جرم کا کفارہ دینا ہوگا اور اگر کوئی ایسی چیز قصداً نہ پہونچائی جائے بلکہ خود

؎ حدیث مین اسکے بہت فضائل وارد ہوئے ہین اور اسکو انبیا علیہم السلام کی سنت فرمایا گیا ہی یہانتک اسکی تاکید کیگئی ہی کہ اگر کچھ نہ ممکن ہو تو صرف پانی ہی پی لو۔ یہود و نصاری کے روزون مین سحور کی اجازت نہ تھی۔

پہونچ جائے یا اسکے نافع ہونے کا خیال نہو تو صرف روزے کی قضا رکھنا پڑیگی اسیطرح اگر کوئی ایسا فعل کیا جائیگا جسکی لذت جماع کی لذت کے برابر ہو تو قضا اور کفارہ دونون ورنہ صرف قضا۔ حاصل یہ کہ روزہ کی فاسد کرنیوالی چیزین دو قسم ہین ایک وہ کہ جنسے صرف قضا لازم ہوتی ہو دوسرے وہ جن سے قضا کفارہ دونون لازم ہوتے ہین۔ ہم ہر قسم کی تفصیل علیحدہ بیان کرنا مناسب سمجھتے ہین۔

پہلی قسم یعنی وہ صورتین جنمین صرف قضا کافی ہو۔

(۱) بے قصد کوئی ایسی چیز جو غذا یا دوا انسان کے استعمال مین آتی ہو جوف[ع۵] مین پہونچ جائے مثال (۱) کسی شخص نے کلی کرنے کیلئے منہ مین پانی لیا اور وہ حلق کے نیچے اُتر گیا (۲) سونے کی حالت مین کسی نے کچھ کھا پی لیا (۳) کسی کے منہ مین مینھ کا پانی گو ایک ہی قطرہ ہو یا برف کا ٹکرا چلا گیا اور حلق کے نیچے اُتر گیا (۴) ناک یا کان مین تیل وغیرہ ڈالا اور دماغ یا پیٹ مین پہونچ گیا (۵) پیٹ یا دماغ کے زخم مین دوڈالی اور وہ دوا اُس زخم کی راہ سے پیٹ یا دماغ مین پہونچگئی۔

(۲) کسی روزہ دار کو زبردستی کوئی چیز کھلا پلا دی جائے۔

(۳) کوئی شخص احتقان[ع۵] لے یا ناس کا استعمال کرے۔

(۴) کوئی شخص اس خیال سے کہ آفتاب غروب ہوگیا افطار کرلے یا اس خیال سے کہ ابھی رات باقی ہو سحور کھالے تو اسکی اٹھارہ صورتین ہین کہ منجملہ اُنکے پانچ مین صرف قضا

ع۵ جوف سے جسم کا وہ اندرونی حصہ مراد ہو جو سینے سے مثانہ تک ہو دماغ بھی جوف کے حکم مین ہو مثانہ جوف سے خارج ہے (ردالمحتار) ع۵ کسی دوا کا مشترک حصہ کے ذریعے سے پیٹ مین پہونچا دینا حقنان ہے جسکو ہمارے عرف مین عمل کہتے ہین۔

واجب ہوتی ہو وہ یہ ہین (۱) اس گمان غالب پر کہ ابھی رات باقی ہو سحور کھالی اور بعد کھانیکے اس گمان کا غلط ہونا ظاہر ہوا یعنی رات نہ تھی (۲) اُس شک پر کہ ابھی رات باقی ہو سحور کھائی اور بعد کو اس شک کا غلط ہونا معلوم ہوا (۳) باوجودیکہ گمان غالب صبح صادق کے ہوجانیکا تھا اور رات ہونیکا صرف مرجوح خیال تھا اگر سحور کھائی اور اس گمان غالب کا صحیح ہونا ظاہر ہوا۔ (۴) اس گمان غالب پر کہ آفتاب غروب ہوگیا افطار کرلیا اور بعد کو اس گمان کا غلط ہونا ظاہر ہوگیا۔ (۵) باوجودیکہ غروب آفتاب مین شک تھا افطار کرلیا اور بعد کو اس شک کا صحیح یا غلط ہونا کچھ معلوم ہوا (۶) کسی شخص نے بسبب سکے کہ اسکو روزے کا خیال نرہا کچھ کھاپی لیا یا جماع کرلیا (۷) کسی کو بے اختیار قے ہوگئی یا احتلام ہوگیا یا صرف کسی عورت وغیرہ کے دیکھنے سے انزال ہوگیا اور مسئلہ نہ معلوم ہونے کے سبب سے وہ یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور عمداً اسنے کھاپی لیا۔

(۷) کوئی شخص روزے کی حالت مین عمداً قے کرے بشرطیکہ وہ قے منھ بھر کر ہو خواہ ایکہی مرتبہ کی قے منھ بھر کر ہو یا کئی مرتبہ کی مگر ایک ہی مجلس مین اور خواہ کھانے پانی صفرا خون کی قے ہو یا بلغم کی

عہ شک اور گمان مین فرق یہ ہو کہ حالت شک مین دونون جانب نفی اثبات کے برابر ہوتے ہین اور گمان مین ایک جانب غالب ہوتا ہو اور اسی جانب غالب کو گمان کہتے ہین۔ رات باقی ہونیکا شک ہو یعنی دل کو جسطرح رات ہونیکا خیال ہو اور اسیقدر رات نہونیکا بھی خیال ہو ۱۲ عہ یہ مذہب امام ابو یوسف کا ہو انکے نزدیک بلغم کی قے سے بھی روزہ جاتا رہتا ہو اور وضو بھی ٹوٹ جاتا ہو امام صاحب اور امام محمد کے نزدیک نہ روزہ ٹوٹتا ہو نہ وضو جاتا ہو علامۂ محقق کمال الدین بن ہمام نے لکھا ہو کہ روزہ کے بارے مین امام ابو یوسف کا قول قابل عمل ہو اور وضو کے مسئلہ مین امام صاحب اور امام محمد کا اور یہ تبعیت انکے اور فقہا نے بھی اسی قول کو ترجیح دی ہے

(۸) کسی شخص نے روزے کی نیت ہی نہ کی یا کی مگر بعد نصف نہار شرعی کے۔

(۹) کسی شخص نے رات کو روزے کی نیت نہ کی بلکہ بعد صبح صادق کے نصف نہار سے پہلے اور اس نے عمداً کچھ کھا پی لیا۔

(۱۰) کسی شخص نے کوئی ایسی چیز اپنے جوف مین پہونچائی جسکے مفید اور نافع ہونیکا خیال نہین نہ غذا ہو نہ دوا ہو خواہ منہ کے ذریعے سے پہونچائے یا ناک کان سے یا مشترک حصے سے یا عورت اپنے خاص حصہ سے مرد اگر اپنے خاص حصہ کے سوراخ مین کوئی چیز ڈالے تو وہ چونکہ جوف تک نہین پہونچتی اسلیے روزہ فاسد نہوگا۔ (ردالمحتار)

مثال (۱) کسی نے کوئی مٹی کی کنکری یا لکڑی کھالی (۲) کسی چیز سے بخارات یا دھوان اٹھ رہا ہو اور کوئی شخص اسکو سونگھے جسکے سبب سے وہ بخارات جوف مین داخل ہوجائین بشرطیکہ وہ بخارات بخیال نفع نہ پہونچائے گئے ہون حقے کا دھوان بھی اسی حکم مین ہے مگر اس شخص کیلیے جسکو حقہ پینے کی عادت نہو اور نہ کسی نفع کی غرض سے اسنے پیا ہو۔ (ردالمحتار)۔ (۳) کوئی لکڑی یا کپڑا روئی وغیرہ مشترک حصے مین یا عورت اپنے خاص حصہ مین اسطرح داخل کرے کہ سب اسکے اندر غائب ہوجائے ایسی چیز کا کھانا جس سے انسان بالطبع کراہت رکھتا ہے اسی حکم مین ہے یعنی روزہ فاسد ہوجاتا ہے اور صرف قضا لازم ہوتی ہے جیسے کسی کی قے کا کھالینا یا کسی کے منہ سے نکلے ہوئے لقمہ کا کھالینا بشرطیکہ وہ شخص محبوب نہو اسلیے کہ محبوب کے منہ سے نکلی ہوئی چیز سے کراہت نہین ہوتی دیکھو بزرگان دین کے منہ سے نکلی ہوئی چیز انکے مریدین کس خوشی سے کھاتے ہین اور اگر کوئی چیز ایسی ہو جس سے کسیکی طبیعت نفرت کرے کسیکی نکرے تو جس شخص کی طبیعت کو نفرت ہو اسپر کھانیسے صرف قضا لازم ہوگی اور جسکو نفرت نہو اسپر اسکے کھانیسے قضا اور کفارہ دونون (ردالمحتار)

(۱۱) کسی شخص کے منھ مین آنسو یا پسینے کے اسقدر قطرے چلے گئے کہ جنکا مزہ یعنی نمکینیت تمام منھ بھر مین محسوس ہوئی اور وہ انکو پی گیا۔
(۱۲) کسی نے مردہ عورت یا ایسی کمسن نابالغہ لڑکی جسکے ساتھ جماع کی رغبت نہین ہوتی یا کسی جانور سے جماع کیا یا کسی کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا جلق کا مرتکب ہوا اور ان سب صورتون مین منی کا خروج ہو گیا۔
(۱۳) کسی روزہ دار عورت سے زبردستی یا سونے کی حالت مین یا بحالت جنون جماع کیا گیا۔
(۱۴) کسی رنگین دھاگے کو کسی نے بٹنے کی غرض سے منھ مین ڈالا اور اُس کا رنگ زبان مین آگیا۔ (ردالمحتار)
(۱۵) کسی شخص کے دانتون کے درمیان مین کچھ غذا باقی رہگئی ہو اور وہ اس کو بغیر منھ سے نکالے ہوے کھا جائے بشرطیکہ وہ غذا چنے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو یا چنے سے کم ہو مگر منھ سے باہر نکال کر کھائے۔
(۱۶) کوئی شخص اپنی قے کو نگل جائے بشرطیکہ منھ بھر کر ہو گو پوری قے نہ نگلی ہو بلکہ اُسکا بہت ہی قلیل حصہ چنے کے برابر۔
(۱۷) کسی ناواقف سے روزے کی حالتمین کوئی ایسا فعل ہوا جس سے حنفیہ کے نزدیک روزے مین فساد نہین آتا اور اسنے کسی عالم سے اسکا مسئلہ پوچھا اور اسنے روزے کے فاسد ہو جانیکا فتوی دیدیا حالانکہ اسکا فتوی غلط تھا۔
(۱۸) رمضان کے ادائی روزون کے سوا اور کسی قسم کا روزہ فاسد ہو جائے خواہ عمداً فاسد کیا جائے یا خطاءً ہر حال مین صرف قضا واجب ہوگی یہ تمام تفصیل جو اوپر بیان ہوئی صرف

رمضان کے ادائے روزون کے لیے تھی

دوسری قسم یعنی وہ صورتین جنمین قضا اور کفارہ دونون لازم ہوتے ہین۔

(ا) وہ شخص جس مین روزے کے واجب ہونیکے تمام شرائط پائے جاتے ہون۔ رمضان کے اُس ادائی روزے مین جسکی نیت صبح صادق سے پہلے کر چکا ہو عمداً منھ کے ذریعے سے جوف مین کوئی ایسی چیز پہونچائی جو انسان کی دوا غذا مین مستعمل ہوتی ہو یعنی اُسکے استعمال سے کسی قسم کا نفع جسمانی یا لذت مقصود ہو اور اسکے استعمال سے سلیم الطبیع انسان کی طبیعت نفرت نکرتی ہو گو وہ بہت ہی قلیل ہو حتی کہ ایک تل کی برابر یا جماع کرے یا کرائے۔ لواطت بھی اسی حکم مین ہے جماع مین خاص حصے کے سر کا داخل ہو جانا کافی ہے منی کا خارج ہونا بھی شرط نہین بہرصورت قضا اور کفارہ دونون واجب ہونگے مگر یہ بات شرط ہے کہ جماع ایسی عورت سے کیا جائے جو قابل جماع ہو بہت کمسن لڑکی نہو جسمین جماع کی بالکل قابلیت نہ پائی جائے (بحر الرائق رد المحتار) مذکورہ بالا قیود کے فوائد۔ روزے کی شرائط وجوب کا پایا جانا اسلیے شرط کیا گیا کہ نابالغ بچے اور مجنون پر کفارہ نہین ہوتا اور اسی طرح وہ شخص جو حالت سفر مین ہو یا حیض و نفاس والی عورت پر بھی کفارہ نہین واجب ہوتا اگرچہ ان لوگون نے روزے کی نیت کر لی ہو اور اگرچہ نیت کیوقت اُن مین شرائط وجوب پائے جاتے ہون سفر یا حیض و نفاس بعد نیت کے طاری ہوا ہو (درمختار۔ رد المحتار) رمضان کی قید اس لیے لگائی گئی کہ سوا رمضان کے اور کسی روزے کے افطار سے کفارہ نہین لازم ہوتا۔

ادائی کی قید اسلیے لگائی گئی کہ رمضان کے قضائی روزے کے افطار سے کفارہ نہین ہوتا

نیت اور پھر اُسکا صبح صادق سے پہلے ہونا اسلیے شرط کیا گیا کہ جس روزے مین نیت نکی گئی ہو اسکے افطار کرنیسے کفارہ لازم نہین ہوتا اسلیے کہ وہ روزہ ہی صحیح نہین ہوا روزے کے صحیح ہونے کیلئے نیت شرط ہو اور جب روزہ ہی صحیح نہ ہوا تو کفارہ کیسا کفارہ تو روزے کے افطار سے ہوتا ہی۔ اسی طرح جس روزے کی نیت بعد صبح صادق کے کیجائے اُسکے افطار سے بھی کفارہ نہین ہوتا اسلیے کہ امام شافعی کے نزدیک قبل صبح صادق کے نیت کرنا شرط ہی پس اُنکے نزدیک روزہ ہی نہین ہوا اور کفارہ اُس روزے کے افطار مین ہوتا ہی جسکے صحیح ہونے مین کسی کا خلاف نہو یا خلاف ایسا ہو جو بے دلیل یا مخالف اجماع ہونیکے سبب سے قابل اعتبار نہو۔

عمداً کی قید اسلیے کی گئی کہ اگر کوئی شخص بغیر قصد کے روزے کو بھول کر یا سونے مین کچھ کھا پی لے یا غلطی سے کوئی چیز اسکے حلق سے اُترجائے مثلاً کلی کرنیکی غرض سے منھ مین پانی لے اور حلق کے نیچے اُترجائے یا کوئی شخص کسی روزہ دار کو کچھ کھلا پلادے یا زبردستی جماع کرلے تو ان سب صورتون مین کفارہ واجب نہین ہوتا۔

منھ کے ذریعے سے اور پھر جوف مین پہونچنے کی شرط اسلیے کیگئی کہ اگر کوئی شخص کسی اور راستے سے کوئی چیز پہونچائے تو اسپر کفارہ نہوگا مثلاً کوئی شخص ناک کان کے ذریعے سے یا مشترک حصہ سے یا عورت اپنے خاص حصے سے کوئی چیز داخل کرے جیسے ناس اور عمل وغیرہ۔ اور اسی طرح اگر جوف مین نہ پہونچے جیسے کوئی شخص سر مین تیل ڈالے یا سرمہ لگائے یا مرد اپنے مشترک حصے کے سوراخ مین کوئی چیز داخل کرے تو چونکہ یہ چیزین جوف تک نہین پہونچتین اسلیے انسے کفارہ کیا قضا بھی واجب نہوگی۔

غذا یا دوا اُس چیز کا مستعمل ہونا اسلیے شرط کیا گیا کہ جو چیز ایسی نہو جیسے مٹی کی

کنکڑی یا لکڑی یا درخت کی تپی وغیرہ اسکے استعمال سے کفارہ واجب نہوگا ہان
جو لکڑی دوا مین مستعمل ہو جیسے اصل السوس وغیرہ یا جس درخت کی تپی کھائی
جاتی ہو جیسے چنے کی یا املی کی کوپل اسکے استعمال سے کفارہ ہوجائیگا جو لوگ حقہ پینے
کے عادی ہون یا کسی نفع کی غرض سے حقہ پئین انپر بھی کفارہ واجب ہوگا۔
سلیم الطبع انسان کی طبیعت کا نفرت نکرنا اسلیے شرط کیا گیا کہ جس چیز سے نفرت
ہوتی ہو اسکے استعمال سے کفارہ واجب نہین ہوتا جیسے قے پیشاب پاخانہ وغیرہ منہ کا
نکالا ہوا لقمہ اسکی تفصیل اوپر ہوچکی ہان کچے گوشت کے کھانے سے کفارہ لازم ہوجاتا ہے
بشرطیکہ وہ سڑا نہو علامۂ شامی ردالمحتار مین فرماتے ہین کہ مینے کسی فقیہ کا اسمین اختلاف
نہین دیکھا باوجودیکہ کچے گوشت سے سلیم الطبع انسان کی طبیعت نفرت کرتی ہے شاید
اسکی یہ وجہ ہو کہ گوشت مین غذائیت کا وصف بہت بڑھا ہوا ہے۔
جماع مین عورت کے قابل جماع ہونے کی شرط اسلیے کیگئی کہ ناقابل جماع عورت
سے جماع کرنے مین کفارہ نہین ہوتا۔
"ناقابل جماع عورت کی تشریح ہم پہلی جلد مین کرچکے ہین ہان
عورت کیلیے مرد کا بالغ ہونا شرط نہین حتی کہ اگر کوئی عورت کسی نابالغ بچے یا مجنون سے
جماع کرالے تب بھی اوسکو قضا اور کفارہ دونون کا حکم دیا جائیگا۔(ردالمحتار)
جماع مین عورت اور مرد دونون کا عاقل ہونا شرط نہین حتی کہ اگر ایک مجنون ہو اور
دوسرا عاقل تو عاقل پر کفارہ لازم ہوگا مثلاً مرد عاقل ہوا در عورت مجنون تو مرد پر
بالعکس ہو تو عورت پر۔
(۲) کوئی ایسا فعل کرنیکے بعد جس سے روزہ فاسد نہین ہوتا اور نہ اسمین روزے کی

فاسد ہوجانے کی کوئی ظاہری صورت معلوم ہوتی ہو اور نہ اُس فعل کا مفسد صوم ہونا اُسکو کسی عالم کے فتوے یا حدیث سے معلوم ہوا ہو بلکہ صرف اپنے خیال مین یہ سمجھکر کہ روزہ فاسد ہوگیا عمداً روزے کو فاسد کرڈالا مثال پچھنے لگائے یا فصد لے یا سرمہ لگایا یا کسی عورت کو لپٹایا یا بوسہ لیا یا کسی مردہ یا جانور سے جماع کیا مگر منی کا خروج نہین ہونے پایا اور بعد ان افعال کے یہ سمجھکر کہ میرا روزہ جاتا رہا عمداً روزے کو فاسد کرڈالا۔

مذکورہ بالا قیود کے فوائد۔ اگر کوئی ایسا فعل کرے جس مین روزے کے فاسد ہوجانے کی ظاہری صورت معلوم ہوتی ہو جیسے کسی نے روزے کو بھول کر کچھ کھاپی لیا یا جماع کرلیا احتلام ہوگیا یا کسی عورت کے دیکھنے یا تصور کرنیسے منی خارج ہوگئی یا بے اختیار قے ہوگئی اور ان افعال کے بعد مسئلہ نہ معلوم ہونیکے سبب سے اُسنے یہ سمجھا کہ میرا روزہ جاتا رہا اور کچھ کھاپی لیا تو چونکہ ان افعال مین ظاہری صورت فساد صوم کی موجود ہے اس لیے اُسپر کفارہ لازم نہوگا۔

اسی طرح اگر کسی عالم سے فتوی پوچھا اور اُس نے فتوی دیدیا کہ اُس فعل سے تمھارا روزہ جاتا رہا اور بعد اس فتوے کے اُس نے عمداً روزے کو فاسد کردیا اس صورت مین گو اُس عالم کا فتوی غلط بھی ہو تب بھی کفارہ لازم نہوگا بشرطیکہ وہ عالم اُس شہر کے لوگون مین معتمد اور معتبر ہو لوگ اس سے فتوی پوچھتے ہون اس لئے کہ حسب تصحیح محققین جاہل پر اپنے شہر کے عالم کی تقلید واجب ہے گو وہ کسی مذہب کا ہو شافعی یا حنفی مالکی یا حنبلی۔

ف زیادہ تفصیل اس مسئلہ کی ہمارے رسالہ ودفریدین ہے ۱۲

اسی طرح اگر کسی حدیث کے سننے سے اُس فعل کا مفسد صوم ہونا اُسے معلوم ہوا ہو اور اسوجہ سے اُسنے عمداً روزے کو فاسد کردیا ہو تب بھی کفارہ لازم نہوگا اگرچہ وہ حدیث صحیح نہو یا اُسکا مطلب اُس نے غلط سمجھا ہو۔

حاصل یہ کہ جب کسی شبہہ سے روزہ فاسد کیا جائیگا تو کفارہ واجب نہوگا اسلیے کہ کفارہ ایک قسم کی سزا ہو اور سزا کا مستحق وہی شخص ہوتا ہو جو دیدہ و دانستہ خلاف ورزی کرے ہان اگر مفتی کا غلط فتوی یا وہ غیر صحیح حدیث یا صحیح حدیث کا وہ غلط مطلب جو اسنے سمجھا ہو اجماع کے خلاف ہوگا تو پھر اُس فتوی وغیرہ کا بالکل اعتبار نکیا جائیگا اور اس صورت مین عمداً روزہ فاسد کرنیسے قضا اور کفارہ دونون لازم ہونگے (فتح القدیر)

مثال (۱) کسی شخص نے غیبت کی یا سر مین تیل لگایا بعد اسکے کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اور اُسنے روزہ فاسد ہوجانے کا فتوی دیدیا یا غیبت سے روزہ فاسد ہوجانیکی غیر صحیح حدیث سنکر روزے کو فاسد کرڈالا (۲) کسی شخص نے پچھنے لگائے اور کسی عالم سے مسئلہ پوچھا اور اسنے روزہ فاسد ہوجانیکا فتوی دیدیا یا اُسنے حدیث صحیح أفطر الحاجم والمحجوم کا غلط مطلب سمجھکر روزہ فاسد کرڈالا۔ تو ان صورتون مین چونکہ یہ فتوی وغیرہ غیر صحیح حدیث یا حدیث صحیح کا غلط مطلب مخالف اجماع ہو لہذا کفارہ لازم ہوگا۔

ع۵ یہ حکم اللہ کے حقوق مین ہو بندونکے حقوق تلف کرنیسے تو ہر حال مین اسکو سیاستہً سزا دیجائیگی گو اسکو مقصود مخالفت وورزی نہو ع۵ غیبت سے روزہ فاسد ہوجانیکی جسقدر حدیثین ہین انمین کوئی صحیح نہین جیساکہ علامہ محقق نے فتح القدیر مین لکھا ہو

ف۵ تمام علما کا اجماع ہو کہ اس حدیث کا ظاہری مطلب مراد نہین ہو بلکہ جیسے اذا اقبل اللیل من ھھنا فقد افطر الصائم مین ظاہری مطلب مراد نہین ہو کہ جہان غروب آفتاب ہوا تو روزہ افطار ہوجاتا ہو خواہ روزہ دار افطار کرے یا نکرے ہو بلکہ یہ مطلب ہو کہ غروب آفتاب کے بعد روزہ کے افطار کا وقت آجاتا ہو اسیطرح اس حدیث کا مطلب یہ ہو کہ پچھنے لگانیسے ضعف ہوجائیگا جو روزہ رکھنے سے منع کردیگا اور اسکو مجبوراً افطار کرنا پڑیگا اور اگر نہیں تو پھر جبر کیا اور روزہ نہ فاسد کیا تب بھی روزہ مکروہ ہوجاتا ہی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی کہ روزہ کا ثواب اسکو نہین ملتا اور جب ثواب نملا تو روزہ کا رکھنا اور نہ رکھنا برابر ہی تو گویا اسنے روزہ افطار کرلیا یعنی فاسد کرڈالا

وہ صورتین جن مین روزہ فاسد نہین ہوتا

روزہ جن چیزون سے فاسد نہین ہوتا انکی بھی دو قسمین ہین ایک وہ کہ جنکے کرنے مین کسی قسم کی کراہت بھی نہین دوسرے وہ کہ جنکے کرنے مین کراہت ہے۔

پہلی قسم یعنی جن چیزون سے روزہ فاسد نہین ہوتا نہ کسی قسم کی کراہت آتی ہے۔

(۱) کسی شخص کو روزے کا خیال نرہا اور اسوجہ سے اُسنے کچھ کھا پی لیا یا جماع کرلیا روزہ فاسد نہوگا خواہ فرض ہو یا نفل روزے کی نیت کرچکنے کے بعد کھائے پیئے یا اس سے پہلے بشرطیکہ کسی شخص نے اُسکو یاد نہ دلایا ہو۔ ایسی حالت مین دوسرے لوگون پر واجب ہے کہ اُس کو یاد دلائین بشرطیکہ اُس مین روزہ رکھنے کی قوت ہو ہان اگر اُس مین قوت نہ ہو تو پھر یاد دلانا کچھ ضروری نہین۔

(۲) کسی شخص کے حلق مین بے قصد و اختیار مکھی یا دھوان یا غبار چلا جائے بخلاف اسکے اگر قصداً کوئی شخص ان چیزون کو اپنے جوف مین داخل کرے تو اُس کا روزہ فاسد ہوجائے گا جیسا کہ بیان ہوچکا۔

(۳ و ۴) سر یا بدن مین تیل ملنا۔ سرمہ لگانا۔ روزہ فاسد نہوگا اگرچہ تیل یا سرمہ کا اثر حلق مین محسوس ہو مثلاً سرمہ کی سیاہی تھوک مین نکلے۔

(۵) پچھنے لگانا ہان اگر ضعف کا خیال ہو تو مکروہ ہے جیسا کہ دوسری قسم مین بیان ہوگا

(۶) سونے کی حالت مین منی کا خارج ہونا جسکو احتلام کہتے ہین اگرچہ بغیر غسل کئے ہوئے روزہ رکھے اسیلئے کہ صوم مین طہارت شرط نہین۔

(۷) کسی عورت یا اُسکا خاص حصہ دیکھنے سے یا صرف کسی بات کا خیال دل مین کرنے سے

منی خارج ہوجائے۔ (بحرالرائق۔ ردالمحتار)
(۸) کسی جانور کے خاص یا مشترک حصہ کو چھونا اگرچہ انزال بھی ہوجائے تب بھی مفسد نہین۔
(۹) جماع یا لواطت کے سوا اور کسی ایسے فعل کا مرتکب ہونا جس سے عادۃً خروج منی ہوجاتا ہو بشرطیکہ منی خارج ہوئی ہو مثال (۱) جلق (۲) کسی عورت وغیرہ کی ناف وغیرہ سے مباشرت کرنا (۳) کسی جانور یا مردے کے خاص یا مشترک حصے مین اپنے خاص حصے کا داخل کرنا (۴) عورتون کا باہم مباشرت کرنا جسکو عام لوگ چپٹی لگانا کہتے ہین۔ ان سب صورتون مین اگر منی خارج نہوگی تو روزہ فاسد نہوگا اور اگر منی خارج ہوجائیگی تو روزہ فاسد ہوجائیگا اور صرف قضا واجب ہوجائیگی۔
(۱۰) مرد کا اپنے خاص حصہ کے سوراخ مین کوئی چیز مثل تیل یا پانی کے ڈالنا خواہ پچکاری کے ذریعے سے یا اسیطرح یا سلائی وغیرہ کا داخل کرنا اگرچہ یہ چیزین مثانہ تک پہونچ جائین تب بھی روزہ فاسد نہوگا اسلیے کہ مثانہ جوف سے خارج ہی (ردالمحتار)
(۱۱) کوئی لکڑی وغیرہ یا خشک انگلی کوئی شخص اپنے مشترک حصہ مین یا عورت اپنے خاص حصہ مین داخل کرے بشرطیکہ پوری لکڑی اندر نہ غائب ہوجائے ورنہ روزہ فاسد ہوجائیگا یہی حکم ہی اگر کوئی عورت اپنے خاص حصہ مین روئی رکھے کہ اگر سب اندر غائب ہوجائیگی تو روزہ فاسد ہوجائیگا ورنہ نہین۔
(۱۲) کسی شخص نے بہ سبب بھولنے کے کہ اسکو روزے کا خیال نہین رہا یا رات باقی سمجھکر جماع

ع نفائس اللغات مین یونہی ایسا ہی لکھا ہی واللہ اعلم ۱۲ ع مرض سوزاک مین اور سنگ مثانہ وغیرہ مین اسکی ضرورت پڑتی ہی ع جن عورتون کو استحاضہ یا خروج رطوبت کی شکایت ہوتی ہی اکثر اسکی ضرورت پڑتی ہی۔

شروع کردیا یا کچھ کھانے پینے لگا اور بعد اسکے جیسے ہی روزے کا خیال آگیا یا گمان کی غلطی معلوم ہوئی فوراً علیحدہ ہوگیا یا لقمہ کو منھ سے پھینک دیا اگرچہ بعد علیحدہ ہوجانیکے منی بھی خارج ہوجائے تب بھی روزہ فاسد نہوگا اور یہ انزال احتلام کے حکم مین ہوگا

(۱۳) کلی کرنیکے بعد پانی کی تری جو منھ مین باقی رہجاتی ہو اُسکو نگل جانا مگر اسمین یہ شرط ہو کہ کلی کرنیکے بعد ایک یا دو مرتبہ تھوک منھ سے نکال دیا جائے اسلیے کہ کلی کرنیکے بعد کچھ پانی باقی رہجاتا ہو۔ ہان دو ایک مرتبہ تھوک دینے کے بعد پھر پانی نہین رہجاتا اسکی خفیف تری رہجاتی ہے۔

(۱۴) کان مین پانی کے خود بخود چلے جانے یا قصداً ڈالنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا بخلاف تیل کے کہ اُسکے ڈالنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہو بشرطیکہ تیل جوف مین داخل ہوجائے

(۱۵) کوئی چیز جو غذا وغیرہ کے قسم سے دانتون کے درمیان مین باقی رہگئی ہو اُس کا نگلجانا بشرطیکہ وہ چنے کی مقدار سے کم ہو اور منھ سے باہر نکال کر نہ کھائی جائے۔

(۱۶) کسی کے دانتون سے یا منھ کے اندرونی اور کسی جز سے خون نکلے اور حلق مین چلاجائے بشرطیکہ پیٹ تک نہ پہونچے یا پہونچ جائے مگر تھوک کے ساتھ مخلوط ہوکر اور تھوک سے کم۔

(۱۷) کسی شخص کے زخم لگا اور نیزہ یا تیر جوف تک پہونچ گیا خواہ تیر کی گانسے وغیرہ جوف مین رہجائے بہرحال روزہ فاسد نہوگا۔

(۱۸) بے اختیار قے ہوجانا خواہ کسی قدر ہو منھ بھر کر یا اُس سے زیادہ۔

(۱۹) قے ہونیکی حالت مین بے اختیاری سے کچھ حصہ اُسکا حلق سے نیچے اُتر جائے

عہ یہ واقعہ پان کھانیوالون کو اکثر پیش آتا ہو کہ ڈلی کا چھوٹا ٹکڑا کبھی دانتونکے درمیان رہجاتا ہو اور روزہ دن مین نکلتا ہو بعض ناواقف سمجھتے ہین کہ ہمارا روزہ فاسد ہوگیا حالانکہ چنے سے کم ہو اور بے منھ سے باہر نکالے ہوئے نگل لیا جائے تب بھی روزہ فاسد نہوگا ۱۲

اگرچہ وہ قے منھ بھر کر ہو۔

(۲۰) اگر کوئی شخص قصداً قے کرے تو اگر منھ بھر کر نہ ہو گی تو روزہ فاسد نہ ہوگا۔

(۲۱) جو قے عمداً کی جائے اور منھ بھر کر نہ ہو وہ اگر بے اختیار حلق کے نیچے اُتر جائے تو روزہ فاسد نہ ہوگا اور اگر کوئی قصداً نگل جائے تب بھی صحیح یہ ہے کہ روزہ فاسد نہ ہوگا (ردالمحتار)

(۲۲) کسی شخص کی ناک مین بلغم آجائے اور وہ اُسکو اوپر چڑھا جائے یہانتک کہ حلق کے نیچے اُتر جائے جیساکہ اکثر بے تمیز اور کثیف الطبع لوگ کرتے ہین۔

(۲۳) کسی کے منھ سے لعاب نکلے اور وہ مثل تار کے لٹک کر ذقن تک پہونچ جائے اور اُس لعاب کو پھر وہ اوپر کھینچ کر نگل جائے۔

(۲۴) کسی خوشبو چیز کا مثل پھول یا عطر وغیرہ کے سونگھنا بخلاف ایسی چیز کے سونگھنے کے کہ جس سے بخارات اُٹھ رہے ہون۔

(۲۵) مسواک کرنا اگرچہ بعد زوال کے ہو تازی لکڑی سے ہو یا خشک سے۔

(۲۶) گرمی وغیرہ کے سبب سے کلی کرنا یا ناک مین پانی لینا یا منھ پر پانی ڈالنا نہانا کپڑا پانی سے تر کرکے بدن پر ڈالنا۔ (درمختار وغیرہ)

دوسری قسم۔ یعنی وہ چیزین جنکے ارتکاب سے روزہ فاسد تو نہین ہوتا مگر مکروہ ہو جاتا ہے علامہ محمد بن عابدین شامی ردالمحتار مین فرماتے ہین کہ بظاہر ان سب چیزونکی کراہت تنزیہی معلوم ہوتی ہے۔

ع امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک جبکہ بلغم وغیرہ کے تھوک دینے پر قادر ہو اور نگل جائے تو روزہ فاسد ہو جاتا ہے ع امام شافعی رضی اللہ عنہ کے نزدیک بعد زوال کے مسواک کرنا مکروہ ہے ۱۲ ع نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکمرتبہ پیاس یا گرمی کی شدت سے صوم کی حالت مین اپنے سر پر پانی ڈالا تھا (ابوداؤد) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کپڑے کو تر کرکے اپنے بدن پر لپیٹ لیتے تھے امام ابو حنیفہ کے نزدیک یہ افعال مکروہ ہین مگر فتوی اُنکے قول پر نہین۔ (ردالمحتار)

(۱) کسی چیز کا مزہ چکھنا یا اسکو چبانا مکروہ تنزیہی ہو بشرطیکہ کسی عذر کے سبب سے نہو۔
عذر کی مثال (۱) کوئی عورت یا لونڈی اپنے شوہر یا آقا کیلئے کھانا پکاتی ہو اور
اسکی بدمزاجی سے یہ خوف ہو کہ اگر نمک درست نہو گا تو وہ ناخوش ہوگا (۲) کوئی چیز
بازار سے ایسی خریدی جائے کہ بے چکھے ہوے لینے مین اُسکے خراب ہونیکا اندیشہ
ہوا ور اس چیز کا لینا بھی ضروری ہو اور کوئی دوسری صورت اس نقصان سے بچنے کی نہو
(۳) کوئی چھوٹا بچہ بھوکا ہو اور بے اسکے کہ کوئی چیز منھ سے اُسکو چبا کر دیجائے اور کچھ نہ
کھاتا ہو اور وہان کوئی شخص بے روزہ نہو۔
(۲) عورت کے بوسہ لینا اور بغل گیر ہونا مکروہ ہو بشرطیکہ انزال کا خوف ہو یا اپنے نفس کے
بے اختیار ہو جانیکا اور اس حالتمین جماع کر لینے کا اندیشہ ہو اگر یہ خوف و اندیشہ نہو تو پھر مکروہ نہین۔ عــه
(۳) کسی عورت وغیرہ کے ہونٹ کا منھ مین لینا اور مباشرت فاحشہ ہر حال مین
مکروہ ہو خواہ انزال یا جماع کا خوف ہو یا نہین (ردالمحتار)
(۴) حالت صوم مین کوئی ایسا فعل کرنا جس سے ضعف کا خیال ہو کہ اخیر نتیجہ اسکا
یہانتک پہونچے کہ اس کو روزہ توڑ ڈالنا پڑے مکروہ ہو۔
اگر کوئی شخص کوئی پیشہ ایسا کرتا ہو جسکو روزہ رکھکر کرنا ممکن نہین یعنی اگر روزہ رکھے تو
ایسا ضعیف ہو جائے کہ وہ کام نہ کر سکے تو اس شخص کو روزہ نہ رکھنا جائز ہو۔

عــه عورتین اکثر کوئلہ وغیرہ چبا کر اپنے دانتون کو صاف کیا کرتی ہین اسکا بھی یہی حکم ہو ۱۲ عــه بعض فقہا کے
نزدیک اسکی کراہت صرف فرض روزون کیساتھ خاص ہو مگر صحیح نہین ہر روزہ اس سے مکروہ ہو جاتا ہو ۱۲ (درمختار)
ابوداؤد مین بسند صحیح ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ آپنے ایک بوڑھے آدمی کو ان افعال کی اجازت دی
اور ایک جوان کو ممانعت فرمائی معلوم ہوا کہ وجہ ممانعت خوف شہوت ہو۔

بشرطیکہ وہ غریب محتاج ہو کہ اگر اس پیشے کو چھوڑ دے تو بظاہر کوئی سامان کھانے پینے کا نہو اور اس پیشے کے سوا کوئی دوسرا پیشہ جانتا ہی نہو اور اگر کسی شخص کا خود ذاتی کام ہو اور وہ اتنی مقدرت رکھتا ہو کہ دوسرے کو نوکر رکھکر کام کرالے مگر مزدوری دستور سے زائد مانگتا ہو تب بھی اسکو روزہ نرکھنا جائز ہی۔ اور اگر ایسا غریب بھی نہین یا کوئی دوسرا پیشہ بھی جانتا ہو مگر رمضان کے آنیسے پہلے کسی پیشے کا ٹھیکہ لے چکا اور اب ٹھیکہ والا ٹھیکہ توڑنے پر راضی نہین ہوتا تب بھی روزہ نرکھنا جائز ہی۔

معذورین کے احکام

روزے کے عذر ہم اوپر بیان کر چکے ہین جنکی حالت مین شریعت مقدسہ نے روزہ نرکھنے کی اجازت عطا فرمائی ہی اب یہان ہم ان عذرون کے تفصیلی حالات بیان کرتے ہین جس کا وعدہ اوپر کر چکے ہین۔ ان عذرون کو صاحب تنویر الابصار نے پانچ پر ختم کر دیا ہی۔ صاحب درمختار نے چار اور بڑھائے ہین علامہ شامی نے انکو نہایت خوش اسلوبی سے اپنے اشعار مین نظم فرمایا ہی ؎ وعوارض الصوم التی قد یغتفر للمرء فیہا الفطر تسع تستطر + حبل وارضاع واکراہ سفر + مرض جہاد جوعہ عطش کبر ہم نے جنون اور بیہوشی کو اس پر اضافہ کر دیا اسلیے کہ ان دونون سے بھی خالی ہونا شرط صحت ہی پس کل عذر بارہ ہوے اب انکے احکام سنیے۔

سفر خواہ جائز ہو یا ناجائز بے مشقت ہو جیسے ریل کا یا با مشقت جیسے پیادہ یا گھوڑے

عہ ترجمہ وہ چیزین جو صوم مین عارض ہوتی ہین جنمین آدمی کو روزہ نرکھنا معاف کر دیا جاتا ہی نو ہین جو لکھی جاتی ہین حمل اور ارضاع اور اکراہ اور سفر اور مرض اور جہاد اور بھوک اور پیاس اور بڑہاپا عہ سفر اور اسکی تعریف اور تحدید جلد دوم کے مقدمہ مین بیان ہو چکی اور جائز ناجائز کی مثال گذر چکی۔

وغیرہ کی سواری پر ہر حال مین روزہ نہ رکھنا جائز ہی مگر بے مشقت سفر مین مستحب یہی ہی
کہ روزہ رکھلے ہان اگر چند لوگ اسکے ہمراہ ہون اور وہ روزہ ترکھین اور تنہا
اسکے روزہ رکھنے مین کھانے وغیرہ کے انتظام مین ان لوگون کو تکلیف ہو
تو پھر گو مشقت بھی نہو تب بھی نہ رکھے۔

اگر کوئی مقیم رمضان مین بعد نیت صوم کے سفر کرے تو اسپر اس دن کا روزہ رکھنا
ضروری ہی لیکن اگر اس روزے کو فاسد کردے تو کفارہ نہوگا اسیطرح اگر کوئی مسافر
قبل نصف نہار کے مقیم ہو جائے اور ابھی تک کوئی فعل منافی صوم کے مثل کھانے
پینے وغیرہ کے اس سے صادر نہوا ہو تو اسکو بھی روزہ رکھنا ضروری ہی لیکن اگر
فاسد کردے تو کفارہ نہ دینا پڑے گا۔ (بحرالرائق)

اگر کوئی مسافر کسی مقام مین کچھ دنون ٹھہرنے کا ارادہ کرے گو پندرہ دن سے کم کی
نیت کی ہو پھر بھی جتنے دنون وہان ٹھہرے تو اسکو ان دنون مین روزہ نرکھنا
مکروہ ہے (ردالمحتار)

اگر کوئی مقیم بعد نیت صوم کے مسافر بنجائے اور تھوڑی دور جاکر کسی بھولی ہوئی چیز
کے لینے کو اپنے مکان واپس آئے اور وہان پہونچکر روزے کو فاسد کردے تو اس کو
کفارہ دینا ہوگا اس لیے کہ اُسپر اُسوقت مسافر کا اطلاق نہ تھا گو وہ ٹھہرنے کی نیت
سے نہ گیا تھا اور نہ وہان ٹھہرا۔

حمل حاملہ عورت کو روزہ نرکھنا جائز ہی بشرطیکہ اپنی یا اپنے بچے کی مضرت کا
گمان غالب ہو خواہ وہ گمان اسکا واقع کے مطابق نکلے یا نہین اگر کسی عورت کو بعد
نیت صوم کے اپنے حاملہ ہونیکا علم ہوا تب بھی اسکو روزے کا فاسد کردینا جائز ہی

صرف قضا لازم ہو گی۔

ارضاع یعنی دودھ پلانا جس عورت کے متعلق کسی بچے کا دودھ پلانا ہو خواہ وہ بچہ اُسی کا ہو یا کسی دوسرے کا باجرت پلاتی ہو یا مفت بشرطیکہ بچے کی مضرت کا گمان غالب ہو جیسا کہ اکثر مشاہدہ کیا گیا ہو کہ حالت صوم مین دودھ خشک ہو جاتا ہو بچہ بھوک کے سبب تڑپتا ہو اور کچھ حرارت بھی دودھ مین آجاتی ہو وہ بھی بچہ کو نقصان کرتی ہو ہان اگر مفت دودھ پلاتی ہو اور کوئی دوسرا دودھ پلانے والا مل جائے اور وہ بچہ بھی اُس سے پینے پر راضی ہو جائے تو پھر ایسی حالت مین اس کو روزہ نہ رکھنا جائز نہین بعض بچون کی عادت ہوتی ہو کہ ہر شخص کا دودھ نہین پیتے جس سے طبیعت مانوس ہو جاتی ہو اُسکے سوا دوسرے کی طرف التفات نہین کرتے اگرچہ بھوک سے مرجائین۔ (ردالمحتار وغیرہ)

جس دائی نے کہ عین رمضان کے دن دودھ پلانے کی نوکری کی ہو اُسکو اُسدن بھی روزہ نہ رکھنا جائز ہو گو اس سے پہلے صوم کی نیت کر چکی ہو۔

مرض اگر روزہ رکھنے سے کسی نئے مرض کے پیدا ہو جانے یا مرض موجود کے بڑھ جانیکا خوف ہو یا گمان ہو کہ صحت دیر مین حاصل ہو گی تو اسکو روزہ نہ رکھنا جائز ہو بشرطیکہ ان سب چیزون کا گمان غالب ہو صرف وہم و خیال پر فرض روزے کا ترک کر دینا جائز نہین۔ گمان غالب کی مثال ہم دے چکے ہین۔

ع بعض فقہا نے مثل علامۂ صدرالشریعۃ کے دائی کیلئے روزہ نہ رکھنے کی اجازت مین یہ شرط کی ہو کہ اسنے رمضان سے پہلے نوکری کی ہو رمضان کے بعد اگر نوکری کرے تو پھر اسکو اجازت نہین اسنے نوکری ہی کیون کی مگر یہ اکثر محققین فقہا کے خلاف ہو (ردالمحتار)

بعد روزے کی نیت کر لینے کے اگر کوئی مرض پیدا ہو جائے مثلاً کسی کو سانپ بچھو کاٹ لے یا بخار چڑھ آئے یا درد سر ہونے لگے تو اس دن کا روزہ رکھنا بھی ضروری نہین بلکہ اسکا فاسد کر دینا بہتر ہی **لیکن** اگر کوئی ایسا مرض ہو کہ جسمین اسنے خود اپنے کو مبتلا کیا ہو تو پھر روزہ نر کھنے یا رکھے ہوے روزے کو فاسد کر دینے کی اجازت نہین مثلاً کسی ایسی دوا یا غذا کا استعمال کرے جس سے کوئی مرض پیدا ہو جائے اور وہ اس دوا کا یہ اثر جانتا ہو **ضعف**[ع] ایسا کہ روزہ رکھنے سے عاجز ہو خواہ یہ ضعف بڑھاپے کے سبب سے ہو یا بیماری کے اور خواہ پھر قوت آنیکی امید ہو یا نہو فرق یہ ہو کہ جو ضعف بڑھاپے کے سبب سے ہو گا یا ایسی بیماری کے کہ جسمین صحت کی امید بالکل نر ہی ہو ایسے ضعف کے سبب سے جو روزہ قضا ہو گا اُسکے ہر روزے کی عوض مین ایک فدیہ یعنی ایک مقدار صدقۂ فطر کی واجب ہو گی خواہ اُسیوقت دیدی یا کچھ دنونکے بعد اکراہ[۲] یعنی مجبور کیا جانا جو شخص روزہ نر کھنے پر مجبور کیا جائے اسکو بھی شریعت نے روزہ نر کھنے کی اجازت دی ہو بشرطیکہ جان سے مار ڈالنے یا کسی عضو کے کاٹ لینے یا ضرب شدید کا خوف اسکو دلایا جائے اگر ان چیزونکا خوف اسکو نہ دلایا جائے بلکہ اس سے کہا جائے کہ اگر تم روزہ رکھو گے تو تم کو قید کر دینگے یا ایک دو طمانچے مارینگے یا شراب پلائینگے یا سور کا گوشت کھلائینگے تو ان صورتون مین اس کو روزہ نر کھنا جائز نہین اسلیے کہ سور کا گوشت شراب وغیرہ بوقت ضرورت حلال ہین۔ (ردالمحتار)

ع اکثر فقہانے اس مقام پر صرف بڑھاپے کو ذکر کیا ہو بیماری کے ضعف کو نہین لکھا مگر علامہ شامی نے قہستانی سے نقل کیا ہو کہ ایسی بیماری کے ضعف سے جس مین صحت کی مایوسی ہو چکی ہو اگر روزہ نر کھا جائے تو کفارہ لازم نہوگا بحر الرائق مین اسمین بھی تعمیم کی ہو کہ جب کسی کو ایسا عذر لاحق ہو جائے جس سے نجات کی امید نہ ہو تو ہر روزے کے عوض مین فدیہ دینا چاہیے ۱۲

خوفِ ہلاک یا نقصان عقل جس شخص کو کسی مشقت یا محنت کی وجہ سے روزہ رکھنے مین اپنی جان کے ہلاک ہوجانے یا عقل مین فتور آجانیکا خیال ہو اسکو بھی روزہ نرکھنا جائز ہو اگر بعد روزہ کی نیت کرلینے کے کوئی ایسی صورت پیش آجائے تب بھی اُسدن کا روزہ فاسد کرنا اسکے اختیار مین ہو صرف قضا اسکے ذمہ ہوگی **مثال**

(۱) گرمیون کے زمانہ مین روزے کی نیت کرنیکے بعد کسی شخص کو دہوپ مین کچھ کام کرنا پڑا خواہ کسی دوسرے کے مجبور کرنیسے یا اپنی ضرورت سے۔

جہاد اگر کسی کو یہ معلوم ہوجائے کہ رمضا مین کسی دشمن دین سے لڑنا پڑیگا اور اگر روزہ رکھے گا تو لڑائی مین نقصان آئیگا اسکو روزہ نرکھنا جائز ہو۔

اور اگر بعد نیت کرلینے کے ایسا واقعہ پیش آجائے تو اسکو اُس روزے کے فاسد کردینے کا اختیار ہے کفارہ نہ کرنا پڑے گا۔

بھوک جس شخص کو بھوک کا اسقدر غلبہ ہو کہ اگر کچھ نہ کھائے تو جان جاتی رہے یا عقل مین فتور آجائے اسکو بھی روزہ نرکھنا جائز ہو۔ بعد نیت کرلینے کے اگر ایسی حالت پیدا ہوجائے تب بھی اسکو اختیار ہو فاسد کردیگا تو کفارہ نہ لازم ہوگا صرف قضا واجب ہوگی

پیاس پیاس کی شدت مین بھی روزہ نرکھنا یا رکھے ہوئے روزے کا فاسد کردینا جائز ہو بشرطیکہ پیاس اُسی درجے کی ہو جس درجے کی بھوک مین شرط لیگئی۔

بیہوشی بیہوشی کی حالت مین بھی روزہ نرکھنا جائز ہو۔ مگر ان روزون کی قضا اسپر لازم ہوگی گو یہ بیہوشی رمضان بھر رہے

جسدن یا جسدن کی رات مین بیہوشی پیدا ہوئی ہو اُسدن کے سوا باقی تمام دنونکی

۵۴ ایک ماہ کامل بیہوشی کا رہنا اگرچہ ممکن نہین مگر احتیاطاً ایک صورت فرض کرکے اسکا حکم لکھدیا گیا ۱۲

قضا ضروری ہوگی اس خیال سے کہ اسنے اسدن روزہ کی نیت ضرور کی ہوگی اور کوئی امر مفسد صوم اُس سے ظہور مین نہین آیا پس وہ دن اسکا صوم مین شمار ہوگا ہان اگر وہ شخص صوم سے معذور تھا تو یہ سمجھکر کہ اسنے نیت نہ کی ہوگی وہ دن صوم مین شمار نہوگا اور اُس دن کی قضا اُسپر لازم ہوگی۔ اور اگر اُس کو اپنے نیت کرنے یا نکرنے کا حال معلوم ہو تو پھر اپنے علم کے موافق عمل کرے اگر نیت کرنے کا علم ہو تو اسدن کا روزہ قضا نکرے اور اگر نیت نہ کرنے کا علم ہو تو اُسدن کا بھی روزہ قضا کرے۔

جنون[۱۲] - کی حالت مین بھی روزہ نرکھنا معاف ہے خواہ جنون عارضی ہو یا اصلی اگر ایسا جنون ہو کہ رات دن مین کسی وقت افاقہ نہوتا ہو اُس زمانہ کے روزون کی قضا بھی لازم نہوگی اور اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہے خواہ رات کو یا دن کو تو پھر اُس کی قضا کرنا پڑے گی۔

مذکورۂ بالا اعذار مین سوا ضعف اور بیہوشی اور جنون کے تمام عذرون مین بعد انکے زائل ہو جانیکے قضا ضروری ہے فدیہ دینا درست نہین یعنی فدیہ دینے سے روزہ معاف نہوگا اور اگر وہ لوگ حالت عذر مین مرجائین تو اُنپر فدیہ کی وصیت کرجانا بھی لازم نہین نہ وارثونکو انکی طرف سے فدیہ دینے کی کچھ ضرورت ہان اگر بعد عذر کے زائل ہوجانے کے بے قضا رکھے ہوئے مرجائین تو اُن پر وصیت کرجانا ضروری ہے

۱۲ بعض فقہا نے جنون کے اصلی ہونے کی شرط لگی ہے گر ظاہر روایت مین یہ شرط نہین اصلی جنون وہ ہے جو بلوغ کے پہلے کا ہو عارضی وہ جو بلوغ کے بعد عارض ہوا ہو ۱۲ منہ فقہا کا اسمین اختلاف ہے بعض کا قول ہے کہ قضا کے لیے طلوع فجر سے نصف نہار تک افاقہ ضروری ہے اس سے کم افاقہ مین قضا نہ واجب ہوگی مگر ظاہر روایت مین وہی قول ہے جسکو ہم نے اختیار کیا احتیاط بھی اُسی مین ہے ۱۲ (رد المحتار)

اور اگر انکے وارث انکی طرف سے بغیر وصیت کے احساناً فدیہ دیدین تو اُنکا گناہ معاف ہو جائے گا۔

ضعف کی حالت مین صرف فدیہ دینا ضروری ہے قضا نہین۔

بیہوشی کے سبب سے جو روزے قضا ہوئے ہون اُن کی قضا ضروری ہے ہان روز اول کی قضا ضروری نہین بشرطیکہ اس دن کے نیت کرنے نکرنے کا حال معلوم نہو یا نیت کرنے کا حال معلوم ہو۔

جنون کے سبب سے جو روزے قضا ہوے ہون اُن مین نہ قضا کی ضرورت نہ فدیہ کی ہان اگر کسی وقت افاقہ ہو جاتا ہو تو پھر اُسدن کی قضا ضروری ہو گی۔

قضا اور کفارے کے مسائل

قضا کے روزون کا علی الاتصال رکھنا ضروری نہین خواہ رمضان کے روزونکی قضا ہو یا اور کسی قسم کے روزون کی۔

قضا کے روزون کا معًا عذر زائل ہوتے ہی رکھنا بھی ضروری نہین اختیار ہے جب چاہے رکھے نماز کی طرح اس مین ترتیب بھی فرض نہین ادا کے روزے بیقضا روزون کے رکھے ہوے رکھ سکتا ہے۔

کفارے کے روزے کئی قسم کے ہین یہان ہم صرف رمضان کے کفارے کو بیان کرتے ہین۔

ایک روزے کے کفارے مین ایک غلام آزاد کرنا چاہیے اگر یہ ممکن نہو عدم استطاعت کے سبب سے یا اُس مقام پر غلام نہ ملنے کی وجہ سے تو ساٹھ روزے رکھنا واجب ہے اگر کسی وجہ سے ساٹھ روزے بھی نہ رکھ سکے تو ساٹھ محتاجون کا کھانا کھلانا واجب ہے

اُن ساٹھ روزون کا علی الاتصال رکھنا ضروری ہی درمیان مین کوئی دن ناغہ نہونے پائے اور اگر کسی وجہ سے کوئی دن ناغہ ہوجائے تو پھر نئے سر سے شروع کرنا ہوگا جسقدر روزے رکھ چکا ہو انکا حساب نہوگا ہان اگر کسی عورت کو حیض آجائے اور اس سبب سے درمیان کے روزے ناغہ ہوجائین تو اُسکا یہ ناغہ معاف ہوگا اور بعد حیض کے صرف اسی قدر روزے رکھنا ضروری ہونگے جتنے باقی رہگئے ہین بہتر یہ ہی کہ پہلے قضا کے روزے رکھے جائین اُسکے بعد علی الاتصال کفارے کے روزے۔ اگر کوئی پہلے کفارے کے روزے رکھ لے اسکے بعد قضا کے روزے رکھے یا قضا کا روزہ رکھنے کے کچھ دن بعد کفارے کے روزے رکھے تب بھی جائز ہی سوا جماع کے اور کسی سبب سے اگر کفارہ واجب ہوا ہو اور ایک کفارہ ادا نکرنے پایا ہو کہ دوسرا واجب ہوجائے تو ان دونون کیلئے ایک ہی کفارہ کافی ہی۔ اگرچہ دونون کفارے دو رمضانون کے ہون ہان جماع کے سبب سے جو روزے فاسد ہوے ہون ہر ایک کا کفارہ علحدہ رکھنا ہوگا اگرچہ پہلا کفارہ نہ ادا کیا ہو۔

اگر کوئی شخص کفارے کے تینون طریقون پر قادر ہو یعنی غلام بھی آزاد کرسکتا ہو ساٹھ روزے بھی رکھ سکتا ہو ساٹھ محتاجون کو کھانا بھی کھلا سکتا ہو تو جو طریقہ اُسپر زیادہ شاق ہو اُسکو اُسی کا حکم دینا چاہیے اس لیے کہ کفارے سے مقصود زجر اور تنبیہ ہی اور جب شاق نہو الو کچھ تنبیہ نہوگی۔

صاحب بحر الرائق لکھتے ہین کہ اگر کسی بادشاہ پر کفارہ واجب ہوا ہو تو اُسکو غلام کے آزاد کرنے یا ساٹھ محتاجون کے کھانا کھلانے کا حکم ندینا چاہیے کیونکہ یہ چیزین اسکے نزدیک کچھ دشوار نہین انسے کچھ بھی تنبیہ اسکو نہوگی بلکہ ساٹھ روزے رکھنے کا حکم دینا

چاہیئے کہ اسپر گران گذرے اور آیندہ پھر رمضان کے روزے کو اسطرح فاسد نہ کرے

روزے کے متفرق مسائل

(۱) جن لوگون مین روزے کے صحیح ہونے اور واجب ہونیکی شرطین پائی جاتی ہون اور کسی وجہ سے انکا روزہ فاسد ہوگیا ہو انپر واجب ہے کہ جسقدر دن باقی ہو اسمین کھانے پینے جماع وغیرہ سے اجتناب کرین اور اپنے کو روزہ دارون کے مشابہ بنائین۔ مثال (۱) کسی نے عمداً روزے کو فاسد کردیا (۲) یوم شک مین روزہ نہ رکھا گیا اور بعد مین معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا (۳) بخیال رات باقی ہونیکے سحور کھائی گئی اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ رات نہ تھی۔

(۲) جس شخص مین دن کے اول وقت شرائط وجوب یا صحت کے نہ پائے جاتے ہون اور اس وجہ سے اُسنے روزہ نہ رکھا ہو مگر بعد نصف نہار کے شرائط پائے جائین تو اُسکو مستحب ہے کہ جسقدر دن باقی رہگیا ہو اسمین کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کرے۔ مثال کوئی مسافر بعد نصف نہار کے مقیم ہو جائے (۲) کسی عورت کا حیض یا نفاس بعد نصف نہار کے بند ہو جائے (۳) بعد نصف نہار کے کسی مجنون یا بیہوش کو افاقہ ہو جائے (۴) کوئی مریض بعد نصف نہار کے شفا پا جائے (۵) کسی شخص نے بحالت اکراہ روزہ فاسد کردیا ہو اور بعد نصف نہار کے اسکی مجبوری جاتی رہے (۶) کوئی نابالغ بعد نصف نہار کے بالغ ہو جائے (۷) کوئی کافر بعد نصف نہار کے اسلام لائے۔ ان سب لوگون کو باقی دن مین مثل روزہ دارونکے کھانے پینے وغیرہ سے اجتناب کرنا مستحب ہے اور اُسدن کی قضا ان پر ضروری ہوگی سوا نابالغ اور کافر کے۔

(۳) جو نفل روزہ قصداً شروع کیا گیا ہو بعد شروع کرچکنے کے اسکا تمام کرنا ضروری ہے

اور درصورت فاسد ہوجانیکے اسکی قضا ضروری ہے خواہ قصداً فاسد کرے یا بے قصد فاسد ہوجائے

(۴) حیض آنے سے روزہ فاسد ہوجاتا ہے۔ (رد المحتار)

(۵) اگر عیدین یا ایام تشریق (ذیحجہ کی ۱۱-۱۲-۱۳-تاریخ) مین کوئی شخص صوم کی نیت کرے تو اس صوم کا تمام کرنا اسپر ضروری نہوگا اور درصورت فاسد ہوجانیکے اسکی قضا لازم نہوگی بلکہ اسکا فاسد کردینا واجب ہے اسلیے کہ ان ایام مین روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے

(۶) صحیح یہ ہے کہ نفل روزے کا بھی بغیر عذر کے افطار کرنا جائز نہین ہان اسقدر فرق ہے کہ نفل مین خفیف عذر کے سبب سے بھی افطار کرنا جائز ہے بخلاف فرض کے مثلاً روزہ دار کسیکی دعوت کرے اور مہمان بغیر اسکی شرکت کے کھانا نہ کھائے یا رنجیدہ ہوجائے تو ایسی حالت مین اگر اسکو اپنے نفس پر کامل وثوق ہو کہ اسکی قضا رکھ لیگا تو نفل روزہ توڑ ڈالے ورنہ نہین (رد المحتار)

(۷) عورت کو بے رضامندی شوہر کے سوا رمضان کے روزونکے اور کوئی روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے اور اگر روزہ رکھ لینے کے بعد شوہر اسکے فاسد کردینے کا حکم دے تو توڑ ڈالنا ضروری ہے پھر اسکی قضا بے اسکی اجازت کے نہ رکھے (بحر الرائق)

(۸) غلام بھی عورت کے حکم مین ہے کہ بے اجازت اپنے آقا کے نفل روزہ رکھنا اسکو جائز نہین

ع ۵ بعض فقہا نے مثل صاحب در مختار کے اس مسئلے مین تحقیق کی ہے کہ اگر شوہر کو کوئی نقصان ہو یعنی جماع مین اسکے خلل واقع ہوتا ہو تو اسکو منع کرنیکا اختیار ہے ورنہ نہین مثلاً بیمار ہو یا کہین سفر مین مگر صاحب بحر الرائق اور نیز اور فقہا نے تعمیم کی ہے صاحب بحر الرائق نے یہ بھی کہا ہے کہ روزہ نہ رکھنے دینے کی غرض صرف جماع مین منحصر نہین روزے سے لاغری بھی ہو جاتی ہے ممکن ہے کہ اسکو محفوظ رکھنا مد نظر ہو علامہ شامی نے اسکا یہ جواب دیا ہے کہ ایک روزے سے لاغری نہین آسکتی مگر یہ نہین لکھا کہ آخر کے روزونکے بعد لاغری آتی ہے کہ شوہر کو منع کرنیکا اختیار ہو اسلیے ہمکو صاحب بحر کا قول قواعد کے زیادہ مناسب معلوم ہوا اور اسی کو ہم نے اختیار کیا

(۹) شوال کے چھ روزون کا درمیان مین فصل دیدے کر رکھنا مستحب ہی اور اگر فصل نہ کیا جائے تب بھی جائز ہے۔

(۱۰) اگر کوئی شخص ایام ممنوعہ کے روزونکی نذر کرے یا یہ نذر کرے کہ مین پورے ایک سال کے روزے رکھونگا تو اسکو چاہیے کہ ایام ممنوعہ کے روزے نہ رکھے ہان اسکے بدلے دوسرے دنون مین رکھ لے اسلیے کہ نذر کا پورا کرنا واجب ہی نذر کے الفاظ چونکہ قسم کا بھی احتمال رکھتے ہین یعنی جن الفاظ سے نذر کا مضمون ادا کیا جاتا ہی انھین الفاظ سے قسم کا بھی مضمون ادا ہو سکتا ہی اسلیے باعتبار نیت متکلم کے فقہانے اسکی چھ صورتین لکھی ہین (۱) کچھ نیت نکرے (۲) صرف نذر کی نیت کرے (۳) نذر کے ہونے اور قسم کے نہونے کی نیت کرے۔ ان تینون صورتون مین صرف نذر ہوگی (۴) قسم کے ہونے اور نذر کے نہونے کی نیت کرے۔ اس صورت مین صرف قسم ہوگی (۵) نذر اور قسم دونون کی نیت کرے (۶) قسم کی نیت کرے نذر کا خیال ہی دل مین نہ آئے ان دو صورتون مین نذر اور قسم دونون ہونگی۔

ف نذر اور قسم مین فرق یہ ہی کہ قسم کے روزون کو اگر فاسد کردے تو قسم کا کفارہ دینا پڑیگا اور اگر عمر بھر نہ رکھے تو اسکے کفارے کی وصیت کرجانا اسپر ضروری ہی بخلاف نذر کے کہ اسکے روزون کے فاسد کرنے مین صرف قضا لازم ہوتی ہی کفارہ نہین لازم ہوتا ہان وصیت کرنا اس مین بھی ضروری ہی۔

(۱۱) اگر کوئی شخص کسی غیر معین مہینے کے روزون کی نذر کرے اسپر تیس دن کے روزے علی الاتصال رکھنا واجب ہونگے اور اگر اس مہینے مین ایام ممنوعہ آجائین تو انمین روزہ نہ رکھے اور پھر نئے سرے تیس روزے رکھے پہلے جسقدر روزے رکھ چکا ہے

اُن کا حساب نہ ہوگا (ردالمحتار وغیرہ)
نذر کی دو قسمین ہین معلق اور غیر معلق معلق وہ نذر جسمین کسی شرط کا اعتبار کیا گیا ہو خواہ وہ شرط مقصود ہو جیسے کوئی مریض کہے کہ اگر مجھکو اس مرض سے صحت ہو جائے تو مین اتنے روزے رکھونگا یا غیر مقصود جیسے کوئی کہے کہ اگر مین نماز نہ پڑھون تو اسقدر روزے رکھونگا نذر غیر معلق کسی زمانے یا کسی جگہ کے ساتھ خاص نہین ہوتی اگرچہ متکلم تخصیص کرلے مثال (۱) کوئی شخص یہ نذر کرے کہ مین جمعہ کے دن روزہ رکھونگا اور وہ دوشنبے کے دن رکھ لے تب بھی نذر پوری ہو جائیگی (۲) کوئی شخص نذر کرے کہ مین مکہ معظمہ مین روزے رکھونگا اور وہ اپنے گھر ہی مین رکھ لے تب بھی جائز ہے نذر غیر معلق کے روزونمین البتہ اُس شرط کی پابندی کرنا ہوگی جسکا اسمین لحاظ کیا گیا ہو جو شخص یہ نذر کرے کہ مین اگر فلان مقصد مین کامیاب ہو جاؤن تو اسقدر روزے رکھونگا اور قبل کامیابی کے روزے رکھ لے تو درست نہین یعنی اُسکی نذر پوری نہو گی اور بعد کامیابی کے اُسکو پھر روزے رکھنا ہونگے نذر اور قسم کے احکام یہان ہمنے بہت مختصر لکھے ایسلئے کہ نذر اور قسم کے احکام انشاءاللہ مستقل عنوان سے اپنے مقام پر ذکر کیے جائینگے۔

اعتکاف کا بیان

اعتکاف کے معنی لغت مین کسی جگہ ٹھہرنا اور اصطلاح شریعت مین مسجد کے اندر ٹھہرنا چونکہ اعتکاف رمضان کے اخیر عشرے مین سنت موکدہ ہے گویا رمضان کا مہینا اعتکاف ہی پر ختم کیا جاتا ہے اس مناسبت سے ہم صوم کا بیان اعتکاف کے ذکر پر ختم کرتے ہین واللہ الموفق۔
یہ ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ رمضان کا مہینہ خاصکر عبادات کیلئے زیادہ موزون ہے اسی وجہ سے

نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے مین بہ نسبت اور مہینونکے عبادت کا زیادہ اہتمام فرماتے تھے خصوصاً عشرۂ اخیرہ مین اس مضمون کی ایک صحیح حدیث بالفاظہ ہم نقل کر چکے ہین اسی اخیر عشرے مین آپ اعتکاف بھی فرماتے تھے عشرۂ اخیرہ کی تخصیص کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ لیلۃ القدر اکثر اسی عشرے مین ہوتی ہے جسکی نسبت قرآن مجید مین وارد ہوا ہے کہ وہ ہزار مہینون سے بہتر ہے اسکے علاوہ یہ زمانہ ماہ مبارک کا اخیر ہوتا ہے اور قاعدے کی بات ہے کہ جب کوئی عزیز کہین جانے لگتا ہے اور اسکے جلد واپس آنے کی امید نہین ہوتی تو اسکے پاس زیادہ نشست وبرخاست کیجاتی ہے اور اسکی دلجوئی اور رضا طلبی مین اور بھی زیادہ کوشش کیجاتی ہے یہی وجہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے اخیری رمضان مین بیس دن اعتکاف فرمایا آپ جانتے تھے کہ اب میری عمر آخر ہو چکی اور آیندہ سال مین یہ عزیز اور مبارک مہینا مجھکو نہ ملیگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اعتکاف ایسا مرغوب تھا کہ ایک مرتبہ کسی مصلحت سے اخیر عشرے مین اعتکاف نہ فرما سکے تو بجائے اسکے شوال مین دس دن اعتکاف فرمایا۔

اعتکاف کی حکمتین علما نے بہت کچھ بیان کی ہین منجملہ اسکے یہ کہ جب مسجد مین رہیگا تو بڑی بات یہ ہوگی کہ ہر وقت کی نماز جماعت سے ملیگی اور دوسرے اور لغویات سے بھی بچیگا

ع امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک لیلۃ القدر صرف رمضان مین ہوتی ہو مگر کسی عشرہ اور کسی تاریخ کیساتھ خاص نہین کسی رمضان مین کسی تاریخ اور کسی مین کسی تاریخ اور جن احادیث سے کہ اسکا عشرۂ اخیر مین ہونا معلوم ہوتا ہے ان احادیث کا یہ جواب دیا گیا ہے کہ وہ صرف اسی رمضان کا حال ہے جسمین وہ حدیث ارشاد ہوئی (رد المحتار) گرچہ نکہ عشرۂ اخیرہ کی نسبت احادیث بہت ہین اسلیے اسمین اکثر ہونیکا انکار نہین ہو سکتا ابن عربی فتوحات مین لکھتے ہین کہ رمضان [illegible] بھی نہین عـہ حق تعالی نے آپکو اسکی خبر دیدی تھی چنانچہ ایک مرتبہ آپنے اشارہ فرمایا تھا کہ ایک بندے کو اللہ نے دنیا و آخرت مین اختیار دیا تو اسنے آخرت کو اختیار کر لیا اس رمز کو حضرت ابوبکر صدیق رضی سمجھ گئے اور بہت روئے اور صحابہ نے تعجب کیا کہ اسمین رونے کی کیا بات تھی مگر آپ کی وفات کے بعد سب کو معلوم ہو گیا کہ اس حدیث مین آپنے اپنا ہی حال بیان فرمایا تھا اسوقت حضرت شیر خدا رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابوبکر کو ہم سب سے زیادہ علم تھا ۱۲ (بخاری) عـہ وہ مصلحت یہ تھی کہ اخیر عشرہ آپکی اجازت سے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے بھی مسجد مین اپنے اعتکاف کیلئے ایک خیمہ نصب کیا انکو دیکھکر ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا نے بھی اپنے لیے ایک خیمہ نصب کیا صبح کو جب آپ نے یہ حال دیکھا تو فرمایا کہ کیا لیا اس (خیمہ) مین اعتکاف کرنے کو اچھا سمجھے ہو پھر آپنے اعتکاف ترک کر دیا (بخاری) مقصود یہ تھا کہ عورتین آپس مین ایسا نہ کرین

جو مسجد مین نہین ہو سکتے مجھے سخت افسوس اور رنج ہوتا ہی جب یہ خیال کرتا ہون کہ اعتکاف جیسی پسندیدہ عبادت اور مرغوب سنت اس زمانے مین یک قلم ترک ہو گئی مسلمانون کی بڑی بڑی بستیون مین بھی ایک آدمی اعتکاف کرنیوالا نہین ملتا افسوس کوئی اپنے نبی کی ایسی پسندیدہ سنت کو اس بے پروائی سے ترک کرتا ہی میرا افسوس اور بھی زیادہ بڑھ جاتا ہی جب دیکھتا ہون کہ اہل کتاب یہود و نصاریٰ اور مشرکین ہند کیسی کیسی سخت عبادتین نہایت سرگرمی سے ادا کرتے ہین۔ یہ مانا کہ اعتکاف سنت مؤکدہ عینیہ نہین ہی مگر کیا اس سے یہ نتیجہ نکالا جا سکتا ہی کہ بالکل اسے ترک ہی کر دیا جائے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون میرا یہ مطلب نہین کہ ہر شخص اپنی دینی دنیاوی ضرورتون کو ترک کر دے اور ہمہ تن اعتکاف مین مشغول ہو جائے نہین جو لوگ بالکل بیکار رہتے ہین وہ گو نہ ترک کرین عمر بھر مین بھی ایک آدھ دفعہ کر لیا کرین۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ یہ تھی کہ رمضان کے اخیر عشرے مین اعتکاف فرماتے تھے جہان رمضان کا اخیر عشرہ آتا تو آپ کیلئے مسجد مقدس مین ایک جگہ مخصوص کر دیجاتی اور وہان آپ کیلئے کوئی پردہ چٹائی وغیرہ کا ڈال دیا جاتا یا کوئی چھوٹا سا خیمہ نصب ہو جاتا اور بیسوین تاریخ کو فجر کی نماز پڑھکر آپ وہان چلے جاتے تھے اور عید کا چاند دیکھکر وہان سے باہر تشریف لاتے تھے اس درمیان مین برابر آپ وہین اکل و شرب فرماتے وہین سوتے آپکی ازواج طاہرات مین جسکو آپکی زیارت مقصود ہوتی وہین چلی جاتین اور تھوڑی دیر بیٹھکر چلی آتین بغیر کسی شدید ضرورت کے آپ وہان سے باہر تشریف لاتے ایک مرتبہ آپکو سر صاف کرانا مقصود تھا اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ایام معہودہ سے تھین تو آپنے اپنا سر مبارک کھڑکی سے باہر کر دیا اور ام المومنین نے ملکر صاف کر دیا (صحیح بخاری وغیرہ)

اعتکاف کے مسائل

(۱) اعتکاف کیلئے تین چیزین ضروری ہین (۱) مسجد مین ٹھہرنا خواہ اُس مسجد مین پنجوقتی نمازین ہوتی ہون یا نہین (۲) نیت اعتکاف ٹھہرنا بے قصد و ارادہ ٹھہر جانیکو اعتکاف نہین کہتے چونکہ نیت کے صحیح ہونے کیلئے نیت کرنیوالے کا مسلمان اور عاقل ہونا شرط ہے لہذا عقل اور اسلام کا شرط ہونا بھی نیت کے ضمن مین آگیا (۳) حیض و نفاس سے خالی اور پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا جس اعتکاف مین کہ صوم شرط ہے اسمین حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط صحت ہے اسلیے کہ ان دونون سے خالی ہونا صوم کی صحت مین شرط ہے اور جس اعتکاف مین صوم شرط نہین اسمین حیض و نفاس سے خالی ہونا شرط صحت نہین بلکہ شرط حلت ہے اور حیض و نفاس سے پاک ہونا اور جنابت سے پاک ہونا تو کسی اعتکاف مین شرط صحت نہین بلکہ شرط حلت ہے شرط صحت اور شرط حلت مین فرق یہ ہے کہ شرط صحت کے نہ پائے جانیسے اعتکاف ہی صحیح نہوگا لہذا اگر کسی نے اعتکاف کی نذر کی ہو یا قسم کھائی ہو تو اُسکی نذر اور قسم پوری نہوگی۔ اور شرط حلت کے نہ پائے جانیسے گو ایک فعل حرام کا ارتکاب ہوگا مگر اعتکاف فی نفسہ صحیح اور درست ہو جائیگا نذر کرنیوالے کی نذر اور قسم کھانیوالے کی قسم پوری ہو جائیگی۔ بالغ ہونا یا مرد ہونا اعتکاف کیلئے شرط نہین نابالغ مگر سمجھدار اور عورت کا اعتکاف درست ہے۔

عہ بعض فقہانے مسجد جماعت کی شرط کی ہے یعنی وہ مسجد جسمین امام اور مؤذن مقرر ہو بعض نے یہ شرط کی ہے کہ اسمین پنجوقتی نمازین ہوتی ہون مگر صاحبین یعنی امام محمد اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہر مسجد مین اعتکاف درست ہے اسی کی اکثر علما نے تائید کی اور اس زمانے مین بھی یہی فتوی ہے ۱۲ (در المختار) عہ خالی ہونے اور پاک ہونے مین یہ فرق ہے کہ جب عورت کا حیض یا نفاس بند ہو جائیگا تو وہ حیض یا نفاس سے خالی سمجھی جائیگی (اور روزہ کے صحیح ہونے کیلئے اسیقدر ضروری ہے) مگر پاک اسوقت ہوگی جب غسل کرے اور کوئی عذر ہو تو تیمم ۱۲ عہ فعل حرام سے مراد مسجد مین جانا کہ حدث اکبر کی حالت مین جائز نہین اور اعتکاف بے اسکے ہو نہین سکتا ۱۲

(۲) سب سے افضل وہ اعتکاف ہی جو مسجد حرام یعنی کعبۂ مکرمہ مین کیا جائے اسکے بعد مسجد نبوی کا اسکے بعد مسجد بیت المقدس کا اُسکے بعد اُس جامع مسجد کا جسمین جماعت کا انتظام ہو اگر جامع مسجد مین جماعت کا انتظام نہو تو محلے کی مسجد اسکے بعد وہ مسجد جس مین زیادہ جماعت ہوتی ہو۔

(۳) عورتون کو اپنے گھر کی مسجد مین اعتکاف کرنا بہتر ہو اور کسی دوسری مسجد مین مکروہ تنزیہی ہو۔

(۴) اعتکاف کی تین قسمین ہین۔ واجب سُنت مؤکدہ مستحب

واجب ہو اگر نذر کی جائے نذر خواہ غیر معلق ہو جیسے کوئی شخص بے کسی شرط کے اعتکاف کی نذر کرے یا معلق جیسے کوئی شخص یہ شرط کرے کہ اگر میرا فلان کام ہو جائے گا تو مین اعتکاف کرونگا۔

سُنت مؤکدہ ہو رمضان کے اخیر عشرے مین اس عشرے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بالالتزام اعتکاف کرنا احادیث صحیحہ مین منقول ہو۔

مستحب ہو رمضان کے اخیر عشرے کے سوا اور کسی زمانے مین خواہ وہ رمضان کا پہلا دوسرا عشرہ ہو یا اور کوئی مہینا۔

(۵) اعتکاف واجب کیلئے صوم شرط ہی جب کوئی شخص اعتکاف کریگا تو اُسکو روزہ رکھنا بھی ضروری ہوگا بلکہ اگر یہ بھی نیت کرے کہ مین روزہ نہ رکھون گا تب بھی اُسکو روزہ

ع گو احادیث سے معلوم ہوتا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ازواج طاہرات نے اعتکاف کیا جس سے معلوم ہوا کہ عورتون کا اعتکاف فی نفسہ ایک امر جائز ہو مگر بہت ایسی مباح چیزین ہین جو کسی عارضی فساد کے سبب سے ناجائز ہو جاتی ہین عورتون کو مسجد مین اعتکاف کرنیکی خرابیان ظاہر ہین مسجد مین اگر پردہ ڈالا جائے تو جگہ نرکے گی اسکی ممانعت ہو جیسا کہ جہل آثار سے معلوم ہوگا اور پردہ نہ ڈالا جائیگا تو بے ستری ہوگی ہر قسم کے لوگ مسجد مین آتے ہین فساد کا خوف ہو اسی سبب سے حضرت عائشہ نے فرمایا ہو کہ اگر اس زمانہ کی حالت نبی صلی اللہ علیہ وسلم دیکھتے تو ضرور عورتون کو مسجد مین جانے سے منع کر دیتے ۱۲ ۔

رکھنا لازم ہوگا اسی وجہ سے اگر کوئی شخص صرف راتکے اعتکاف کی نیت کرے تو وہ لغو
سمجھی جائیگی کیونکہ رات روزیکا محل نہین ہان اگر رات دن دونوںکی نیت کرے یا صرف کئی
دنونکی تو پھر رات مین ضمناً داخل ہوجائیگی اور رات کو بھی اعتکاف کرنا ضروری ہوگا اور اگر صرف
ایک ہی دن کے اعتکاف کی نذر کرے تو پھر رات ضمناً بھی داخل نہوگی۔ روزیکا خاص اعتکاف
کیلئے رکھنا ضروری نہین خواہ کسی غرض سے روزہ رکھا جائے اعتکاف کیلئے کافی ہے مثلاً کوئی
شخص رمضان مین اعتکاف کی نذر کرے تو رمضان کا روزہ اس اعتکاف کیلئے بھی کافی ہے ہان
اُس روزے کا واجب ہونا ضروری ہے نفل روزہ اسکے لیے کافی نہین مثلاً کوئی شخص نفل
روزہ رکھے اور بعد اسکے اُسی دن اعتکاف کی نذر کرے تو صحیح نہین اگر کوئی شخص رمضان کے
اعتکاف کی نذر کرے اور اتفاق سے رمضان مین نکر سکے تو کسی اور مہینے مین اُسکے بدلے
کر لینے سے اسکی نذر پوری ہوجائیگی مگر علی الاتصال روزے رکھنا اور اُنمین اعتکاف کرنا ضروری ہوگا
(۶) اعتکاف مسنون مین تو روزہ ہوتا ہی ہے اسلیے اسکے واسطے شرط کرنے کی ضرورت نہین
(۷) اعتکاف مستحب مین روزہ شرط نہین۔
(۸) اعتکاف واجب کم سے کم ایک دن ہوسکتا ہے اور زیادہ جسقدر نیت کرے اور
اعتکاف مسنون ایک عشرہ اسلیے کہ اعتکاف مسنون رمضان کے اخیر عشرہ مین ہوتا ہے اور
اعتکاف مستحب کیلیے کوئی مقدار مقرر نہین ایک منٹ بلکہ اس سے بھی کم ہوسکتا ہے۔
(۹) حالت اعتکاف مین دو قسم کے افعال حرام ہین یعنی انکے ارتکاب سے اگر اعتکاف واجب
یا مسنون ہے تو فاسد ہوجائیگا اور اسکی قضا کرنا پڑیگی اور اگر اعتکاف مستحب ہے تو ختم
ہوجائیگا اسلئے کہ اعتکاف مستحب کیلئے کوئی مدت مقرر نہین۔
پہلی قسم معتکف سے بے ضرورت باہر نکلنا ضرورت عام ہے خواہ طبعی ہو یا شرعی طبعی جیسے

پاخانہ پیشاب غسل جنابت بشرطیکہ مسجد مین غسل ممکن نہو مسجد مین غسل ممکن ہونیکی دوصورتین
ین مسجد مین غسلخانہ یا حوض وغیرہ بنا ہو یا کوئی ظرف اسقدر بڑا ہو جسمین بیٹھکر نہائے اور مسجد مین
غسل کا پانی نہ گرنے پائے کھانا کھانا بھی ضرورت طبعی مین داخل ہے بشرطیکہ کوئی شخص
کھانا لانیوالا نہو شرعی ضرورت جیسے جمعہ اور عیدین کی نماز یا پنجوقتی نماز کی جماعت
جس ضرورت کیلئے اپنے معتکف سے باہر جائے بعد اُس سے فارغ ہونیکے وہان قیام
نکرے اور جہانتک ممکن ہو ایسی جگہ اپنی ضرورت رفع کرے جو اُسکے معتکف سے زیادہ
قریب ہو مثلاً پاخانہ کیلئے اگر جائے اور اُسکا گھر دور ہو اور اُسکے کسی دوست وغیرہ کا گھر قریب ہو
تو وہین جائے ہان اگر اسکی طبیعت اپنے گھر سے مانوس ہو دوسری جگہ جانیسے اسکی ضرورت
رفع نہو تو پھر جائز ہے اگر جمعہ کی نماز کیلئے کسی مسجد مین جائے اور بعد نماز کے وہین ٹھہر جائے
اور وہین اعتکاف کو پورا کرے تب بھی جائز ہے مگر مکروہ ہے -
بھولے سے بھی اپنے معتکف کو ایک منٹ بلکہ اس سے کم بھی چھوڑ دینا جائز نہین -
جو عذر کثیر الوقوع نہون انکے لیے بھی اپنے معتکف کو چھوڑ دینا جائز نہین مثلاً کسی مریض کی
عیادت کیلئے یا کسی ڈوبتے ہوئے کے بچانے کو یا آگ بجھانے کو یا مسجد کے گرنیکے خوف سے
گو ان صورتون مین معتکف سے نکلجانا گناہ نہین بلکہ جان بچانیکی غرض سے ضروری ہے
مگر اعتکاف قائم نہ رہیگا اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت کیلئے نکلے اور اس درمیان مین
خواہ ضرورت رفع ہونیکے پہلے یا اسکے بعد کسی مریض کی عیادت کرے یا نماز جنازہ مین
شریک ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہین (بحر وغیرہ)
جمعے کی نماز کیلئے ایسے وقت جانا جائز ہے کہ تحیۃ المسجد اور سنت جمعہ وہان پڑھسکے اور بعد نماز کے بھی
سنت پڑھنے کیلئے ٹھہرنا جائز ہے اسقدر وقت کا اندازہ اُس شخص کی رائے پر چھوڑ دیا گیا (ردالمختار)

اندازہ غلط ہوجائے یعنی کچھ پہلے سے پہونچ جائے تو کچھ مضائقہ نہین۔
اگر کوئی شخص زبردستی معتکف سے باہر نکال دیا جائے تب بھی اسکا اعتکاف قائم رہیگا
مثلاً کسی جرم مین حاکم وقت کی طرف سے وارنٹ جاری ہوا ور سپاہی اسکو گرفتار کرلیجائین
یا کسی کا قرض چاہتا ہوا ور وہ اسکو باہر نکال لے اسی طرح اگر کسی شرعی یا طبعی ضرورت سے
کوئی قرضخواہ روکلے یا بیمار ہوجائے اور پھر معتکف تک پہنچنے مین کچھ دیر ہوجائے تب بھی اعتکاف قائم رہیگا
دوسری قسم جماع وغیرہ کرنا خواہ عمداً کیا جائے یا سہواً اعتکاف کا خیال نرہینے کے
سبب سے مسجد مین کیا جائے یا مسجد سے باہر ہر حال مین اعتکاف باطل ہوجائیگا۔ جو
افعال کر غالباً باعث جماع ہوجاتے ہین مثل بوسہ لینے یا مباشرت فاحشہ وغیرہ کے وہ بھی
حالت اعتکاف مین ناجائز ہین مگر انسے اعتکاف باطل نہین ہوتا تا وقتیکہ منی نہ خارج ہوہان
اگر ان افعال سے منی کا خروج ہوجائے تو پھر اعتکاف فاسد ہوجائیگا صرف خیال اور
فکر سے اگر منی خارج ہوجائے تو اعتکاف فاسد نہوگا۔
(۱۰) حالت اعتکاف مین بے ضرورت کسی دنیاوی کام مین مشغول ہونا مکروہ تحریمی ہر
مثلاً بے ضرورت خرید وفروخت یا تجارت کا کوئی کام کرنا ہان ہو کام نہایت ضروری ہو
مثلاً گھر مین کھانے کو نہوا ور اسکے سوا کوئی دوسرا شخص قابل اطمینان خریدنے والا نہو ایسی
حالتمین خرید وفروخت کرنا جائز ہی مگر مبیع کا مسجد مین لانا کسی حال مین جائز نہین بشرطیکہ
اسکے مسجد مین لانے سے مسجد کے خراب ہوجانے یا جگہ رک جانے کا خوف ہو ہان اگر مسجد کے خراب
ہونے یا جگہ رک جانے کا خوف نہو تو پھر جائز ہو (ردالمحتار)
حالت اعتکاف مین بالکل چپ بیٹھنا بھی مکروہ تحریمی ہو ہان بری باتین زبان سے نہ نکالے
جھوٹ نہ بولے غیبت نکرے بلکہ قرآن مجید کی تلاوت یا کسی دینی علم کے پڑھنے پڑھانے

یا کسی اور عبادت مین اپنے اوقات صرف کرے مقصود یہ کہ چپ بیٹھنا کوئی عبادت نہین الحمد للہ کہ صیام کا بیان اور اُسکے احکام ختم ہوگئے اب مین چالیس احادیث روزے کے متعلق نقل کرتا ہون۔

چہل حدیث صیام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(۱) عن طلحة بن عبد الله یقول جاء رجل الی رسول الله صلی الله علیه وسلم من اهل نجد ثائر الراس نسمع دوی صوته ولا نفقه ما یقول حتی دنا فاذا هو یسأل عن الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم خمس صلوات فی الیوم واللیلة فقال هل علی غیرها قال لا الا ان تطوع قال رسول الله صلی الله علیه وسلم وصیام رمضان قال هل علی غیرها قال لا الا ان تطوع قال وذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الزکوة قال هل علی غیرها قال لا الا ان تطوع قال فادبر الرجل وهو یقول والله لا ازید علی هذا ولا انقص

طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایک شخص حاضر ہوا (جسکے سر کے بال) پریشان (تھے) ہم اسکے آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے اور یہ سمجھتے تھے کہ وہ کیا کہتا ہے یہانتک کہ (جب) وہ قریب آیا تو اسوقت معلوم ہوا کہ) وہ پوچھتا ہے اسلام (کے فرایض) کو پس فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین ہین دن رات مین تب اُسنے کہا کہ کیا انکے سوا اور بھی کچھ (نمازین) فرض ہین آپنے فرمایا نہین مگر یہ کہ تو نفل پڑھے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روزے رمضان کے اسنے پوچھا کہ کیا مجھپر سوا اسکے اور (روزے) بھی فرض ہین ارشاد ہوا کہ نہین مگر یہ کہ تو بطور نفل کے رکھے طلحہ کہتے ہین کہ اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ کا بھی ذکر کیا اُسنے پوچھا کہ کیا مجھپر سوا اسکے اور بھی فرض ہے ارشاد ہوا کہ نہین مگر یہ کہ تو بطور نفل کے (صدقہ دے) طلحہ کہتے

قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اعلموا ان صدق (البخاری)

(۲) عن ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم اذا دخل رمضان فتحت ابواب
السماء وغلقت ابواب جهنم وسلسلت
الشیاطین ۔ (البخاری)

(۳) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله
علیه وسلم قال الصیام جنة فلا یرفث ولا
یجهل فان امرؤ قاتله او شاتمه فلیقل
انی صائم مرتین والذی نفسی بیده
لخلوف فم الصائم اطیب عند الله من
ریح المسك یترك طعامه وشرابه من
اجلی الصیام لی وانا اجزی به والحسنة
بعشر امثالها (البخاری)

(۴) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه
وسلم قال والذی نفس محمد بیده

ہیں گیں پھر وہ آدمی یہ کہتا ہوا چلا گیا کہ خدا کی قسم اس سے زیادہ کریگا
نہ اس سے کم نبی صلعم نے فرمایا کہ اگر یہ سچا ہے تو کامیاب ہوگا (صحیح بخاری)

۲ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
رمضان کا مہینہ آتا ہے آسمان کے دروازے کھولدیے جاتے ہیں اور
دوزخ کے بند کردیے جاتے ہیں اور شیاطین جکڑ دیے
جاتے ہیں۔ (بخاری)

۳ ابوہریرہ رض سے منقول ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
روزہ سپر ہے پس (روزہ دار کو) چاہیے کہ فحش بات نہ کرے اور نہ کسی سے
جھگڑے پھر اگر کوئی اس سے لڑے یا اسکو گالی دے تو وہ یہ کہدے
کہ میں روزہ دار ہوں دو مرتبہ اُسکی قسم جسکے قبضہ میں میری
میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے
زیادہ پسند ہے (اللہ تعالی فرماتا ہے) کہ روزہ دار اپنا کھانا پینا
میرے لیے چھوڑتا ہے (لہذا) روزہ میرے لیے ہے اور میں اسکا بدلہ[۵] دونگا
اور (دوسری) نیکی کا دس گنا ثواب ملتا ہے (بخاری)

۴ ابوہریرہ رض سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اسکی قسم جسکے اختیار میں محمد کی جان ہے

ع۵ روزہ داروں کے فخر کیلیے اس سے زیادہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ اُنکے منہ کی بو خداوند
عالم کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے اور روزہ کا ثواب خود اپنے مبارک ہاتھوں سے دینے کا وعدہ
فرمایا ہے اور پھر معلوم نہیں کہ کسقدر دیگا اور نیکیوں کی طرح اسکا ثواب دس گنے تک محدود نہیں رہا۔

لخلوف فم الصائم اطيب عند الله من ريح
المسك للصائم فرحتان يفرحهما اذا افطر
فرح واذا لقي ربه فرح بصومه (البخاري)
(٥) عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال من قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا
غفر له ما تقدم من ذنبه ومن صام رمضان ايمانا
واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه (البخاري)
(٦) عن سهل عن النبي صلى الله عليه وسلم قال
ان في الجنة بابا يقال له الريان يدخل
منه الصائمون يوم القيمة لا يدخل منه
احد غيرهم فاذا دخلوا اغلق فلم يدخل
منه احد (البخاري)
(٧) عن ابي هريرة ان اعرابيا اتى النبي صلى الله
عليه وسلم فقال دلني على عمل اذا عملته
دخلت الجنة قال تعبد الله ولا تشرك
به شيئا وتقيم الصلوة المكتوبة

روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے روزہ دار کو
دو مرتبہ خوشی ہوتی ہے جب افطار کرتا ہے عہ
اور جب اپنے پروردگار سے ملیگا۔ (بخاری)
(۵) ابوہریرہ رض سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شب قدر میں
ایماندار ہو کر ثواب کیلئے عبادت کرے اسکے اگلے گناہ بخشدیے
جائینگے اور جو کوئی رمضان کے روزے رکھے ایماندار ہو کر ثواب
کیلئے اُسکے اگلے گناہ بخشدیئے جائینگے۔
(۶) سہل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں ایک
دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اُس سے روزہ دار (جنت) میں
جائینگے قیامت کے دن اُنکے سوا کوئی اُس سے نہ جائیگا جب وہ اُس سے
نکل جائینگے تو بند کردیا جائیگا پھر کوئی اُس سے نجائیگا۔
(بخاری)
(۷) ابوہریرہ سے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھکو کوئی کام ایسا بتائیے جسکے
کرنے سے میں جنت کا مستحق ہو جاؤں ارشاد ہوا کہ اللہ کی
پرستش کر اور کسی کو اُسکا شریک نہ بنا اور فرض نمازیں پڑھا کر

عہ ذرا ان احادیث پر غور کیجیے کہ روزہ کی کسقدر فضیلت ہے اور وہ حق سبحانہ کو کیسا پسند ہے اگر ان احادیث کے پڑھنے سے بھی دلمیں روزہ رکھنے کا شوق اور جوش پیدا نہو تو یقیناً وہ دل پتھر سے زیادہ سخت گناہوں کی کثرت سے بالکل زنگ آلود ہو گیا ہے اسکو صدق دل سے توبہ کرنا چاہیئے امید ہے کہ غفور رحیم اسکے گناہ بخشیگا اور اسکے دل کی سختی اور تاریکی جاتی رہے عہ افطار سے اگر ہر روز کا افطار مراد لیا جائے تب بھی صحیح ہے فی الجملہ ہر روز بوقت افطار ایک فرحت ہوتی ہے اور اگر عید کے دن کا افطار مراد لیا جائے تو زیادہ مناسب ہے اُسدن فرحت کامل ہوتی ہے ۱۲

وتؤدی الزکوۃ المفروضة وتصوم رمضان

قال والذی نفسی بیدہ لا ازید علی ھذا

فلما ولی قال النبی صلعم من سرہ ان ینظر الی

رجل من اھل الجنة فلینظر الی ھذا (البخاری)

اور فرض زکوۃ دیا کرو اور رمضان کے روزے رکھا کر

اُسنے قسم کھا کے کہا کہ مین اِس سے زیادہ نہ کرونگا

جب وہ چلا گیا تو آپنے فرمایا جو کسی جنتی کو دیکھنا

چاہے تو وہ اسکو دیکھ لے (بخاری)

(۸) عن ابن عباس رضی اللہ عنہما قال کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجود الناس

واجود ما یکون فی رمضان حین یلقاہ

وکان یلقاہ فی کل لیلة من رمضان

فیدارسہ القرآن فرسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم اجود من الخیر من الریح

المرسلة (البخاری)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم سب لوگون سے زیادہ فیاض تھے خصوصاً

رمضان مین جب آپ سے جبریل ملتے تھے اور جبریل

رمضان بھر ہر رات مین آپ سے ملتے تھے اور قرآن کا

آپ سے دور کیا کرتے تھے پس اسوقت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نفع رسانی مین ہوا سے بھی زیادہ تیز

ہوتے تھے (بخاری)

(۹) عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لا یصوم عبد یوما فی سبیل اللہ

الا باعد ذلک الیوم النار عن وجھہ سبعین

خریفا الترمذی وقال حسن صحیح۔

ابو سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا جو شخص ایک دن بھی خدا کی راہ مین روزہ

رکھتا ہی تو وہ دن اُس کو بقدر ستر برس کی مسافت

کے دوزخ سے دور کر دیتا ہی۔ (ترمذی)

(۱۰) عن زید بن خالد الجھنی قال قال

زید بن خالد سے کہ

عـہ ذرا اس حدیث کو غور سے پڑھو دیکھو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس اعرابی کو کس بات پر جنتی کہا اس اعرابی کا دلی ارادہ اور قلبی تصدیق قابل قدر تھی کیا اب کسی مسلمان سے یہ ارکان نہین ادا ہو سکتے اگر ہو سکتے ہین تو جلدی کرو اور جنت جیسے ابدی عیش کو ہاتھ سے نہ دو قیامت مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو اپنا مسلک بنانا قوی امید ہی کہ نجات ہو جائے ؎ چہ غم دیوار امت را کہ دارد چون تو پشتیبان ٭ چہ باک از موج بحر آنرا کہ باشد نوح کشتیبان ٭٭

رسول الله صلی الله علیه وسلم من فطر
صائما کان له مثل اجره غیر انه لا ینقص
من اجر الصائم (الترمذی)۔
(۱۱) عن ابن عمر قال سمعت رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا رأیتموه فصوموا
واذا رأیتموه فافطروا وان غم علیکم
فاقدروا (البخاری)۔
(۱۲) عن ابن عباس قال جاء اعرابی
الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی
رأیت الهلال فقال اتشهد ان لا اله
الا الله اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال یا بلال
اذن فی الناس ان یصوموا غدا (البخاری)
(۱۳) عن الربیع بنت معوذ قالت ارسل
النبی صلی الله علیه وسلم غداة عاشوراء
الی قری الانصار من اصبح مفطرا فلیتم

نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی روزہ دار
کو افطار کرائے تو اسکو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہی
اور روزہ دار کے ثواب مین کچھ کمی نہین ہوتی (ترمذی)
۱۱ ابن عمر رض کہتے ہین کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا کہ جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب
چاند عہ دیکھو تب افطار کرو اور اگر تمھارے مطلع پر ابر آجائے
تو فرض کرلو کہ ماہ گذشتہ تیس دن کا تھا (بخاری)
۱۲ ابن عباس رض سے کہ ایک اعرابی نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے آکر کہا کہ مین نے چاند دیکھا ہی آپنے
پوچھا کہ اللہ کی وحدت اور میری رسالت کی
گواہی دیتا ہی کہا ہان آپنے حکم دیا کہ اے بلال
لوگون کو اطلاع کردو کہ کل سے روزہ رکھین (صحیح بخاری)
۱۳ ربیع بنت معوذ کہتی ہین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے عاشورا کی صبح کو انصار کی بستیون مین یہ کہلا بھیجا

عہ اس زمانہ مین بعض جاہل کسی کے یہان روزہ افطار نہین کرتے یہ سمجھتے ہین کہ روزے کا ثواب جاتا رہیگا اگر کسی کے یہان عورت بھی ہوتی ہی تو افطار کرنیکے لیے کوئی چیز گھر سے لیتے جاتے ہین یہ کتنی بڑی جہالت ہی ۱۲ عہ معلوم ہوا کہ اگر ۲۹ تاریخ کو چاند نہ دکھلائی دے تو اسکے دوسرے دن روزہ نہ رکھنا چاہیے ۱۲ سہ یہ واقعہ غالباً اسوقت کا ہی کہ جب مطلع صاف نہ ہو مطلع صاف ہونے کی حالت مین تو ایک گواہی کافی نہین بلکہ ایک بڑی جماعت ہونا چاہیے ۱۲

بقیہ ۱۵ ومن اصبح صائما فلیصم (البخاری)	اور جس نے صبح کو کچھ نہ کھایا ہو وہ روزہ رکھلے (بخاری)
(۱۶) عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تسحروا فان فی السحور برکۃ (الترمذی وقال حسن صحیح)	۱۶ انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سحور کھاؤ اسلیے کہ سحور میں برکت ہے عــہ (ترمذی)
(۱۷) عن سہل بن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر (البخاری)۔	۱۷ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جبتک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے (بخاری)
(۱۸) عن ابن ابی اوفی قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر وھو صائم فلما غابت الشمس قال لبعض القوم یا فلان قم فاجدح لنا فقال یا رسول اللہ فلو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال یا رسول اللہ فلو امسیت قال انزل فاجدح لنا قال ان علیک نہارا قال انزل فاجدح لنا فنزل فجدح لہم فشرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و قال	۱۸ ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے انھوں نے کہا ہم ایک سفر میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھے اور آپ روزہ رکھے ہوئے تھے پس جب آفتاب نظر سے غائب ہو گیا تو آپنے کسی سے کہا کہ اٹھو اور ہمارے لیے ستو گھول دو اُسنے عرض کیا کہ یا رسول اللہ تھوڑی دیر اور ٹھہر جائیے کہ شام ہو جائے ارشاد ہوا کہ سواری سے اُترو اور ہمارے لیے ستو گھولو اُسنے عرض کیا کہ ابھی دن ہے پھر آپنے فرمایا کہ اترو اور ہمارے لیے ستو گھول دو تب وہ اُترا اور اُسنے سب کے لیے ستو گھول دیے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پیے اور فرمایا

عــہ معلوم ہوا کہ سحور کھانا مستحب ہے عــہ دیکھیے ان احادیث میں جلد افطار کرنے کی کسقدر تاکید ہے مگر افسوس آجکل عام طور پر روزے کے افطار میں حد سے زیادہ دیر کی جاتی ہے ۱۲

اذا رأيتم الليل قد اقبل من ههنا فقد افطر الصائم - (البخاری) -

جب تم رات (کی سیاہی) کو دیکھو کہ سامنے آگئی اس طرف سے تو بیشک افطار کرے روزہ دار (بخاری)

(١٨) عن عائشة وام سلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يدركه الفجر وهو جنب من اهله ثم يغتسل ويصوم (البخاری) -

١٨ عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی (فجر ہو جاتی تھی حالانکہ آپ اپنی ازواج (کی ہمبستری) سے جنب ہوتے تھے پھر غسل کر لیتے تھے اور روزہ رکھتے تھے (صحیح بخاری)

(١٩) عن عائشة كان النبی صلى الله عليه وسلم يقبل ويباشر وهو صائم وكان املككم لاربه (البخاری)

١٩ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی ازواج سے) بوس و کنار فرماتے تھے حالانکہ آپ روزہ دار ہوتے تھے اور وہ تم سب سے زیادہ اپنی خواہشوں پر قابو رکھتے تھے (بخاری)

(٢٠) وعن ابی هريرة عن النبی صلى الله قال اذا نسی احدكم فاكل وشرب فليتم صومه فانما اطعمه الله وسقاه (البخاری)

٢٠ ابوہریرۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی تم میں سے (روزہ کو) بھول جائے اور کھا پی لے تو چاہیے کہ اپنا روزہ تمام کرے اس لیے کہ اسکو اللہ ہی نے کھلایا پلایا ہے (بخاری)

(٢١) عن عبدالله بن عامر بن ربيعة عن ابيه قال رأيت النبی صلى الله عليه وسلم ما لا احصی يتسوك وهو صائم (الترمذی) -

٢١ عبداللہ بن عامر اپنے باپ سے راوی ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کئی بار حالت صوم میں مسواک کرتے دیکھا۔ (ترمذی)

(٢٢) عن سليمان بن عامر الضبی عن النبی صلعم قال اذا افطر احدكم فليفطر على تمر فان لم يجد فليفطر على ماء فانه طهور (الترمذی)

٢٢ سلیمان بن عامر الضبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں سے افطار کرے تو چھوہارے سے کرے اگر نہ ملے تو پانی پر اس لیے کہ پانی پاک کرنیوالا ہے (ترمذی)

(۲۳) عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ذرعہ القیء فلیس علیہ قضاء ومن استقاء عمدًا فلیقض (الترمذی)

[۲۳] ابو ہریرہ رضہ سے کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو بے اختیار قے ہو جائے تو اُسپر اُس روز کی قضا نہین اور جو قصداً قے کرے تو اُسکو قضا کرنا چاہیے (ترمذی)

(۲۴) عن ابی قتادۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صیام عاشوراء انی احتسب علی اللہ ان یکفر السنۃ التی قبلہ (الترمذی)۔

[۲۴] ابو قتادہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اللہ سے امید ہے کہ عاشورا کا روزہ سال گذشتہ کے گناہ معاف کرادے گا (ترمذی)

(۲۵) عن حمزۃ بن عمرو الاسلمی قال للنبی صلی اللہ علیہ وسلم اصوم فی السفر وکان کثیر الصیام فقال ان شئت فصم وان شئت فافطر (البخاری)۔

[۲۵] حمزہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اُنھون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ سفر مین (بھی) روزہ فرض ہے اور وہ بہت روزہ رکھا کرتے تھے آپنے فرمایا اگر چاہو رکھو چاہو نہ رکھو۔ (بخاری)

(۲۶) عن عائشۃ قالت کنا نحیض عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم نطہر فیامرنا بقضاء الصیام ولا یامرنا بقضاء الصلوۃ (الترمذی)۔

[۲۶] عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے اُنھون نے کہا کہ ہم لوگون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین حیض ہوتا تھا تو جب ہم پاک ہو جاتے تھے آپ ہم کو روزہ کی قضا کا حکم دیتے تھے نماز کی قضا کا نہین۔ (ترمذی)

(۲۷) عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم احتجم وھو محرم واحتجم وھو صائم (البخاری)۔

[۲۷] ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حالت احرام اور حالت صوم مین پچھنے لگوائے۔ (بخاری)

(۲۸) عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتقدمن احدکم رمضان

[۲۸] ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی رمضان سے

بصوم یوم او یومین الا ان یکون رجل
کان یصوم صوما فلیصم ذلک
الیوم (البخاری)۔

(۲۹) عن ابی بکرة عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال شہران لا ینقصان شہرا
عید رمضان وذو الحجة (البخاری)

(۳۰) عن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم واصل فواصل الناس فشق
علیہم فنہاہم قالوا فانک تواصل
قال لست کہیئتکم انی اطعم واسقی (البخاری)

(۳۱) عن ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال لا تصوم المرأة وزوجہا شاہد
یوما من غیر رمضان الا باذنہ (الترمذی)

(۳۲) عن عائشة قالت ما کنت اقضی
یکون علی من رمضان الا فی شعبان حتی
توفی رسول اللہ صلعم (الترمذی)۔

(۳۳) عن ابی ہریرة قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم من لم یدع قول الزور

ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے مگر ہان جو شخص
اس دن روزہ رکھا کرتا ہو وہ رکھ لے (بخاری)

ابو بکرہ رضہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہ دو مہینے
(کبھی) کم نہین ہوتے (وہ دو مہینے عید کے ہین
یعنی رمضان کا مہینہ اور ذوالحجہ کا (بخاری)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہو کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے (روزہ مین) وصل فرمایا تو لوگون نے
بھی وصل کیا اور ان پر شاق ہوا پس آپ نے انکو منع فرمایا
انھون نے کہا آپ جو وصل کرتے ہین ارشاد ہوا کہ مین تمھاری
طرح نہین ہون مین کھلایا پلایا جاتا ہون (صحیح بخاری)

ابو ہریرہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہین کہ آپ نے
فرمایا عورت بے اجازت اپنے شوہر کے رمضان کے
سوا اور کوئی روزہ نہ رکھے درصورتیکہ اُسکا شوہر گھر مین ہو عہ (ترمذی)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہو انھون نے کہا میرے
اوپر رمضان کی جو قضا ہوتی تھی اُسکو مین سوا شعبان کے اور کبھی نہ رکھتی تھی
یہان تک کہ وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے (ترمذی)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جو کوئی فریب کی بات کہنا اور

عہ یعنی اگر دونون کی تعداد کم ہو جائے تو ثواب کم نہین ہوتا عہ شوہر کے موجود ہونے کی قید اس حدیث مین اتفاقی معلوم ہوتی ہو

والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع
طعامه وشرابه (البخاري)۔

فریب کرنا نچھوڑے تو خدا کو اسکے کھانا پانی
چھوڑنے کی کچھ خواہش نہین (البخاری)

(٣٤) عن ابي هريرة قال سمعت النبي
صلى الله عليه وسلم يقول لا يصومن
احدكم يوم الجمعة الا يوما قبله
او بعده (البخاري)۔

ابوہریرہ[٣٤] رضی اللہ عنہ سے مروی ہی اُنھون نے
کہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے
سُنا کہ کوئی تم مین سے جمعہ کے دن روزہ نر کھے
مگر یکدن اُس سے قبل یا اُسکے بعد ملا کر (صحیح بخاری)

(٣٥) عن عبد الله بن بسر عن اخته
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
لا تصوموا يوم السبت الا ما افترض
عليكم فان لم يجد احدكم الا لحاء عنبة
او عود شجر فليمضغه (الترمذي)۔

عبد اللہ[٣٥] بن بسر کی ہمشیرہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنیچر کے دن فرض
کے سوا اور کوئی روزہ نرکھو یہانتک کہ اگر کسی کو کچھ
(کھانے کو) نہ ملے تو انگور کا چھلکا یا کسی درخت
کی لکڑی ہی چبالے۔ (ترمذی)

(٣٦) عن ابي ايوب قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من صام رمضان
ثم اتبعه بست من شوال فذلك صيام
الدهر (الترمذي)۔

ابو[٣٦] ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
رمضان کے روزے رکھے پھر اُسکے بعد
چھ دن شوال مین (بھی) رکھ لے تو یہ سال
بھر کے روزے ہین (ترمذی)

(٣٧) عن ابي قتادة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال صيام عرفة
اني احتسب على الله ان يكفر

ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی آپنے فرمایا
مین اللہ سے امید کرتا ہون کہ عرفہ کا روزہ

السنة التي قبله (الترمذی)۔

ایک سال گذشتہ کے گناہ مٹا دیگا۔ (ترمذی)

(۳۷) عن ابی هريرة قال اوصانی خليلی بثلث صيام ثلثة ايام من كل شهر وركعتی الضحى وان اوتر قبل ان انام (البخاری)۔

۳۷ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی انھون نے کہا کہ مجھے میرے جانی دوست (یعنی صلی اللہ علیہ وسلم) نے تین باتونکی وصیت فرمائی ہی ہر مہینے مین تین دن کے روزے اور دو رکعت نماز چاشت اور قبل سونیکے وتر پڑھ لینا (بخاری)

(۳۸) عن ابی هريرة قال كان النبی صلی الله عليه وسلم يعتكف فی كل رمضان عشرة ايام فلما كان العام الذی قبض اعتكف عشرين (البخاری)

۳۸ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہی انھون نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان مین دس دن اعتکاف فرماتے تھے اور جس سال آپکی وفات ہوئی بیس دن اعتکاف فرمایا تھا (بخاری)

(۳۹) عن عائشة زوج النبی صلی الله عليه وسلم ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان يعتكف العشر الاواخر من رمضان حتى توفاه الله ثم اعتكف ازواجه من بعده۔ (البخاری)

۳۹ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر رمضان کے اخیر عشرے مین اعتکاف فرماتے تھے یہانتک کہ اللہ نے آپکو وفات دی پھر آپکے بعد آپکی ازواج نے اعتکاف کیا۔ (بخاری)

(۴۰) عن عائشة انها قالت كان رسول الله صلی الله عليه وسلم اذا اعتكف ادنى الی راسه فارجله وكان لا يدخل البيت الا لحاجة الانسان (البخاری)۔

۴۰ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف فرماتے تھے تو اپنا سر مجھے قریب کر دیتے تھے اور مین کنگھی کر دیتی تھی اور آپ گھر مین بغیر انسانی ضرورت کے نہ آتے تھے۔ (بخاری)

ع۵ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتون کا اعتکاف فی نفسہ ایک امر جائز ہی مگر بہت ایسے جائز اُمور ہین جو عوارض خارجیہ کے سبب سے مکروہ اور حرام ہو جاتے ہین ۱۲

چہل آثار امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(۱) قال عمر لنشوان فی رمضان ویلك وصبیاننا صیام فضربه (البخاری تعلیقا)	عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان میں ایک نشہ والے سے فرمایا کہ تیری خرابی ہو ہمارے بچے (تک تو) روزہ دار ہین پھر اسکو مارا صحیح بخاری
(۲) ابو بکر عن ابن عمر ان عمر سرد الصوم قبل موته بسنتین۔	ابو بکر رضہ بن عمر رضہ سے ہے کہ عمر رضہ نے اپنی وفات سے دو برس پہلے لگاتار روزے رکھے۔
(۳) ابو بکر عن ابی لیلی ان عمر بن الخطاب اجاز شهادة رجل فی الهلال۔	ابو بکر ابو لیلی سے کہ عمر بن خطاب رضہ نے ایک شخص کی گواہی چاند (کے ثبوت مین) کافی سمجھی۔
(۴) البیهقی روی مجالد عن الشعبی ان عمر و علیا ینهیان عن صوم الیوم الذی یشك فیه من رمضان۔	بیہقی مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ عمر اور علی رضی اللہ عنہما اُس دن کے روزہ رکھنے سے منع کرتے تھے جبکہ رمضان ہونے مین شک ہو۔
(۵) ابو بکر و البیهقی عن ابی وائل اتانا کتاب عمر ان الاهلة بعضها اکبر من بعض فاذا رایتم الهلال نهارا	ابو بکر اور بیہقی ابو وائل سے کہ ہمارے پاس عمر رضی اللہ عنہ کا خط آیا کہ بعض چاند بعض سے بڑے ہوتے ہین تو جب تم دن کو چاند دیکھو۔

عہ معلوم ہوا کہ نابالغ بچون کو عادت پڑنے کیلیئے روزہ رکھانا مستحب ہے بشرطیکہ ان مین روزہ رکھنے کی قوت آگئی ہو عہ اللہ اکبر صحابہ کو روزے سے کیسی محبت تھی اسی قسم کا وقعہ اکثر صحابہ سے منقول ہے ۱۲ عہ یہ حکم رمضان کے چاند کا ہے بشرطیکہ مطلع صاف نہو رمضان کے سوا اور مہینون کے چاند مین اگر مطلع صاف نہو تو وہ آدمیون کی گواہی ہونی چاہیئے اور مطلع صاف ہو تو رمضان اور غیر رمضان ہر مہینے کیلیئے ایک بہت بڑی جماعت کا ہونا شرط ہے ایک دو آدمیون کی گواہی کافی نہین ۱۲

فلا تفطروا حتی یشهد رجلان	تو افطار نہ کرو یہانتک کہ دو مسلمان مرد اسبات کی گواہی
مسلمان انہما اهلاه امس۔	دین کہ انھون نے کل چاند دیکھا ہے۔
(۵) ابوبکر عن سوید بن غفلة	ابوبکرؒ سوید بن غفلہ سے کہ مین نے
سمعت عمر یقول شهر ثلاثون	عمر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوے سنا کہ کوئی مہینہ
وشهر تسع وعشرون۔	تیس دن کا ہوتا ہے کوئی انتیس کا۔
(۶) عن عاصم بن عمر بن الخطاب	عاصم بن عمرؓ سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ	کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آ جائے
وسلم اذا اقبل اللیل من ههنا و	رات اُس طرف سے اور چلا جائے دن اس طرف
ادبر النهار من ههنا فقد افطر	سے تو افطار کرے روزہ دار۔ (بخاری)
الصائم۔ رواہ البخاری)	
	ابوبکرؒ سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ
(۷) ابوبکر عن سعید بن المسیب	اپنے احکام کو لکھ بھیجتے تھے کہ (اے لوگو) تم روزہ کے افطار
کان عمر یکتب الی امرائه لاتکونوا	کرنے مین تاخیر کرنے والے نہ بنو اور (مغرب کے وقت)
من المسوفین لفطرکم ولا تنتظروا	اپنی نماز مین تارون کے چھٹک جانے کا انتظار نہ کرو۔
لصلاتکم اشتباك النجوم۔	ابوبکرؒ عطا سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے یہ امت بھلے
(۸) ابوبکر عن عطاء قال عمر لا تزال	مین رہیگی جب تک کہ لوگ افطار مین جلدی کرتے رہینگے
هذه الامة بخیر ما عجلوا الفطر	شافعیؒ حمید بن عبد الرحمن سے
(۹) الشافعی عن حمید بن عبد الرحمن	کہ عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم مغرب کی نماز اسوقت
ان عمرؓ عثمان کانا یصلیان المغرب حین	پڑھتے تھے

عہ معلوم ہوا کہ عید کے چاند مین دو گواہ ہونا چاہیے مگر بشرطیکہ مطلع صاف ہو ورنہ پھر دو بھی کافی نہین ۱۲

ينظران الليل البهيم ويفطران قبل ان يصليا

جب رات کو دیکھ لیتے تھے اور قبل نماز پڑھنے کے افطار کرتے تھے

(۱۱) ابو بکر عن الحسن قال عمر اذا شك الرجلان فيا كلا حتے يستيقنا۔

ابو بکر حسن رضہ سے کہ فرمایا عمر رضہ نے جب دو آدمی (رات کے ہونے نہونے مین) شک کرین تو انکو کہانا جائز ہی یہان تک کہ رات نہونیکا

(۱۲) ابو بکر عن الشعبے قال عمر ليس الصيام من الطعام والشراب وحده ولكن من الكذب والباطل واللغو والحلف

ابو بکر شعبی رضہ سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ صرف کہانے پانی سے (اجتناب کا نام) نہین ہی بلکہ جھوٹ اور بیہودہ ولغو (افعال و اقوال) اور قسم سے بھی (بچنا ضروری) ہی

(۱۳) ابو بکر عن مسروق عن عمر قال الا لا تقدموا الشهر۔

ابو بکر مسروق رضہ سے وہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ اُنھون نے فرمایا خبردار رمضان سے (دو ایکدن) پہلے روزہ نہ رکھو

(۱۴) ابو بکر عن ابی عمرو الشيبانی بلغ عمر ان رجلا يصوم الدهر فعلاه بالدرة

ابو بکر ابو عمر شیبانی رضہ سے کہ حضرت عمر رضہ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک شخص علی الاتصال برابر روزے رکھتا چلا جاتا ہی تو اُنھون نے اُسپر درہ اُٹھایا

(۱۵) عن عمر بن الخطاب۔ قال غزونا مع رسول الله صلے الله عليه وسلم فی رمضان غزوتين يوم بدر والفتح فافطرنا فيهما۔ (الترمذی)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہ ہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ رمضان مین دو جہاد کئے بدر اور فتح مکہ اور دونون مین روزہ نہین رکہا۔ (ترمذی)

(۱۶) عن ابی هريرة قال اتی النبی صلے الله عليه وسلم بطعام بمر الظهران

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے اُنھون نے کہا کہ مر الظہران مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے[ع۵] کھانا پیش کیا گیا۔

ع۵ اس حدیث سے سفر مین روزہ رکھنے کی اجازت ثابت ہوتی ہی لہذا بعض علما کا یہ خیال کہ حضرت فاروق کے نزدیک سفر مین روزہ رکھنا جائز نہ تھا صحیح نہین آگے کی حدیث مین جو ایک مسافر کو روزے کی قضا کا حکم دیا ہی اس سے کوئی فعل مفسد صوم صادر ہوا ہوگا مگر چونکہ راوی کو اُسکی اطلاع نہین ہوئی اس سبب سے اُسنے خیال کیا کہ سفر کے سبب سے قضا کا حکم دیا ۱۲

فقال لابی بکر و عمر ادنیا فکلا فقالا انا صائمان فقال ارحلوا لصاحبیکم اعملوا لصاحبیکم۔

تو آپ نے ابو بکرؓ و عمرؓ سے کہا کہ قریب آجاؤ اور کھاؤ تو ان دونوں نے عرض کیا کہ ہم روزہ دار ہیں پس آپ نے فرمایا کہ اے لوگو کجاوا کسو اپنے دونوں صاحبوں کا اور کام کر لو اپنے دونوں صاحبوں کا (نسائی)

(۱۷) عن عمر انہ سافر فی اخر رمضان وقال الشہر قد تشعشع فلو صمنا بقیتہ کنز العمال۔

عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ آخر رمضان میں سفر کیا اور فرمایا کہ ماہ مبارک ختم ہو چلا اب کاش ہم باقی دن بھی روزہ رکھ لیتے۔ (کنز العمال)

(۱۸) عن عمر قال من کان فی سفر فی رمضان فعلم انہ داخل المدینۃ فی اول یومہ دخل وھو صائم (کنز العمال)

عمرؓ نے فرمایا کہ جو شخص ماہ مبارک میں سفر میں ہو اور وہ یہ یقین جان لے کہ دن کے اول وقت وہ اپنے شہر میں پہونچ جائیگا تو اسکو چاہیئے کہ وہاں روزہ دار پہونچے (کنز العمال)

(۱۹) عن عمر انہ امر رجلا صام فی رمضان فی سفر ان یقضیہ (کنز العمال)

عمرؓ نے ایک شخص کو جس نے بحالت سفر رمضان میں روزہ رکھا تھا روزے کی قضا کا حکم دیا (کنز العمال)

(۲۰) مالک والشافعی عن خالد بن اسلم ان عمر بن الخطاب افطر من رمضان فی یوم ذی غیم ورأی انہ قد امسی و غابت الشمس فجاءہ رجل فقال یا امیر المومنین قد طلعت الشمس فقال عمر بن الخطاب یسیر وقد اجتہدنا

امام مالک و شافعی خالد بن اسلم سے کہ عمر بن خطاب نے ایک ابر والے دن رمضان میں یہ سمجھکر افطار کر لیا کہ شام ہو گئی اور آفتاب غروب ہو گیا اتنے میں ایک شخص نے آکر کہا کہ اے امیر المومنین آفتاب ابھی ہے تو انھوں نے فرمایا بہت آسان ہی ہم نے کوشش تو کی تھی

(۲۱) ابو بکر عن حنظلۃ شہدت عمر بن الخطاب فی رمضان وقرب الیہ شراب فشرب بعض القوم وھم یرون ان الشمس

ابو بکر حنظلہ سے کہ میں نے عمر بن خطابؓ کی ملازمت ماہ رمضان میں کی اور آپکے سامنے شربت پیش کیا گیا تو بعض لوگوں نے پی لیا اور وہ یہ سمجھے کہ آفتاب

قد غربت ثم ارتقى المؤذن فقال
يا امير المومنين والله للشمس طالعة
لم تغرب فقال عمر رضي الله عنه منعنا الله من شرك
مرتين او ثلاثا يا هؤلاء من كان أفطر
فليصم يوما مكان يوم ومن لم يكن
أفطر فليتم حتى تغرب الشمس۔
(۲۲) عن سعيد بن المسيب أن عمر
خرج على أصحابه فقال ما ترون
في شيء صنعت اليوم اصبحت صائما
فمرت بي جارية فأعجبتني فأصبت
منها فعظم القوم عليه ما صنع
وعلي رضي الله عنه ساكت فقال
ما تقول قال أتيت حلالا ويوم
مكان يوم قال أنت خيرهم
فتيا (الدارقطني)۔

غروب ہو گیا پھر مؤذن منارہ پر چڑھا تو اُسنے کہا کہ اے
امیر المومنین اللہ کی قسم آفتاب ابھی ہے پس دو تین بار یہ فرمایا
عمر رضی اللہ عنہ نے کہ (اے آفتاب) ہمکو اللہ نے تیرے شر
سے بچا لیا اے لوگو جس نے افطار کر لیا ہو وہ ایک دن
کے بدلے مین ایک دن روزہ رکھے اور جس نے افطار نہ
کیا ہو وہ پورا کرے یہانتک کہ آفتاب غروب ہو جائے
سعید بن مسیب سے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ایک دن
اپنے اصحاب کے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ کیا
کہتے ہو تم لوگون کی اس کام مین جو مین نے آج کیا مین
آج روزہ دار تھا اور میرے پاس ایک لونڈی آئی اور وہ مجھکو
اچھی معلوم ہوئی اور مین اُس سے ہم بستر ہوا تو لوگون نے اُس
فعل کو بہت بڑا گناہ سمجھا اور علی رضی اللہ عنہ چپ بیٹھے تھے
تب آپنے کہا کہ تم کیا کہتے ہو انھون نے کہا کہ آپنے ایک
امر جائز کیا اور اُس دن کے بدلے مین ایک دن روزہ رکھ
لیجیے۔ آپنے فرمایا کہ تم بہت اچھا فتوی دیتے ہو (دارقطنی)

(۲۳) ابو بکر عن جابر بن عبد الله ابو بکر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے

ع۵ یہ رمضان کا ادائی روزہ نہ تھا بلکہ نفل کا روزہ ہوگا اور حضرت فاروق کو خود بھی یہ مسئلہ معلوم تھا صرف
امتحاناً اور تعلیماً لوگون سے پوچھا تھا جیسا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی عادت کریمہ تھی چنانچہ انھون نے حضرت علی
مرتضی کے جواب کی تعریف جو کی اس امر سے صاف ظاہر ہے اگر انھین یہ مسئلہ معلوم نہوتا تو تعریف کیون کرتے!!

عن عمر بن الخطاب قال هششت	کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایکدن مین
یوما الی المرأة فقبلتها وانا صائم	اپنی عورت سے مسرور ہوا اور مین نے اُسکا بوسہ لے لیا
فقال رسول الله صلی الله علیه	حالانکہ مین روزہ دار تھا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وسلم ارأیت لو تمضمضت بماء	تم کیا سمجھتے ہو اگر حالتِ صوم مین پانی سے کلی کر د
وانت صائم قلت لا باس قال ففیم	مین نے کہا کچھ حرج نہین آپ نے فرمایا پھر اب کیا حرج ہوا
(٢٤) ابو بکر عن سعید بن	ابو بکر سعید بن مسیب سے
المسیب ان عمر نهی عن القبلة	کہ عمر رضی اللہ عنہ نے روزہ دار کو بوسہ
للصائم۔	لینے سے منع فرمایا
(٢٥) ابو بکر عن نافع قال عمر	ابو بکر نافع سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اگر مجھے اذان
لو ادرکنی النداء وانا بین	(کی آواز) ایسی حالت مین پہونچے کہ مین عورت کے پیرونکے درمیان
رجلیها لصمت او قال ما افطرت	مین ہون تب بھی روزہ رکھون گا یا یہ کہا کہ مین افطار نہ کرونگا
(٢٦) ابو بکر عن زیاد بن جریر	ابو بکر زیاد بن جریر سے کہ مین نے روزے کی
ما رأیت ادوم سواکا وهو	حالت مین مسواک کی مداومت کرنیوالا عمر بن خطاب
صائم من عمر بن الخطاب۔	رضی اللہ عنہ سے زیادہ (کسی کو) نہین دیکھا۔
(٢٧) عن زیاد بن جریر قال	زیاد بن جریر سے اُنھون نے کہا کہ مین نے
رأیت عمر اکثر الناس صیاما	عمر رضی اللہ کو تمام لوگون سے زیادہ روزہ رکھنے والا

ع معلوم ہوا کہ روزے کی حالت مین عورت کے بوسہ لینا جائز ہے اور اگر شہوت کا خوف نہو تو مکروہ بھی نہین خود نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ آپ نے حالت صوم مین اپنے ازواج کو بوسہ دیا ۱۲ ع جس شخص کو منع فرمایا تھا غالبًا اُسکو شہوت کا خوف ہوگا ۱۲ ع مطلب یہ کہ اگر کسیکو ایسی حالت مین صبح ہو جائے تو وہ فوراً علحدہ ہو جائے ۱۲

وَاَكْثَرُهُمْ سِوَاكًا (كنز العمال)	اور سب سے زیادہ مسواک کرنیوالا پایا (کنز العمال)
(۲۸) عَنْ عُمَرَ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ	عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فجر کی نماز پڑھائی ہمکو رسول اللہ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ وَاِنَّهٗ	صلی اللہ علیہ وسلم نے اور آپ اپنے
لَيَنْفُضُ رَاْسَهٗ يَتَطَايَرُ مِنْهُ	سر کے بالون کو جھٹکتے جاتے تھے اور اُس سے
الْمَاءُ مِنْ غُسْلِ جَنَابَتِهٖ فِيْ	پانی اُڑ رہا تھا غسل جنابت کے سبب سے یہ واقعہ
رَمَضَانَ۔ (كنز العمال)	رمضان مین ہوا تھا۔ (کنز العمال)
(۲۹) اَبُوْبَكْرٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ	ابوبکر زید بن وہب سے کہ
كَتَبَ اِلَيْنَا عُمَرُ اَنَّ الْمَرْاَةَ لَاتَصُوْمُ	لکھ بھیجا ہم کو عمر رضی اللہ عنہ نے کہ عورت
تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا۔	بے اجازت اپنے شوہر کے نفل روزہ نہ رکھے۔
(۳۰) اَبُوْبَكْرٍ عَنْ اَبِيْ عُبَيْدٍ مَوْلٰى	ابوبکر ابو عبید مولی
اِبْنِ اَزْهَرَ شَهِدْتُ الْعِيْدَ مَعَ	ابن ازہر سے کہ مین نے عید کی نماز
عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَبَدَاَ بِالصَّلٰوةِ	عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ پڑھی تو آپنے
قَبْلَ الْخُطْبَةِ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى	خطبہ سے پہلے نماز پڑھی اور فرمایا کہ نبی صلی اللہ
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ صَوْمِ	علیہ وسلم نے ان دونون (عید کے
هٰذَيْنِ الْيَوْمَيْنِ اَمَّا يَوْمُ الْفِطْرِ	دنون مین روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے مگر عید الفطر
فَيَوْمُ فِطْرِكُمْ مِنْ صِيَامِكُمْ وَاَمَّا	تو تمھارے صوم سے افطار کرنے کا دن ہے

ع ف معلوم ہوا کہ حالت جنابت مین صبح ہو جائے اور بعد صبح غسل کیا جائے تو کچھ مضائقہ نہین اسلیئے کہ طہارت روزے مین شرط نہین حتی کہ اگر دن بھر کوئی شخص حالت جنابت مین رہے تب بھی اسکا روزہ صحیح ہو جائے گا ناپاک رہنے کی جو خرابیان ہین وہ روزے سے کچھ تعلق نہین رکھتین ۱۲

يَوْمُ الْاَضْحٰى فَكُلُوْا فِيْهِ مِنْ نُسُكِكُمْ۔	اور رہ گیا عید الضحٰی سو اس مین (تم کو حکم ہے کہ اپنی قربانیون مین سے کھاؤ۔
(۳۱) اَبُوْبَكْرٍ عَنْ خَرَشَةَ بْنِ الْحُرِّ	ابو بکر خرشہ بن حر سے کہ
رَاَيْتُ عُمَرَ يَضْرِبُ اَكُفَّ النَّاسِ فِیْ رَجَبَ حَتّٰى يَضَعُوْهَا فِی الْجِفَانِ	دیکھا مین نے عمر رضی اللہ عنہ کو کہ ماہ رجب مین لوگون کے ہاتھ پکڑتے تھے تاکہ وہ برتنون مین رکھین۔
وَيَقُوْلُ كُلُوْا فَاِنَّمَا هُوَ شَهْرٌ كَانَ يُعَظِّمُهٗ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ۔	اور فرماتے تھے کہ کھاؤ اسلیئے کہ اہل جاہلیت اس مہینے کی تعظیم کرتے تھے
(۳۲) اَبُوْبَكْرٍ عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِیِّ قَالَ عُمَرُ صِيَامُ يَوْمٍ مِنْ غَيْرِ رَمَضَانَ وَاِطْعَامُ مَسَاكِيْنَ يَعْدِلُ صِيَامَ يَوْمٍ مِنْ رَمَضَانَ	ابو بکر عوف بن مالک اشجعی سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے رمضان کے سوا اور دنون مین روزہ رکھنا اور مسکینون کو کھانا کھلا دینا رمضان کے روزے کے برابر ہے۔
قُلْتُ هٰذَا فِی الَّذِیْ اَفْطَرَ رَمَضَانَ بِعُذْرٍ وَاَخَّرَ قَضَاءَهٗ حَتّٰى جَاءَ رَمَضَانُ اٰخَرُ وَعَلَيْهِ الشَّافِعِیُّ۔	مین نے کہا کہ یہ (حکم) اُس شخص (کے حق) مین ہے جو رمضان کا (روزہ) کسی عذر سے افطار کرے اور اُسکی قضا نہ رکھے یہانتک کہ دوسرا رمضان آجائے اسی مسئلے پر امام شافعی ہین ع
(۳۳) سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ عَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِیْ بَكْرٍ	ابن عمر رضی اللہ عنہ سے عرفے کے روزے کے بابت پوچھا گیا تو اُنھون نے کہا کہ مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کیا اور آپ نے اسکا روزہ نہین رکھا اور ابو بکر صدیق کے

ع میری فہم ناقص مین اس اثر مین معذور اور بے طاقت بوڑھے کا حکم بیان ہوا ہے معذور کو تو بعد رمضان کے روزے رکھ لینا چاہیئے اور بے طاقت بڈھے کو ہر روز کے عوض کھانا کھلانا چاہیے یہی مذہب حنفیہ کا ہے

فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ	کے ساتھ بھی حج کیا انھون نے روزہ نہین رکھا اور
(الترمذی)۔	عمر رضی اللہ عنہ کیساتھ بھی حج کیا انھون نے بھی نہین رکھا (ترمذی)
(۴۴) اَبُوْبَکْرٍ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ	ابو بکر عبد الرحمن بن
بْنِ الْقَاسِمِ کَانَ عُمَرُ لَا یَصُوْمُہٗ	قاسم سے کہ عمر رضی اللہ عنہ اسکا یعنی
یَعْنِیْ یَوْمَ عَاشُوْرَاءَ۔	عاشورا کا روزہ نہ رکھتے تھے
(۴۵) اَبُوْبَکْرٍ عَنْ اَبِیْ بَکْرِ بْنِ	ابو بکر ابو بکر بن عبد الرحمن سے۔
عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ	کہ عمر رضی اللہ عنہ نے عبد الرحمن بن حارث سے
بْنِ الْحَارِثِ اَنْ تَسَحَّرْ وَاَصْبِحْ صَائِمًا	یہ کہلا بھیجا کہ اے عبد الرحمن آج سحو کہانا اور صبحکو روزہ دار اٹھنا[عہ]
(۴۶) اَبُوْبَکْرٍ عَنْ قَیْسٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ	ابو بکر قیس سے وہ اپنے باپ سے وہ حضرت
عُمَرَ لَا بَاْسَ بِقَضَاءِ رَمَضَانَ	عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رمضان کی قضا
فِی الْعَشْرِ یَعْنِیْ عَشْرَ ذِی الْحِجَّۃِ۔	ذیحجہ کے (پہلے) عشرے[عہ] مین کھانا کچھ حرج نہین
(۴۷) اَبُوْبَکْرٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ	ابو بکر ابن عباس سے وہ حضرت
عُمَرَ لَقَدْ عَلِمْتُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ	عمر رضی اللہ عنہ سے کہ بے شک تم لوگون کو معلوم ہے
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ	کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
لَیْلَۃِ الْقَدْرِ اُطْلُبُوْھَا فِی الْعَشْرِ	لیلۃ القدر کی بابت فرمایا ہے کہ اس[عہ] کو

عہ یہ حکم وجوب ظاہر کرنے کے لیے نہین ہے ۱۲ عہ دسوین تاریخ اس سے مستثنی ہے کیونکہ اسدن روزے کا جائز نہونا خود حضرت فاروق کے قول سے اوپر ثابت ہو چکا ہے ۱۲ عہ ہم اعتکاف کے بیان مین حاشیہ پر لیلۃ القدر کے باب مین علما کا اختلاف لکھ چکے ہین وہان یہ بھی لکھا ہے کہ اکثر احادیث سے رمضان کے اخیر عشرے بلکہ ستائیسوین تاریخ مین لیلۃ القدر کا ہونا معلوم ہوتا ہے ۱۲

الأواخر۔

اخیر عشرے مین تلاش کرو۔

(٣٨) أبو بكر عن زر كان عمر و حذيفة وأبي لا يشكون فيها ليلة سبع وعشرين۔

ابوبکر زر سے کہ عمر اور حذیفہ اور ابی رضی اللہ عنہم لیلۃ القدر کے ستائیسوین تاریخ ہونے مین شک کرتے تھے

(٣٩) أبو بكر عن قطبة ابن مالك أن عمر رأى قوما اعتكفوا في المسجد وقد ستروا فأنكره وقال ما هذا قالوا إنما نستر على طعامنا قال فاستروا فإذا طعمتم فاهتكوه

ابوبکر قطبہ بن مالک سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے کچھ لوگون کو دیکھا کہ انھون نے مسجد مین اعتکاف کیا ہی اور پردہ ڈال رکھا ہی پوچھا کہ یہ پردہ کیون ڈالا ہی ان لوگون نے جواب دیا کہ ہم اپنے کھانے کو چھپاتے ہین آپنے فرمایا کہ جب کھانا کھاؤ تو پردہ ڈال لو اور جب کھا چکو تو الٹ دو

(٤٠) عن ابن عمر أن عمر سأل النبي صلى الله عليه وسلم قال كنت نذرت في الجاهلية أن أعتكف ليلة في المسجد الحرام قال فأوف بنذرك۔ (البخاري)

ابن عمر سے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ مین نے جاہلیت مین ایک رات کعبہ مین اعتکاف کرنے کی نذر کی تھی آپ نے فرمایا کہ اپنی نذر پوری کرلے[ع]۔ (بخاری)

ع بعض لوگون نے اس اثر سے حنفیہ پر اعتراض کیا ہی کیونکہ انکے نزدیک اعتکاف مین صوم شرط ہی اور اس اثر مین رات کا ذکر ہی رات کو روزہ کہان معلوم ہوا کہ اعتکاف مین صوم شرط نہین اس اعتراض کے دو جواب ہین (١) حنفیہ کے نزدیک نفل اعتکاف مین صوم شرط نہین ہی بلکہ اعتکاف واجب مین شرط ہی اور یہ حضرت عمر کا اعتکاف واجب نہ تھا کیونکہ جاہلیت کی نذر تھی اسلام کے بعد اسکا پورا کرنا ضروری نہین باقی رہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انکو حکم دینا سو یہ بطور استحباب کے ہی (٢) صحیح مسلم مین اس حدیث مین یوماً کا لفظ بھی ہی پس معلوم ہوا کہ رات دن دونون کی اعتکاف کی نذر تھی ١٢

فہرست مضامین جلد سوم علم الفقہ

نمبر صفحہ	نام کتاب	مضمون	نمبر صفحہ	نام کتاب	مضمون
١	حوض	روزے کا بیان زکوۃ سے			کیلئے سفارش کرے گا
"	"	مقدم کیون کیا	١٢	"	روزے مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
٢	"	رمضان کے روزے کس سنہ			کے شوق و ذوق کی کیفیت
"	"	مین فرض ہوئے۔	١٣	"	صحابہ کا حرص روزے پر۔
"	"	روزے کی فضیلت اور تاکید مین	١٤	"	صحابہ اپنے چھوٹے چھوٹے بچون
"	"	آیات احادیث اقوال صحابہ			کو بھی روزہ رکھاتے تھے
٥	"	رمضان کے مہینے مین جنت کے دروازے	"	"	رویت ہلال کے احکام
		کھلتے ہین اور دوزخ کے بند ہوجاتے ہین	"	"	رمضان کے چاند کا دیکھنا کس حالت
٩	"	روزے کا ثواب بخلاف اور نیکیون کے			اور کس وقت مین واجب ہے
		دس گنے سے بھی زیادہ ملتا ہے	"	"	جس شخص نے رمضان کا چاند دیکھا ہو
"	"	روزہ دار کے منھ کی بو اللہ کو مشک			اسکو کیا کرنا چاہیئے۔
		سے بھی زیادہ پسند ہے	١٥	"	رمضان کے چاند مین کی آدمیون کی
١٠	"	محض اللہ کی خوشنودی کیلئے ایک			گواہی ہونی چاہیئے۔
"	"	دن کا بھی روزہ دوزخ سے بقدر	"	"	عید کے چاند مین کی آدمیون کی
"	"	ستر برس کی مسافت کے دور کردیتا ہے			گواہی ہونی چاہیئے۔
١١	"	قیامت کے دن روزہ روزہ دارون	١٦	حوض	جہان کوئی قاضی یا حاکم شریعت نہو

		وہان چاند کی رویت کس طرح ثابت کیجائے	١٩	،،	اُن دس عذرون کا بیان جنکی
،،	،،	چاندکا ثبوت جنتری وغیرہ سے بھی			حالت مین روزہ فرض نہین
		ہوسکتا ہے یا نہین ۔	٢٠	،،	روزے کے صحیح ہونے کی شرطین
١٧	،،	چاند کی خبر تار یا خط کے ذریعہ سے	٢١	،،	روزے کی نیت اور اُسکے مسائل
		آئے تو قابل اعتبار ہے یا نہین ایک	٢٢	،،	روزے کے اقسام اور ہر قسم کے افراد کا بیان
،،	،،	شہر والون کا چاند دیکھنا دوسرے	٢٤	،،	روزے مین تین باتین فرض ہین
		شہر والون کیلیے قابل اعتبار ہے یا نہین	٢٦	،،	روزہ جن چیزون سے فاسد ہوجاتا ہے
،،	حاشیہ	اختلاف مطالع کے معتبر نہونے	٢٧	،،	اُن مفسدات کا بیان جنکے سبب
		مین حنفیہ کی دلیل۔			سے صرف قضا واجب ہوتی ہے
١٨	حوض	اگر دو آدمیونکی شہادت سے رویت ہلال	،،	،،	کُلی کرنے کیلیے پانی منھ مین لیا جائے
		ثابت ہوئی ہو اور اُس حساب سے			اور وہ حلق کے نیچے اُتر جائے۔
		تیسوین دن عید کا چاند نہ نظر آئے	،،	،،	احتقان لینا یا ناس کا استعمال کرنا
،،	،،	اگر تیس تاریخ کو دن کے وقت چاند	٢٨	حوض	روزہ کی حالت مین قے ہوجانا
		دیکھا جائے تو وہ شب گذشتہ کا	٢٩	،،	اگر کوئی ایسی چیز کھائی جائے جو نہ غذا ہو نہ دوا
		سمجھا جائے گا یا آیندہ کا۔	٣٠	،،	کسی کے منھ مین آنسو یا پسینے کے
،،	،،	جو شخص خود چاند دیکھے مگر وہ ایسا			قطرے چلے جائین۔
		ہو کہ اُسکی شہادت نہین مانی جاتی	،،	،،	رنگین دھاگے کو منھ مین ڈالنا۔
		تو وہ خود کیا کرے۔			روزہ دار کے دانتون کے درمیان سے
،،	،،	روزے کے واجب ہونیکی شرطین			غذا کا کوئی ٹکڑا نکلے اور وہ اُسکو کھائے

۳۱	״	اُن مفسدات کا بیان جنسے قضا	״	״	بیہوشی کا حکم
		اور کفارہ دونون لازم آتے ہین	۴۶	״	مجنون کا حکم
۳۶	״	وہ صورتین جنمین روزہ فاسد نہین ہوتا	۴۷	״	قضا اور کفارے کے مسائل
״	״	وہ چیزین جو روزے مین کراہت بھی	۴۹	״	روزے کے متفرق مسائل
		نہین پیدا کرتی ہین۔	۵۲	״	اعتکاف کا بیان
۳۹	״	وہ چیزین جنسے روزے مین	۵۳	״	اعتکاف کی حکمتین
		کراہت آجاتی ہے	״	حاشیہ	لیلۃ القدر مین علما کا اختلاف
۴۰	״	کسی غذا کا نمک وغیرہ چکھنا	۵۵	״	اعتکاف کے مسائل
۴۱	״	روزے سے جو لوگ معذور ہین اُنکے	۵۶	״	اعتکاف کی قسمین
״	״	احکام مسافر کا حکم۔	۵۷	״	حالت اعتکاف مین دو قسم کے
۴۲	״	حاملہ عورت کا حکم	״	״	افعال حرام ہین
۴۳	״	دودھ پلانیوالی عورت کا حکم	۶۰	حوض	صیام کے متعلق چالیس حدیثین
״	״	مریض کا حکم	״	״	پہلی حدیث روزے کی فضیلت
۴۴	״	کمزور کا حکم			دوسری حدیث۔ رمضان کی بزرگی
۴۵	״	روزہ رکھنے سے جسکو مرجانے کا	״	״	تیسری حدیث روزے کی فضیلت
		خوف ہو اُس کا حکم			اور روزہ دار کو لڑنے جھگڑنیکی ممانعت
״	״	جہاد کی حالت مین روزے کا حکم	״	״	چوتھی حدیث روزے کی فضیلت
״	״	بھوک کی حالت مین روزے کا حکم	۶۲	״	پانچوین حدیث لیلۃ القدر اور
״	״	پیاس کی حالت مین روزے کا حکم			رمضان کی بزرگی

۶۲	،،	چھٹی حدیث روزہ دارونکی عظمت
،،	،،	ساتوین حدیث روزے کی فضیلت
۶۳	،،	آٹھوین حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان کے مہینے مین زیادہ بخشش کرنا
،،	،،	نوین حدیث روزے کی بزرگی
،،	،،	دسوین حدیث روزہ دار کے افطار کرانے کی فضیلت
۶۴	،،	گیارھوین حدیث چاند دیکھکر روزہ رکھنے اور افطار کرنے کا حکم
،،	،،	بارھوین حدیث ایک شخص کی گواہی سے رمضان کے چاند کا ثبوت
،،	حاشیہ	یہ واقعہ ابر کے دن کا
،،	حوض	تیرھوین حدیث رات سے روزے کی نیت کرنا ضروری نہین
۶۵	،،	چودھوین حدیث سحور کھانیکی ترغیب
،،	،،	پندرھوین حدیث جلد افطار کرلینے کی فضیلت
،،	،،	سولھوین حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد افطار کرنا

۶۶	،،	سترھوین حدیث صبح ہو جانیکے بعد اگر غسل جنابت کیا جائے۔
،،	،،	اٹھارھوین حدیث حالت صوم مین اپنی بی بی کے بوسہ وغیرہ لینا
،،	،،	انیسوین حدیث بھول کر کچھ کھا پی لینا
،،	،،	بیسوین حدیث حالت صوم مین مسواک کرنا
،،	،،	اکیسوین حدیث چھوہارے پر افطار کرنا بہتر ہے چھوہارا نہ ملے تو پانی۔
،،	،،	بائیسوین حدیث اگر کسی کو بے اختیار قے ہو جائے
۶۷	،،	تیئسوین حدیث صوم عاشورا کی بزرگی
،،	،،	چوبیسوین حدیث مسافر کو روزہ رکھنے نہ رکھنے دونون کا اختیار ہے
،،	،،	پچیسوین حدیث حیض کے زمانے مین روزہ نہ رکھنا معاف ہے
،،	،،	چھبیسوین حدیث حالت صوم مین سینگی یا پچھنے لگانے کا حکم
،،	،،	ستائیسوین حدیث رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

صفحہ		عنوان
٦٨	حوض	اٹھائیسوین حدیث رمضان کا مہینہ چاہے انتیس دن کا ہو چاہے تیس کا ثواب یکسان ملتا ہے۔
״	״	انتیسوین حدیث صوم وصال کی ممانعت
״	״	تیسوین حدیث عورت کو بے رضامندی شوہر کے نفل روزہ رکھنے کی ممانعت
״	״	اکتیسوین حدیث قضا کے روزے کا فوراً رکھنا ضروری نہین
״	״	بتیسوین حدیث روزہ دار کو جھوٹ کہنے اور فریب کرنیکی ممانعت
٦٩	״	تینتیسوین حدیث صرف جمعے کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت
״	״	چونتیسوین حدیث صرف سنیچر کے دن روزہ رکھنے کی ممانعت
״	״	پینتیسوین حدیث رمضان کے بعد شوال مین چھ روزے رکھنے کی فضیلت
״	״	چھتیسوین حدیث عرفے کے روزے کی فضیلت۔
٧٠	״	سینتیسوین حدیث ہر مہینے مین

صفحہ		عنوان
״	״	تین دنون کے روزے کی فضیلت
״	״	اڑتیسوین حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان مین دس دن اعتکاف کرنا
״	״	انتالیسوین حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا رمضان کے اخیر عشرہ مین اعتکاف کرنا
״	״	چالیسوین حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم حالت اعتکاف مین بے ضرورت انسانی مسجد سے باہر نہ جانا۔
٧١	״	روزے کے متعلق حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے چالیس اقوال
״	״	پہلا اثر حضرت فاروق کا ایک روزہ نرکھنے والے پر غصہ ہونا اور اسکو مارنا
״	״	دوسرا اثر حضرت فاروق کا اپنی آخر عمر مین دو برس متواتر روزے رکھنا
״	״	تیسرا اثر حضرت فاروق کا ایک شخص کی گواہی سے چاند کا ثبوت مان لینا
״	حاشیہ	یہ حکم رمضان کے چاند کا ہے بشرطیکہ مطلع صاف نہ ہو۔
״	حوض	چوتھا اثر حضرت فاروق کو حضرت مرتضی کا

۷۱	حوض	یوم شک کے روزے سے منع کرنا
،،	،،	پانچوان اثر چاند کے بڑے ہونے سے یا دن مین نظر آنے سے یہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ یہ کئی دن کا ہے
۷۲	،،	چھٹا اثر کوئی مہینہ تیس دن کا ہوتا ہے کوئی انتیس دن کا
،،	،،	ساتوان اثر جب دن چلا جائے اور رات آجائے تو افطار کرلینا چاہیئے
،،	،،	آٹھوان اثر جلد افطار کرنیکی تاکید
،،	،،	نوان اثر جلد افطار کرنے کی ترغیب
،،	،،	دسوان اثر عمر و عثمان رضی اللہ عنہما کا مغرب کی نماز سے پہلے افطار کرنا
۷۳	،،	گیارھوان اثر اگر دو آدمیونکو رات کے ہٹنے نہ ہونے مین اختلاف ہو تو سحور کھانا چاہیئے یا نہین
،،	،،	بارھوان اثر روزہ دار کو جھوٹ اور لغو بکنے کی ممانعت
،،	،،	تیرھوان اثر رمضان سے دو ایک دن پہلے روزہ رکھنے کی ممانعت

،،	،،	چودھوان اثر حضرت فاروق اعظم کا صوم دہر پر ناراض ہونا
،،	،،	پندرھوان اثر سفر مین روزہ رکھنا
،،	،،	سولھوان اثر حضرت صدیق و فاروق کا سفر مین روزہ رکھنا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا منع کرنا
۷۴	،،	سترھوان اثر حضرت فاروق کا رمضان مین سفر کرنے پر افسوس کرنا
،،	،،	اٹھارھوان اثر اگر کوئی مسافروں کے اول وقت اپنے گھر پہنچنے کی امید رکھتا ہو
،،	،،	انیسوان اثر حضرت فاروق کا ایک شخص کو جسنے سفر مین روزہ رکھا تھا قضا کا حکم دینا
،،	حاشیہ	اس شخص کو قضا کا حکم سفر مین روزہ رکھنے کے سبب سے نہین دیا بلکہ کسی اور سبب صوم کے سبب سے
۷۵	حوض	بیسوان اثر اگر کوئی شخص اپنے نزدیک آفتاب کا غروب ہوجانا سمجھکر افطار کرلے تو اسپر صرف قضا واجب ہے
،،	،،	اکیسوان اثر ایضاً

۷۵	حوض	بائیسوان اثر رمضان کے سوا کسی اور روزے کے فاسد کر دینے سے صرف قضا لازم ہوتی ہے۔	″	″	بتیسوان اثر کسی نے دائمی عذر کے سبب سے روزہ نہ رکھا ہو تو کیا کرے
			″	″	تینتیسوان اثر عرفے کے روز کا حکم
۷۶	″	تئیسوان اثر حالت صوم مین عمر کے بوسے لینا	۷۹	″	چونتیسوان اثر حضرت فاروق کا عاشورے کے دن روزہ نہ رکھنا۔
″	″	چوبیسوان اثر حضرت فاروق کا ایک روزہ دار کو بوسہ لینے سے منع کرنا			پینتیسوان اثر حضرت فاروق کا ایک شخص کو عاشورے کے روزے کا حکم دینا
″	″	پچیسوان اثر اگر کسی روزہ دار کو اس حالت مین کہ جماع کر رہا ہو صبح ہو جائے	″	″	چھتیسوان اثر رمضان کی قضا اگر ذی حجہ کے پہلے عشرے مین رکھی جائے۔
″	″	چھبیسوان اثر حضرت فاروق کا حالت صوم مین مسواک کی کثرت کرنا	″	″	سینتیسوان اثر لیلۃ القدر کا رمضان کے اخیر عشرے مین ہونا۔
″	″	ستائیسوان اثر حضرت فاروق کا کثرت سے روزہ رکھنا اور مسواک کرنا	۸۰	″	اڑتیسوان اثر حضرت فاروق و حذیفہ رضی اللہ عنہما کا ستائیسوین رمضان کو لیلۃ القدر سمجھنا
۷۷	″	اٹھائیسوان اثر کوئی روزہ دار صبح ہو جانیکے بعد غسل جنابت کرے			
″	″	انتیسوان اثر عورت کو بے رضامندی شوہر کے نفل روزہ رکھنا	″	″	انتالیسوان اثر اعتکاف کی حالت مین مسجد مین پردہ ڈالنا۔
″	″	تیسوان اثر عیدین کے روزے کی ممانعت	″	″	چالیسوان اثر حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ کا ایک دن اعتکاف کرنا۔
۷۸	″	اکتیسوان اثر رجب کے مہینے مین برسم جاہلیت روزہ رکھنے کی ممانعت			

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

اس زمانے مین میرے ایک عزیز گرامی نے مجھسے بڑی درخواستین کین اور مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ مین ایک رسالہ مستقل اس مسئلے مین لکھدون کہ نماز کے اذکار مین کس ذکر کا غیر عربی زبان مین پڑھنا جائز ہو اور کس کا نہین اور جائز ہو تو مع الکراہت یا بدون الکراہت اسلیے کہ آجکل بعض لوگون کا یہ خیال ہو کہ نماز مین قرآن مجید کا ترجمہ پڑھ لینا کافی ہو حتی کہ بعض لوگون نے اسکی تائید مین رسالے بھی لکھے اطراف دکن مین اس مسئلے کا بہت شور ہو کم علم مسلمانون کو سخت تشویش ہو انکو یہ بھی سمجھا دیا گیا ہو کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کا بھی یہی قول ہو لہذا مینے محض تائید الٰہی پر بھروسہ کرکے اس مبحث مین خامہ فرسائی کی و اللہ ولی التوفیق۔

پہلا مسئلہ نماز مین قرآن مجید کی اصل عبارت کا پڑھنا فرض ہو یا اگر اُس کا ترجمہ کسی زبان مین کرکے پڑھ لیا جائے تب بھی جائز ہو۔

جواب اصل عبارت کا جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تبواتر منقول ہو اُسی کا پڑھنا نماز مین فرض ہو اگر اُسکا ترجمہ کرکے کسی زبان مین پڑھا جائیگا تو نماز نہو گی حتی کہ خود عربی زبان کا لفظ جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تبواتر منقول نہو اُسکے پڑھنے سے بھی نماز نہین ہوتی گو وہ لفظ قرآنی کا مرادف ہو۔

س اگر کسی کو قرآن مجید کی کوئی سورت یاد نہ ہو اور نہ یاد کرسکتا ہو یعنی اُسکی زبان سے عربی الفاظ نہ ادا ہوتے ہون یا یاد ہو مگر عربی زبان کے نجاننے کے سبب اُسکے معانی نہ سمجھتا ہو تو وہ کیا کرے اگر بے معنی سمجھے ہوئے طوطے کیطرح زبان سے

الفاظ کہدے تو دلپر کچھ اثر نہ ہوگا اور نماز مین خشوع کی کیفیت نہ پیدا ہوگی۔

ج جس شخص کو قرآن مجید کی کوئی سورت یاد نہو اسکو چاہیئے کہ یاد کرنیکی کوشش کرے اور جبتک یاد ہو جائے وہ اصطلاح فقہ مین امی سمجھا جائیگا کہ بقدار قراءت واجبہ سکوت کیے ہوئے کھڑا رہے اور جس شخص کی زبان سے عربی الفاظ نہ ادا ہوتے ہون اسکو اختیار ہے چاہے سورہ فاتحہ اور کسی دوسری سورت کا ترجمہ اپنی زبان مین کرا کر پڑھ لے اور چاہے سکوت کیے ہوئے کھڑا رہے قراءة غیر العربی یسمی قرانا مجازا الا یری انہ یصح نفی القران عنہ فیقال لیس بقران وانما ھو ترجمة وانما جوزناہ للعاجز اذا لم یخل بالمعنی لانہ قران من وجہ باعتبار اشتمالہ علی المعنی فالاتیان بہ اولی من الترک مطلقا اذ التکلیف بحسب الوسع وھو نظیر الایماء (معراج الدرایہ) واما علی الصحیح الذی رجع الیہ ان القران اسم للنظم والمعنی جمیعا کما ھو قولھما لا یفترض علیہ الا تعلم العربی ولا اعلم خلافا فی ان القران عندھما اسم للنظم والمعنی جمیعا وقد مر اعن الاتقانی ان الفارسیة عندھما لیست قرانا (النفحة القدسیہ الشرنبلالی) اور وہ شخص جو عربی زبان نجاننے کے سببسے معانی نہین سمجھ سکتا اسکو چاہیئے کہ بے معنی سمجھے ہوئے وہی اصلی الفاظ نماز مین پڑھے ہان اس امر کی کوشش کرنا اسپر ضروری ہے کہ عربی زبان سے اتنی واقفیت پیدا کرلے جس سے قرآن مجید کے معانی سمجھنے لگے رہگیا یہ کہ بے معنی سمجھے ہوئے پڑھنے مین خشوع نہ پیدا ہوگا بالکل غلط اور خلاف مشاہدہ ہے ہم دیکھ رہے ہین کہ ہزارون معنے سمجھنے والون کو نماز مین کچھ بھی خشوع نہین ہوتا اور معنی نہ سمجھنے والے بہت لوگونکو کیفیت خشوع حاصل ہوتی ہے اصل یہ ہے کہ خشوع کا ہونا سمجھنے پر موقوف نہین بلکہ

رقت قلب اور قوت ایمان کا ثمرہ ہو بلکہ اگر کوئی شخص معنی سمجھتا ہوا اور اپنا خیال ہمہ تن معنی پر مقصود کر دے تو یقیناً یہ بھی ایک سبب عدم خشوع کا ہو جائے گا۔

س کیا امام ابو حنیفہ رضی اللہ کے نزدیک ترجمہ قرآن مجید کے پڑھ لینے سے نماز ہو جاتی ہو اگر فی الواقع انکا یہ مذہب ہے تو انکی کیا دلیل ہو۔

ج امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک بھی ترجمہ قرآن مجید کے پڑھ لینے سے نماز نہین ہوتی ہان کسی زمانے مین وہ اس امر کے قائل تھے مگر جب انکو اس قول کا کمزور اور بے دلیل ہونا معلوم ہوا تو انھون نے اس سے رجوع کیا انکا رجوع کرنا فقہ کی تمام کتابون مین بہت صراحت سے منقول ہو ہدایہ مین ہو ویروی رجوعہ فی اصل المسألۃ الی قولھما وعلیہ الاعتماد بنایہ شرح ہدایہ مین ہو ویروی رجوعہ ای رجوع ابی حنیفۃ فی اصل المسألۃ یعنی القراءۃ بالفارسیۃ الی قولھما ای الی قول ابی یوسف ومحمد رواہ ابو بکر الرازی وغیرہ وعلیہ الاعتماد ابن ملک شرح منار مین لکھتے ہین والاصح انہ رجع عن ھذا القول کما رواہ نوح ابن ابی مریم کفایہ مین ہو وذکر ابو بکر الرازی انہ رجع الی قولھما وھو الصحیح تلویح مین ہو رواہ ای الرجوع نوح بن ابی مریم شہاب خفاجی حاشیہ بیضاوی مین ہو وقد قیل ان الصحیح من مذھبہ ان القرآن ھو النظم والمعنی تفسیر احمدی مین ہو وقد صح رجوعہ الی قولھما وعلیہ الاعتماد تفسیر روح المعانی مین ہو وکان رضی اللہ عنہ یقول اولاً بخلافہ ثم رجع عنہ وقد صح رجوعہ عن القول بجواز قراءۃ غیر العربیۃ مطلقا جمع من الثقات المحققین باقی رہا یہ کہ امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ نے اپنے پہلے قول کی کیا دلیل بیان کی ہو معلوم نہین تفسیر احمدی مین ہو ولا یدری

عہ اما قال ابو حنیفة اولا من عدم لزوم النظم العربی و لم یقل بدلیل شاف یوجب
ذلک تلویح مین ہی قال فخر الاسلام لان ما قالہ یخالف کتاب اللہ ظاہرا حیث وصف
المنزل بالعربی وقال ابو الیسر ھذہ المسألة مشکلة لا یتضح لاحد ما قالہ
ابو حنیفة وقد صنف الکرخی فیہا تصنیفا طویلا و لم یات بدلیل شاف مگر
بعض لوگون نے جو دلائل انکی طرف سے بیان کیے ہین ان سب مین بڑی
دلیل یہ ہی قولہ تعالی وانہ لفی زبر الاولین انہ کی ضمیر قرآن مجید کی طرف راجع ہی
یعنی بیشک قرآن اگلی کتابون مین ہی پس اگر قرآن الفاظ عربیہ اور معانی دونو کا
نام ہو تو وہ اگلی کتابون مین کیسے ہو سکتا ہی اگلی کتابین تو عربی زبان مین تھی
ہی نہین اس سے معلوم ہوا کہ قرآن صرف معانی کا نام ہی گو وہ کسی زبان مین
ہون یہ دلیل چند وجوہ مخدوش ہی اول یہ کہ انہ کی ضمیر جیسے قرآن کیطرف پھر سکتی
ہی اسی طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھی پھر سکتی ہی اور ان قصونکی طرف بھی پھر
سکتی ہی جو اس آیت سے پہلے مذکور ہوئے پس ان تین احتمالات مین ایک کے
خاص کر لینے کی کیا وجہ ہی اور اگر خاص بھی کیا جائے تو تیسرا احتمال کیونکہ وہ سیاق
کلام کے زیادہ مناسب ہی دوسرے یہ کہ اگر مان لیا جائے کہ ضمیر قرآن کیطرف
راجع ہی تو اسکی کیا دلیل ہی کہ حقیقت قرآن کیطرف ضمیر راجع ہی یہ کیون نہ کہا جائے
کہ ذکر قرآن یا معانی قرآن کیطرف ضمیر پھرتی ہی جیسا کہ اکثر مفسرین کا قول ہی معالم
التنزیل مین ہی وانہ ای ذکر القرآن قالہ اکثر المفسرین بیضاوی مین ہی وانہ لفی زبر
الاولین وان ذکرہ او معناہ لفی الکتب المتقدمہ شہاب خفاجی مین ہی یعنی انہ
علی تقدیر مضاف والاول اقرب لان مثلہ مستفیض کما سیاتی

فلان فی دفتر الامیر ولذا اقدم سو فیہ اشارۃ الی رد ما نقل عن ابی حنیفۃ من عدم
جواز القراءۃ بالفارسیۃ فانہ اذا کان علی تقدیر مضاف لم یکن کذلک الخ
ذالک مین ہے وانہ ای القرآن لفی زبر الاولین یعنی ان ذکرہ مثبت فی سائر الکتب
السماویۃ وقیل ان معانیہ فیہا روح البیان مین ہے وانہ ای ذکر القرآن لا عینہ
روح المعانی مین ہے وانہ لفی زبر الاولین ای وان ذکر القرآن لفی الکتب
المتقدمۃ علی ان الضمیر للقرآن والکلام علی حذف مضاف وھذا کما یقال
ان فلانا فی دفتر الامیر تفسیر احمدی مین ہے ای نعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم فی
زبر الاولین او القرآن ذکرہ ثبت فی سائر کتب السماویۃ او معانیہ فیہا کشاف مین
ہے وانہ ای القرآن یعنی ذکرہ مثبت فی سائر الکتب السماویۃ اور اسکے بعد جو
صاحب کشاف نے لکھا ہے کہ قیل ان معانیہ فیہا وبہ یحتج لابی حنیفۃ فی جواز
القراءۃ بالفارسیۃ فی الصلوۃ علی ان القرآن وان ترجم بغیر العربیۃ یہ خود صاحب
کشاف کے نزدیک بھی ضعیف ہے بلفظ قیل اسکو بیان کرنا اور آیت کے ساتھ
اسکو مرتبط نکرنا اسطرف اشارہ کر رہا ہے حواشی علوی علی الکشاف مین ہے قولہ
قیل ان معانیہ فیہا الخ فیہ اشعار بان الوجہ ھو الاول دوسری دلیل جو اس زمانے
مین بعض لوگون نے بیان کی یہ ہے کہ صحابہ اپنی طرف سے قرآن مجید کے الفاظ بدل بدل
کے پڑھا کرتے تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسکو جائز رکھتے تھے اسکا جواب
یہ ہے کہ یہ بات بالکل غلط ہے کوئی ضعیف سے ضعیف روایت بھی اس مضمون کی شہادت
نہین دیتی بلکہ جسنے حدیث کی کتابین سرسری نظر سے بھی دیکھی ہین وہ خوب جانتا ہے کہ
صحابہ حفظ قرآن مجید مین سخت اہتمام فرماتے تھے جس لفظ کو جسطرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سے سُنتے تھے اسکو اسی طرح ادا کرتے تھے سر مو فرق نہونے پاتا تھا اور حکم نبوی یہ بھی تھا کہ قرآن مجید کی آیتین لکھ لیجایا کرین اور اگر کسی صحابی نے کوئی لفظ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ سنا ہوتا اور دوسرا صحابی اسکو سنتا اور پڑھتا تو وہ نہ سُننے والا اسپر سخت انکار کرتا تھا حضرت فاروق کا ایک شخص کو اسی بات پر گلے مین رسّی ڈالکر کھینچتے ہوئے حضور رسالت مین لیجانا اور اسی بات پر انکا ابی بن کعب سے کئی بار مناظرہ کرنا اور حضرت ابن مسعود کا اسی بنا پر سورۂ والیل مین لفظ ما خلق کے پڑھنے سے سخت انکار کرنا مشہور ہی اور بروایات صحیحہ منقول ہی اسی قسم کے بہت سے واقعات ہین جنھون نے غیر قومون سے بھی اقرار کرالیا ہی کہ قرآن مجید بے کم و کاست بے تغیر و تبدل وہی کتاب ہی جسکی نسبت محمد (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) نے دعوی کیا تھا کہ یہ خدا کی کتاب ہی ولیم میور جو عیسائیون کا ایک مشہور اور محقق مورخ ہی اسکی تاریخ دیکھئے المختصر اسی قسم کی اور بھی دلیلین ہین جنکے ذکر سے شرم آتی ہی سمجھدار کے لیے اتنا ہی کافی ہی کہ اگر اس قول پر کوئی دلیل ہوتی تو امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ اس سے کیون رجوع کرتے۔

س جو لوگ اس امر کے قائل ہین کہ ترجمہ قرآن قرآن نہین ہی اور اُسکے پڑھنے سے نماز نہین ہوتی وہ کون لوگ ہین اور اُنکی کیا دلیل ہی

ج تمام علماے امت اور مجتہدین شریعت اسی طرف ہین جیسے امام شافعی اور امام احمد اور قاضی ابو یوسف اور آخر مین امام ابوحنیفہ بھی رضی اللہ عنہم ان لوگونکی دلیل یہ ہی کہ حق شانہ نے قرآن مجید کو عربیت کے ساتھ موصوف کیا ہی (۱) اِنَّا اَنزَلنَاہُ قُرآنًا عَرَبِيًّا[عه] (۲) کِتَابٌ فُصِّلَت اٰیَاتُہٗ قُرآنًا عَرَبِيًّا[عه] (۳) اِنَّا جَعَلنَاہُ قُرآنًا عَرَبِيًّا[عه]

عه بیشک ہمنے اسکو عربی قرآن اتارا ہی ۱۲

عه ایسی کتاب جسکی آیتین مفصل ہین عربی قرآن ہی ۱۲

عه ہمنے اسکو عربی قرآن بنایا ہی ۱۲

(۴) بلسان عربی مبین (۵) ھذا لسان عربی مبین وغیر ذلک پس اگر قرآن صرف
معانی کا نام ہو تو اُس کو عربیت کے ساتھ موصوف کرنیکی کوئی وجہ نہین معنی کو
کسی زبان کی خصوصیت سے کیا تعلق یہ شان تو الفاظ کی ہی معنی نہ عربی ہوتے ہین
نہ فارسی نہ ہندی لہذا معلوم ہوا کہ قرآن اُن خاص عربی الفاظ کا نام ہی جو معانی
مخصوصہ پر دلالت کرتے ہین اور انکی نسبت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہی کہ یہ اللہ کا
کلام ہی علاوہ اسکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے بہت سے عجمی لوگ اسلام لائے تھے
جو عربی زبان بالکل نہ سمجھتے تھے مگر کسی کو آپنے یہ حکم نہین دیا کہ تم قرآن مجید کا ترجمہ اپنی
زبان مین کرا کر نماز مین پڑھ لیا کرو اور پھر صحابہ کے زمانے مین تو صدہا بلاد عجم مفتوح ہوئے
اور وہان کے لوگ اسلام لائے مگر یہ منقول نہین کہ صحابہ نے کسی کو اجازت دی ہو کہ تم
قرآن مجید کا ترجمہ نماز مین پڑھ لیا کرو اب یہان چند احتمالات باقی ہین (۱) نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ نے شاید عجمیون کو یہ اجازت دی ہو مگر اسکی روایت نہین کی گئی یا روایت
ہوئی مگر کتب مین درج نہین ہوئی اسوجہ سے ہمکو وہ روایت معلوم نہین (۲) نبی صلی اللہ علیہ
وسلم اور صحابہ نے کچھ اسطرف خیال نہین کیا اگر خیال آتا تو ضرور اجازت دیتے (۳)
اُس زمانے مین لوگون کو عربی زبان سیکھ لینا آسان تھا اس سبب سے اس اجازت
کی ضرورت نہین ہوئی اب مشکل ہو گیا ہی لہذا اس اجازت کی ضرورت ہی مگر یہ
احتمالات ایک معمولی شخص کے نزدیک بھی قابل وقعت نہین ہین پہلے احتمال کا
جواب یہ ہی کہ جس شخص نے سلف صالح کا حرص نقل شریعت مین بغور ملاحظہ کیا ہی
وہ خوب سمجھتا ہی کہ وہ لوگ دیدہ و دانستہ کسی امر شرعی کی روایت مین ہرگز ہرگز
کوتاہی نکرتے تھے اور جس واقعے کی دن رات ضرورت رہتی ہو اُسکے متعلق

(۵) صاف عربی زبان مین ۱۲

(۶) یہ قرآن صاف عربی زبان ہے ۱۲

ایسی بڑی بات کا بھول جانا خلاف عقل ہے جس زمانے مین امام ابوحنیفہ ترجمہ قرآن سے جواز نماز کے قائل ہوئے تھے اُسوقت بڑے بڑے تابعین موجود تھے اگر انھین صحابہ کی اجازت معلوم ہوتی اور وہ اُسکو بھول گئے ہوتے تو اس واقعہ پر ضرور انکو یاد آجاتی اور اُن پر اس مسئلہ کا طعن نکیا جاتا اور بعد حدیث ملجانے کے امام صاحب اپنے پہلے قول سے رجوع نکرتے حاصل یہ کہ کسی امر کا باوجود کثرت وشدت دواعی اور عدم موانع کے منقول نہونا اُسکے عدم کی دلیل ہے دوسرا احتمال تو ایک اولوالعزم پیغمبر اور اُسکے خلفا کیطرف کوئی ذی عقل مسلمان نہین کرسکتا نماز سے بڑھکر شریعت مین کسی چیز کی تاکید نہین پھر جب اسی کا خیال نبی نے نکیا تو اور چیزون مین تو نہ معلوم کیا کچھ بے خیالی کی ہوگی معاذاللہ نبوت کیا ہوئی ایک کھیل ہوگیا تیسرا احتمال بھی بالکل لغو ہے بلکہ پہلے عربی کا حاصل کرنا مشکل تھا قواعد مدون نہ تھے باقاعدہ تعلیم نہوتی تھی اب بحمداللہ دونون باتین موجود ہین پہلے اگر ایک سال مین عربی زبان کی مہارت ہوسکتی تھی تو اب چھ مہینے مین وہی کیفیت حاصل ہوسکتی ہے۔

س اگر باوجود قدرت کے کوئی شخص قرآن مجید کا ترجمہ نماز مین پڑھ لے تو نماز مین فساد آئے گا یا نہین۔

ج اگر صرف ترجمے پر اکتفا کیجائے تو ہر حال مین نماز فاسد ہوجائیگی اور اگر ترجمہ بھی پڑھا جائے اور اصل عبارت قرآنیہ بھی پڑھی جائے تو وہ ترجمہ اگر کسی قصے کا یا کسی حکم کا ہوگا تو نماز فاسد ہوجائیگی اور اگر کسی ذکر یا تسبیح کا ترجمہ ہوگا تو نماز فاسد نہوگی فتح القدیر مین ہے الوجہ انہ اذا کان المقروء من مکان القصص و الامر والنھی ان یفسد بمجرد قراءتہ حیلئذ متکلم بکلام غیر قرآن بخلاف ما اذا کان ذکرا او تنزیھا

فانه انما تفسد اذا اقتصر علی ذلک بسبب خلاء الصلوٰۃ عن القراءۃ ۔ انتہی

دوسرا مسئلہ اذان واقامت کا عربی کے سوا کسی اور زبان مین کہنا جائز ہی یا نہین

جواب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک ہر حال مین جائز ہی بشرطیکہ لوگ سمجھلین کہ اذان ہورہی ہی اور صاحبین کے نزدیک اگر عربی الفاظ کے ادا کرنے پر قادر نہو تو جائز ہی ورنہ نہین مگر امام صاحب کے نزدیک بھی خلاف سنت ہونیکے سبب سے مکروہ اور بدعت ضرور ہی بعض فقہا نے مثل صاحب مراقی الفلاح وغیرہ کے صاحبین کے قول پر فتوی دیا ہی مگر صحیح نہین (تبیین الحقائق ۔ فتاوی قاضی خان)

تیسرا مسئلہ نماز کی نیت عربی زبان مین کہنا چاہیئے یا اپنی مادری زبان مین بھی جائز ہی

جواب اصل تو یہ ہی کہ نیت دلی ارادے کا نام ہی زبان سے کچھ کہنا نیت ہی نہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کا یہ دستور تھا ہان متاخرین نے بخیال اسکے کہ کبھی آدمی متفکر ہوتا ہی اور دلی ارادے کا اسکو خیال نہین رہتا لہذا اگر زبان سے کہہ لیا کریگا تو دلی ارادہ بھی ہوجایا کریگا اور بعض فاضل علما نے اسکو بدعت حسنہ لکھا ہی لہذا اگر ایسا کیا جائے تو عربی زبان کی تخصیص نہین جس زبان کو سمجھتا ہو اُسی زبان مین نیت کے الفاظ کہے

چوتھا مسئلہ تکبیر تحریمہ اور اسیطرح باقی تکبیرات کا غیر عربی زبان مین کہنا جائز ہی یا نہین

جواب امام ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ کے نزدیک جائز ہی اسلیے کہ اللہ پاک نے فرمایا ہی ذکر اسم ربہ فصلی اسمین کسی زبان کی تخصیص نہین کی ہان اسمین شک نہین کہ مخالف سنت ہونیکے سبب سے بدعت اور مکروہ ضرور ہوگا بعض فقہا نے لکھا ہی کہ امام صاحب نے اس مسئلے سے بھی رجوع کیا مگر یہ صحیح نہین۔

حق سبحانہ کی توفیق سے علم الفقہ کی تیسری جلد تمام ہوگئی

دفتر النجم کی چند مخصوص اور بیش بہا کتابون کی فہرست

علم الفقہ — جسمین حنفی فقہ کی مستند کتابون سے تمام ضروری مسائل عام فہم اُردو مین منتخب کیے گئے ہین چند امور قابل قدر ہین (۱) زبان صاف اور سلیس طرز بیان دلکش ہی (۲) ہر مسلہ کی خصوصًا اختلافی مسائل کی بہت تحقیق کیگئی ہی محقق اور مفتی بہ اقوال لکھے گئے ہین (۳) حتی الامکان کوئی ضروری مسلہ چھوٹنے نہین پایا فقہ کی کسی دوسری کتاب مین ایسے بکثرت مسائل یکجا نہ ملینگے (۴) مسائل کی ترتیب نفیس اور خوش آئیندہ ہی (۵) موقع موقع سے احادیث بھی لکھی گئی ہین (۶) ہر جلد کے آخر مین ایک چہل حدیث اور چالیس اقوال فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے بھی لکھے گئے ہین یہ بھی ایک نایاب ذخیرہ ہی اس کتاب کو دیکھکر مذہبی مسائل سے اچھی طرح واقفیت ہوسکتی ہی ۶ جلدین اس کتاب کی بالفعل تیار ہین جلد اول مین طہارت کا بیان ہی قیمت ۸ر جلد دوم مین نماز کا بیان ہی قیمت عہ ر جلد سوم مین روزہ کا بیان قیمت ۸ر جلد چہارم مین زکوۃ وعشر وغیرہ کے مسائل ہین قیمت ۸ر جلد پنجم مین حج وزیارات کا بیان ہی قیمت ۸ر جلد ششم مین نکاح کا بیان ہی قیمت ۸ر سب جلدونکے خریدار سے بجاے للعہ کے ہے

تذکرہ اسد الغابہ — یہ وہی مقدس کتاب ہی جسمین ۷۵۰۰ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حالات ہیں اردو زبان مین آجتک کوئی ایسی کتاب نہ تھی خدا کا شکر ہی کہ النجم نے اس کمی کو پورا کر دیا ۸ جلدین اس کتاب کی تیار ہین پہلی جلد مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جامع تذکرہ کے بعد ۲۴۴ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر دوسری جلد مین ۸۷۵ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر تیسری جلد مین ۸۷۵ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر چوتھی جلد مین ۷۰۲ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر پانچوین جلد مین ۲۱۶ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر چھٹی جلد مین ۸۴۸ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر ساتوین جلد مین ۷۰۶ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر آٹھوین جلد مین ۹۱۵ صحابہ کا ذکر ہی قیمت عہ ر سب جلدون کے خریدار سے فی جلد عہ ر

مضامین مناظرہ — پورا لطف دیکھنے سے معلوم ہوگا سلیس و دلچسپ اُردو مین علمی تحقیقات قرآن وحدیث کے معرکۃ الارا مسائل شیعون کے عقائد کی تنقید انکے امام مولوی حامد حسین کی کتاب استقصا کے عجیب وغریب لطیفے غرض جو بحث ہی وہ دلچسپ ہی پانچ حصہ تیار ہین پہلے اور دوسرے مین علاوہ بہت سے کارآمد مضامین کے قرآن کریم کے متعلق ایسے انیق مباحث ہین دیکھنے سے ایمان تازہ رہتا ہے اور قرآن پاک کی عظمت وجلالت ظاہر ہوتی ہی قیمت حصہ اول ۱۲ر دوم ۸ر تیسرے اور چوتھے اور پانچوین مین فن حدیث کے مباحث ہین جو ابتک اُردو مین کسی نے نہ لکھے تھے حصہ سوم ۸ر چہارم ۸ر حصہ پنجم ۸ر

COLLEGE LIBRARY.

چہل حدیث حدیث شریف مین ہی جو چالیس حدیثین یاد کریگا قیامت کے دن وہ علما محشور ہوگا حضرت امام ربانی رح اِس بناپر اکثر علمانے چہل حدیثین لکھین حتی کہ چہل حدیثون کی تعداد ہزارون تک ہا یہ چہل حدیث امام ربانی مجدد الف ثانی کی جمع کی ہوئی ہی بخاری و مسلم کی متفق علیہ حدیثین صرف نماز روزہ کے جمع کین ہین ابتک نہ طبع ہوئی تھی اسکا ترجمہ کرکے نہایت اہتمام سے طبع کیا ہی اصل عربی پر اعراب ہین بین السطور ترجمہ ہی اس قابل ہی کہ ہر مسلمان صبح کو درود کھے قیمت ۲ ر دس جلد ونکے خریدار سے عہ ر

انصاف مصنفہ مولانا شیخ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ جسقدر فقہی اختلافات امت مرحومہ مین ہوے سب کے وجوہ و اسباب ایسی عمدہ تقریر سے بیان کیے ہین کہ پوری تشفی ہو جاتی ہی سیکڑون کتابو کے دیکھنے سے وہ نتیجہ نہ حاصل ہوگا جو اس عبادت سے حاصل ہوتا ہی قیمت ۶ ر تین جلدون کے خریدار سے صرف ع

تاریخ طبری عربی کی یہ قدیم و مستند تاریخ ابتک نادر تھی ترجمہ کا خیال بھی نہ آتا تھا - بحمد اللہ کہ اسکا ترجمہ شروع ہوگیا پہلی جلد کامل موجود ہی جسمین آغاز آفرینش سے حضرت موسی علیہ السلام تک کے حالات ہین قیمت سے

تحقیق المسائل اربعین مقلدین اور غیر مقلدین کے درمیان مین جو مسائل مختلف فیہ ہین انکا نہایت معقول فیصلہ اس مختصر اور جامع کتاب مین موجود ہی علاوہ اسکے اجماع و قیاس کا حجت شرعی ہونا مجتہد اور اجماع کی تعریف اقسام ائمہ اربعہ کی تقلید کی حکمت مذہب حنفی کے وجوہ ترجیح چار مصلون کے طعن کا جواب تقلید کا آیات قرآنیہ احادیث صحیحہ افعال صحابہ علما و فقہا وغیرہم سے ثبوت آخر کتاب مین ایک قابل قدر رسالہ بھی ہی پوری کیفیت دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہی قیمت ۴ ر ۵ جلدون کے خریدار سے صرف عہ ر

مطرقة الکرامة رد شیعہ مین بے نظیر کتاب ہی اسکے دیکھنے کے بعد مذہب شیعہ کی پوری حقیقت معلوم ہوجاتی ہی اہل سنت کے خالص عقائد کا ضروری علم اچھی طرح حاصل ہوجاتا ہی استدلال کی متانت اور شیعون کی عجیب و غریب روایتون کا لطف دیکھنے پر موقوف ہی تھوڑے نسخے رہگئے ہین قیمت ۶۰ ر چار دونہ جلدونکے خریدار سے فی جلد

المنطق اسلیس اُردو مین علم منطق کی اصطلاحات کاحل مبتدیون کے لیے بکارآمد جیسی ترتیب و طرز جدید مثالین فقہ وکلام کے مسائل سے دی ہین - قیمت ۲ ر

الفلسفہ قدیم یونانی فلسفہ سے واقف ہونے کے لئے بکارآمد رسالہ ہی - قیمت ۲ ر

النجم لکھنو

یہ علمی مذہبی صحیفہ ہر ہجری مہینہ مین دو بار شائع ہوتا ہی حجم دو جز پیمانہ $\frac{۲۰}{۲۶}$ سالانہ چندہ صرف سے رسالہ بھر مین کوئی مستند علمی مذہبی کتاب قیمتی دو رپیہ کی انعام مین دیجاتی ہی پانچ مستقل خریدار دینے پر ایک سال کے لیے رسالہ النجم یا تین روپیہ کی کتابین ہدیۃً دیجاتی ہین -

راقم

ناچیز محمد عبد الشکور مدیر النجم عمدة المطابع لکھنو